

U0320

عہدہ اعلیٰ مدرسہ

فہرست مطالب کتاب

مکلف ہونا برادرانِ ایمانی کا اور سیر کتاب مفید العلوم	سبب تالیف
بیان حدیث ثقلین میں اور حال اربع مقتدیان کا	مقدمہ
بیچ بنیان مسج پاکے اور ضمناً ابطال مسج خضین	فائدہ پہلا
بیان ماتہ دہونے کا	فائدہ دوسرا
بیان ارسال	فائدہ تیسرا
بیان جمع میں الصلوٰتین	فائدہ چوتھا
بیان سجدہ شکر	فائدہ پانچواں
بیان ختم کتاب ۱۶۲۳ ہجری میں اور حصول تاریخ بانضمام نامہ تعلیم	خاتمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ الطَّاهِرِينَ كَمَا صَلَّيْتَ وَ
بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَآلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ

اما بعد واضح ہو کہ یہ مختصر رسالہ ہی درباب انہارِ ثبوت و وجوب
مسح پا اور ارسال یعنی کہلی ہوئی ہاتھ نماز پڑھنی وغیرہ بعض باتوں کی
کہ بموجب قرآن و حدیث کی فریقین کی ہانسی ثابت اور متحقق ہی خاکسار

اقل الخلیق بل لاشی فی الحقیقہ بندہ پیچ نیر ز سید برکت علی عنہ لکھتا ہی
سبب تالیف یہ ہی کہ بعض برادران ایمانی بکلف اسکی تالیف
کی اور باعث ہوئے اس امر کہ زبان اردو میں نہایت صاف اور سہل
رکیب سی ایک رسالہ اس باب میں لکھا جاوی جس کی عوام کم علم ہی سمجھ سکیں

اور فائدہ اوٹھاؤین اور جو کوئی سُستی دہو گا پہی دے تو دہوگی میں نہ آئیں
 — کیونکہ اکثر جو عربی فارسی میں کتابیں ہیں اس باب میں تو عوام اوس سے
 فائدہ نہیں اوٹھا سکتی اور بیشتر دیکھنی میں آیا کہ اکثر محافل و مجالس میں جو
 سُستی شیعہ مجتمع ہو جاتی ہیں تو اکثر سُستی چشمک زنی اور کچ بھٹی سی پیش
 آتی ہیں اور چونکہ حال سی قرآن اور حدیث اور خود اپنی علما کے اقوال و اعمال
 بی برہہ ہیں تو صرف سُستی سنائی اور سمجھا پرائی اپنی استاد اور بزرگ خویش
 و اقربا سی اپنی فعل کونیک اور افعال ذہب حتی یعنی شیعوں کو کہ خاص موافق
 قرآن اور احادیث نبوی کے اور اعمال و افعال اہلبیت طاہرین کی ہیں نہ
 نسبت مخالفت کی نقلیں سے دیتی ہیں سو نظر برافادہ عام نہایت سہیل اور
 آسان زبان اردو میں لکھا جاتا ہے تاکہ ہر کوئی اسی سمجھ سکی اور نام اس
 رسالہ کا مفید العوام رکھا واللہ الموفق الہادی المعین

مقدمہ طالبین حق پر واضح ہو کہ نقلیں عبارت ہی قرآن اور اہلبیت
 مصطفوی سی بموجب اس حدیث کی کہ یہ حدیث متفق علیہا ہی جسکی سُستی
 شیعہ سب بالاتفاق قایل ہیں کہ اخیر زمانہ وفات میں آنحضرتؐ فی فرمایا
 اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ اَیْرَجُوْکُمْ بَرِّیْ لِبْنِیْ حَدِیْثِہِیْ اُوْرُبْرَا لِبْنِ اَخْبَلِہِ اُوْر

اوسکی ساتھ فرمایا جو خود شیونکی کتابونین جو صحاح ستہ میں انکی کہلاتی ہیں
 موجود ہی خلاصہ مضمون تمام خطبہ اور حدیث کا بیہ ہی جو گروہ کثیر صحابہ کی کھنڈ
 میں فرمایا جنہیں ابو بکر و عمر و عثمان وغیرہ سب ہی کہ اسی گروہ میں اب تم میں
 سی جاتا ہوں اور میں تم میں چھوڑ جاتا ہوں دو نہایت نفیس طے برجین کے ایک
 اونہیں کی دو سہر سی رتبہ زیادہ رکھتی ہی اور وہ کیا ہیں ایک تو قرآن دوسرے
 اہل بیت سے خردار تم انسی نیک سلوک کرنا اور عمل انہر کرنا یعنی جو قرآن
 میں مفصل اور صاف صاف ہی اوسپر عمل کرنا بغیر تاویل کے اور جو قرآن
 میں مجمل ہی اوسکی تفسیر جو بیہ جانتی ہیں تم میں سی کوی نہیں جو بیہ کہیں اوسپر
 تم عمل کرنا تم سی بیہ بہتر جانتی ہیں ان پر تم پیش قدمی مت کرنا بیہ اقدم اور
 اولی ہیں انکو تعلیم مت کرنا بیہ تم سی عالم تر ہیں اور تمسک اور اعتصام
 بی انکی قول و فعل پر بہرہ و سارا اور چنگل مارنا اور تکیہ کر نہیں نجات ہی تم انکا خلاف
 نہ کروگی تو ہلاک ہونگی نہن تو ضلالت و گمراہی میں پڑوگی اور ہی فرمایا
 مثل ایسی ہی جیسے نوح کے کشتی میں جو شخص نوح کی کشتی میں سوار ہوا اوسنی نجات
 ہونسی نجات پائی تو جو شخص انکی تابعداری میں رہا اوسنی ہلاکت و ضلالت
 نجات پائی۔ اور بار بار فرمایا کہ علی ساتھ قرآن کی ہی اور قرآن ساتھ علی

اور اسکی ساتھ فرمایا جو خود شیونکی کتابونین جو صحاح ستہ میں انکی کہلاتی ہیں
 موجود ہی خلاصہ مضمون تمام خطبہ اور حدیث کا بیہ ہی جو گروہ کثیر صحابہ کی کھنڈ
 میں فرمایا جنہیں ابو بکر و عمر و عثمان وغیرہ سب ہی کہ اسی گروہ میں اب تم میں
 سی جاتا ہوں اور میں تم میں چھوڑ جاتا ہوں دو نہایت نفیس طے برجین کے ایک
 اونہیں کی دو سہر سی رتبہ زیادہ رکھتی ہی اور وہ کیا ہیں ایک تو قرآن دوسرے
 اہل بیت سے خردار تم انسی نیک سلوک کرنا اور عمل انہر کرنا یعنی جو قرآن
 میں مفصل اور صاف صاف ہی اوسپر عمل کرنا بغیر تاویل کے اور جو قرآن
 میں مجمل ہی اوسکی تفسیر جو بیہ جانتی ہیں تم میں سی کوی نہیں جو بیہ کہیں اوسپر
 تم عمل کرنا تم سی بیہ بہتر جانتی ہیں ان پر تم پیش قدمی مت کرنا بیہ اقدم اور
 اولی ہیں انکو تعلیم مت کرنا بیہ تم سی عالم تر ہیں اور تمسک اور اعتصام
 بی انکی قول و فعل پر بہرہ و سارا اور چنگل مارنا اور تکیہ کر نہیں نجات ہی تم انکا خلاف
 نہ کروگی تو ہلاک ہونگی نہن تو ضلالت و گمراہی میں پڑوگی اور ہی فرمایا
 مثل ایسی ہی جیسے نوح کے کشتی میں جو شخص نوح کی کشتی میں سوار ہوا اوسنی نجات
 ہونسی نجات پائی تو جو شخص انکی تابعداری میں رہا اوسنی ہلاکت و ضلالت
 نجات پائی۔ اور بار بار فرمایا کہ علی ساتھ قرآن کی ہی اور قرآن ساتھ علی

اور اسکی ساتھ فرمایا جو خود شیونکی کتابونین جو صحاح ستہ میں انکی کہلاتی ہیں
 موجود ہی خلاصہ مضمون تمام خطبہ اور حدیث کا بیہ ہی جو گروہ کثیر صحابہ کی کھنڈ
 میں فرمایا جنہیں ابو بکر و عمر و عثمان وغیرہ سب ہی کہ اسی گروہ میں اب تم میں
 سی جاتا ہوں اور میں تم میں چھوڑ جاتا ہوں دو نہایت نفیس طے برجین کے ایک
 اونہیں کی دو سہر سی رتبہ زیادہ رکھتی ہی اور وہ کیا ہیں ایک تو قرآن دوسرے
 اہل بیت سے خردار تم انسی نیک سلوک کرنا اور عمل انہر کرنا یعنی جو قرآن
 میں مفصل اور صاف صاف ہی اوسپر عمل کرنا بغیر تاویل کے اور جو قرآن
 میں مجمل ہی اوسکی تفسیر جو بیہ جانتی ہیں تم میں سی کوی نہیں جو بیہ کہیں اوسپر
 تم عمل کرنا تم سی بیہ بہتر جانتی ہیں ان پر تم پیش قدمی مت کرنا بیہ اقدم اور
 اولی ہیں انکو تعلیم مت کرنا بیہ تم سی عالم تر ہیں اور تمسک اور اعتصام
 بی انکی قول و فعل پر بہرہ و سارا اور چنگل مارنا اور تکیہ کر نہیں نجات ہی تم انکا خلاف
 نہ کروگی تو ہلاک ہونگی نہن تو ضلالت و گمراہی میں پڑوگی اور ہی فرمایا
 مثل ایسی ہی جیسے نوح کے کشتی میں جو شخص نوح کی کشتی میں سوار ہوا اوسنی نجات
 ہونسی نجات پائی تو جو شخص انکی تابعداری میں رہا اوسنی ہلاکت و ضلالت
 نجات پائی۔ اور بار بار فرمایا کہ علی ساتھ قرآن کی ہی اور قرآن ساتھ علی

کی یعنی اسے صاف ظاہر ہے کہ علیؑ کہی قرآن کی خلاف معنی نہیں فرمانے وا
 تو جہاں کوئی آیت کوئی کلمہ ایسا ہی جسمین بی تاویل معنی نہیں درست نہ
 ہوں تو جو علیؑ فرمادی وہی تاویل صحیح اور درست جانا چاہی اور یہی فرمایا کہ
 شہر ہوں علم کا اور علیؑ دروازہ ہی جو شخص شہر علم میں داخل ہونا چاہے
 تو دروازہ آئی۔ اور یہی فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہیں اور یہی فرمایا
 امام ہیں کہ پہلی اونکی مولا مومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ اور آخر اونکی حضرت
 امام مہدیؑ اور یہی بلفظ امیر کہلی فرمایا یعنی میرے بعد بارہ امیر ہیں تا مہدیؑ
 اور علیؑ ہذا القیاس صد احادیث میں اس قسم کے کہ خود سنوئی کتا بنوین بھی موجود
 ہیں اور صحیح معتبر کے لکھی ہیں کہ اگر تفصیل اونکی لکھی جاو تو ایک علیحدہ کتاب
 اسی باب میں مرتب ہوتی ہی چونکہ یہاں مقصود صرف مطلوب مصرحہ صدر ہے
 اسلئے پتہ اور نشان کی لئی اتنا اشارہ یہاں کافی ہی مودات سید علیؑ ہمدانی
 شافعی اور مناقب ابن مغازلی ہشامی وغیرہ خود سنوین کی کتاب اور صحیح مسلم
 اور صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح مشہورہ انکی میں متفرق جگہ ہر ایک ان احادیث
 میں سی موجود ہی جو چاہی دیکھی لی۔ سوشیعہ تو بموجب ان احادیث کی جو کچھ
 اعمال صوم و صلوة تعمیل امر نہی کرتے ہیں قرآن پر کرتے ہیں اور جہاں قرآن

قرآن میں اجمال ہی وہاں بموجب تفسیر و ارشاد اہل بیت کی معنی قرآن کی سمجھتی ہیں
اور تعمیل کرتے ہیں۔ جو شخص کچھ سہی علم و عقل سے بہرہ رکھتا ہو اور تہوڑی سی نظریہ
انکی کتب عقاید وغیرہ پر رکھی جو کہ اپنی تین بلقب سنت جماعت ظاہر کرتے ہیں تو واضح
ہو کہ یہ ظاہر ہیں تو اپنی تین تابع اور عامل ثقلین ظاہر کرتی ہیں مگر واقع میں انکو
شعبیت ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ وغیرہم تمام اون لوگوں کی ہی جو سراسر مخالفت
اہل بیت کے کرتے رہی ہیں کتب فقہیہ اور کتب تفاسیر و حدیث و تاریخ خود انہیں
ہاں کے دیکھنی ہی حقیقت اونکی کہلتی ہی کہ درحقیقت یہ اصحاب کی پیرو میں سو وہ
اصحاب جو مخالف رہی ہیں اہلبیت رسول کے بی شک انکی مقتدا میں اور اونکی قول و
فعل سنت پر انہیں عمل ہی اور انکا حال کتاب دیکھنی ہی واضح ہوتا ہی کہ انہوں نے
خود صد ہا بلکہ ہزار ہا تو نہیں اختراع و ابداع خاص احوال صوم و صلوٰۃ میں کیا ہی چہ جا
کہ اور امور اور بموجب اپنی خواہش نفس کے جو کام کرنا منظور ہوا پیغمبر پر عہد اللہ
حدیث بنالی لوگوں سی رو پیہ جاگیرین دیدیکر حدیثین بنو امین جامع الاصول
جسمین احادیث صحیح بخاری اور مسلم کے جمع میں اور بہت معتد انکی کتاب ہی کو ہی دیکھے
تو واضح ہو کہ وہ صاف لکھتا ہی کہ بہترین لوگوں نے طح جاہ اور منصب اور رویہ کے
لئی حدیثین وضع کے ہیں تفصیل اسی باتوں کی بڑی بڑی کتابوں میں ہی اس جگہ

اگر لکھی جاوی تو صرف اسی مطلب پر ایک کتاب ہو ہی سکتی مین اوسط سے
 عنان قلم کو روکتا ہوں لیکن یہ مجھ سے ہی دین میں اور برکت شرع میں
 مصطفوی کا کہ انہیں کتابوں سے جو ریان بھی انکی پکڑی جاتی مین کہ یہ تمام پانچ
 غلامان باب مدینہ علم فی خاص انکی کتابوں سے نکالین مین اور انشا اللہ تعالیٰ ایک
 رسالہ علیہ مین اکثر اذن باتوں کا علیہ ذکر و اوسطی فائدہ عام کی سہل اسی زبان و
 مین بعد اسکی لکھد و لکھا جس سے عوام بھی جانیں کہ کیا کیا بدعتیں اور مخالفت انکی
 مقتداؤن اور علماؤن کین مین اور خود انکی علم لکھتی مین کہ ان اسہلیت یون کے
 ہی لیکر اصحاب صحابہ یون ہی جو کہ یہ کر رہی مین مثلاً قیام نماز تراویح خلاف حکم خدا و رسول
 جا گیا اور متعہ عمر نے حرام کیا جو کہ قرآن سے ثابت پیغمبر کے عہد مین رہا بلکہ ابو
 کے عہد مین ہی را خود عمر نے اپنی عہد مین منبر پر چڑھ کی کہا کہ پیغمبر کے وقت مین متعہ
 حلال تھا مین حرام کرنا ہوں چنانچہ تاریخ الخلفاء میں سیوطی شافعی صاحب ادبیات
 مین عمر کے لکھتا ہی یعنی وہ فصل اسی لئی ہی کہ پہلی اسہلیت کیا بات جاری کی گیا
 موقوف کے سوا ایک اور مین متعہ ہی جو موقوف کیا یعنی متعہ الحج اور متعہ النساء
 اور ایک اور مین تراویح جو جا کے اور خود ہی بدعت کہتا تھا اور خوش ہوتا،
 جو مشکوٰۃ میں صاف ظاہر ہی اور بات میں یہ ہی کہ حضرت علی اکثر متعہ کیا کرتی تھے

مقدمہ

تھی حتیٰ علیٰ خیر العمل نمازین سی نکال ڈالا اوسکی بمبلی الصلواتہ خیر من النوم داخل کر دیا
 غرض ہزاروں باتیں ہر ایک نے انہیں اپنی اپنی عہد حکومت میں بعض ایجاد کر دیں بعض
 موقوف کر دیں خصوصاً معاویہ بنی معاویہ اللہ اپنی عہد حکومت میں جو جو حدیثیں وضع
 کروائیں میں ہرگز کسی مسلمان سی یہ باتیں نہیں ہو سکتیں سو یہہہ پانوں دہواؤ
 ہاتھ باندھ کر نماز پڑھا ہی ایک ادنیٰ شتمہ اوہنیں باتوں میں سی ہی اگرچہ آدمی کو
 سب سے بہتر جو ناوقت ہوا تبہ میں تعجب آتا ہی لیکن اگر غور و انصاف کو کام فرماو
 تو کچھ محل تعجب نہیں کتب تفسیر و حدیث و تاریخ کو دیکھی کہ ستر اور دو بہتر از ایمان یہہ
 شخص وصی رسول مقبول سی ڈرا اور مرزا محمد معتمد خان بدخشسی کی کتاب نزل الابرار

اور تاریخ ابوالفضل و غیرہ کہ دیکھتے سے واضح ہوتا ہی کہ
 اسی کو پڑھو

اور مفتاح النجا اور استیعاب ابن عبد البر وغیرہ خاص کتب سنت جماعت سی ہویدا
 کہ جناب امام حسن کو زہر ایسی دلوایا ہی اور جس وقت اسنی خبر شہادت سنی تو خوشی
 سنی تکبیر ہی بعضوں نے لکھا ہی سجدہ کیا شکر کا بیان تک کہ ایک عورت فی بہت مات
 لی انجام کو زید کی ولیعہد کر نہیں صاف خلاف عہد و نوشت کی کیا جو کہ تمام مسیو
 کتابوں میں خود موجود ہی غرض عداوت اسکو اہلیت اور شیعیان اہلیت اسی
 بیان تک تو تھی کہ محمد بن ابی بکر جو خاص نقطہ ابو بکر سی تھی یعنی بیٹی تھی ابو بکر
 لیکن یہہ شیعیان علی سی تھی اوکو جو شہادت کی معاذا اللہ آگ میں جلا دیا

اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ نماز میں قنوت میں خطبہ میں مسجد و زمین جناب اور
 اور حسین جگر گوشہ رسول اور محمد بن ابی بکر اور مالک اشتر شیعان علی مکتوبہ
 کہتا ہا تاریخ ابو الفدا استیعاب ابن عبد البر مستقصی وغیرہ انہیں کی کتب مع
 میں جو چاہی دیکھ لی اور یہ بات پر ظاہری انکی کتابوں میں کہ جناب امیر کو خود پہن
 نے فرمایا کہ لڑائی علی کے لڑائی میری ہے اور اطاعت علی کے اطاعت میری ہے
 برا کہنا علی کا برا کہنا میری اسپر معاویہ تو معاویہ ہی عائشہ بی بی ابو بکر کے خاص جناب
 امیر سی لڑی تو اصل سبب اسکا کیا کینہ اور بغض دلی جو کہ کتاب میں دیکھنی سی ظاہر ہوتا ہے
 کہ یہ کس قدر عداوت جناب امیر سی رکھتی تھی یہاں تک کہ انکی شیعوں کی لڑی معاویہ
 کا حکم تھا اپنی عہد حکومت میں کہ جہاں ملیں مارڈالو اور قاطبہ مخالفت اہلبیت
 سی یہ حال تھا کہ خواہ شواہ اوسی برخلاف جناب امیر کے کام کرنا تفسیر کبیر فرار
 سی یہاں تک تو ظاہری کہ نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنی اور انکو بی بی داہنی ہاتھ کی
 اوٹلی میں پہننی موقوف کر دی کیونکہ جناب امیر یوں کرتی ہیں مگر سینو کہ اوسی بات
 پر پایا جاویگا جو معاویہ کرتا تھا الغرض چونکہ خاندان رسالت بموجب قرآن اور
 احکام جناب خاتم الرسالت کی تمام کام کرتے ہی یہ جو کینہ اور عداوت رکھتی تھی یہ
 ہا تو نہیں نفسانیت اور انکی برخلاف کرتی تھی انصاف سی دیکھا جائیگی کہ خود لڑتا

لڑنا اور بڑا کہنا نفسِ رسول کو کم نہیں ہی ان باتوں سے بلکہ بعینہا لڑنا نفسِ رسول سے خود
 پیغمبرِ خدا سے لڑنا ہی اور بڑا کہنا معاذ اللہ نفسِ رسول کو بڑا کہنا ہی رسولِ مقبول کو چہرہ
 پہرہ سمجھنا تو حدیثِ جوہڑ بناتی اور بنواتی اور اعمالِ صوم و صلوة میں برخلاف
 انکی دخل و تصرف کچھ محلِ تعجب نہیں لیکن نفسانیت اور بات ہی سستی بسبب نفسانیت
 کی اسکو غور کریں تو شامتِ نفس ہی اور پر قطع نظر ان باتوں کی خاص اہم باتوں
 میں کہ انکی مانی ہو اُصحابِ امام اور علما ہی اکثر یہی کرتے رہی ہیں جو کہ شیعہ کرتی
 ہیں اسپر نسبت دینی مخالفت کی ثقلین سے شیعہ کو کہ اتباعِ ثقلین کو عینِ ایمان پانا
 جانتی ہیں محض بیوقوفی اور شامتِ نفس اور جہالت ہی سنیوں کی جو ایسا کلہ زبان
 پر لاوین علی الخصوص مسیح پا اور ارسال میں کہ مسیح قرآن سے ہی خود صاف ظاہری
 اور پر علاوہ اسکی احادیث و اقوال و افعال اہلبیت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 بلکہ قریب ظاہر ہو جاتا ہی کہ اکثر احادیث معتبرہ خود سنیوں کی ہی کتب صحاح میں موجود
 ہیں خاص آنحضرت سے اور سنیوں کی خود بہت ہی بڑی بڑی علما انجام کو بعد از نبوت
 کی مسیح کی قائل ہو گئی ہیں اور بعضی دونو باتیں کرتے رہی ہیں اور جو بچاری صلی
 اللہ علیہ وسلم یا کمال تا بعد ازیں مخالفانِ اہلبیت کی کمر بستہ رہی ہیں اور اتباعِ اہلبیت
 رسول اور محبتِ رسول مقبول انکی قلب میں اصلی پیدا نہیں ہو و تا اب

ین مخالفان اہلبیت رسول کی مبتلا ہیں یا اس شہادت میں گرفتار ہیں کہ اگر صرف
 قوم کذب قبیلہ کی کرینگی تو سے چہوٹوں گی اور مطعون ہوگی سوا اسی لکیر کو پیٹتی ہی
 میں جسپر انکی اگلی چل میں اور بعض جاہل بچا ر پڑھی لکھونکی کہنی سی دکنی سی گرا
 وضلات میں میں چنانچہ کتب تو تاریخ دیکھنی سی صاف ہویدا ہی کہ خود لقب سنی ہی
 صرف اختراع و ابداع عہد حکومت معاویہ سی ہی سوسنی لقب اختیار کرنا جو حقیقت
 سنت ہی معاویہ کی جو سنت پر تھا اون اصحاب کی یعنی ابو بکر و عمر و عثمان وغیرہم کے
 جو مخالف رہی ہیں اہلبیت رسول مقبول کے کیونکہ پیر خدا نے کہی نہیں فرمایا کہ
 میرے بعد سنی لقب کرنا بلکہ فریقین کے اسی ہویدا ہی کہ پیروان علی کے لئی خود انھیں
 فی لقب شیعہ ارشاد فرمایا چنانچہ صواعق محرقہ اور فتح البار شرح صحیح بخاری میں انکی
 مان صاف ہی بلکہ تاریخ مسعودی وغیرہ کتب پر تاریخ معبرون میں خود انکی مان اکثر
 جگہ سی صاف ظاہر ہی کہ بعد قتل عثمان ہر ایام تابعین عاتق و معاویہ شیعو عثمان و
 معاویہ کہلاتی تھی اور پیروان مولا مومنین شیعو علی کہلاتے تھے معاویہ کی وقت
 اوسکی طرف سے سنی کہلاتی لگی اور شیعیان علی بدستور اپنی لقب پر رہی بلکہ تصدیق
 اس مضمون کی باب اول تحفہ عزیز سی بھی ظاہر ہی اور اس نامہ میں بہت تفصیل سے
 ہی جو شاہ لہماسنے شاہ روم کو لکھا تھا غرض شیعیان اہلبیت بدستور محبوب

نی بھی ظاہر ہے کہ اپنی تین اہم اہلیت سنی نہیں نسبت بہ بلکہ سنتی کہا لگی کیونکہ وہ
 بیروتھی معاویہ وغیرہ مخالفین اہل بیت کے سونے کے مضمون الناس علی دین
 ملوکہم اپنی تین معاویہ وغیرہ کے سنت کے ساتھ منسوب کرتے رہی اور انہیں کے قول
 فعل پر عمل رہا انہیں کی قول و فعلوں بہرہ جو سنتی دینی ہی زیادہ تفصیل سے لکھا
 جداگانہ لکھی جاوے گی لیکن قبل شروع بیان تفصیل مقصود کی یہ کلمہ قاعدہ جانا
 چاہی کہ جتنی اعمال صوم و صلوة امر نہی حلال و حرام فرض بہت وغیرہ غرض
 جتنی باتیں قرآن و حدیث سے مستنبط اور مستفاد ہیں یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ
 وغیرہ کی جتنی امور ہیں یا وہ بہرہ جو حکم صریح آیات قرآنی کے ہیں یا بہرہ جو
 فرامی اور عمل درآمد فعل پیغمبر خدا کے ہیں یعنی مثلاً فرضیت صلوة آیات قرآنی سے
 لیکن تعداد رکعات وغیرہ مراتب طور ترکیب کی صراحت قرآنی واضح نہیں یہ
 بہرہ جو ارشاد اوز انضباط و استمرار فعل رسول خدا کی ثابت ہی اور فرض ہی
 اور بعضی امر ارشاد و عمل درآمد کے ایسی ہیں کہ وہ سنوں میں جیسی نماز ہی سنتی و
 نوافل وغیرہ اکثر باتیں کہ تفصیل ایسی امور و کتب فقہیہ میں فریقین کی مان ہیں
 تو وضو اور تیمم اور غسل وغیرہ سب میں بہرہ ایسی امر ہیں کہ بعض باتوں کی ہی قرآن
 میں بالتصریح حکم ہی اور بعض نہیں اجمال ہی کہ تفصیل کر نیوالا اور تفسیر کر نیوالا اور

اوسکا قول و فعل رسول مقبول ہی اور جو بعد پیغمبر خدام کی کسی کو شک ہو اگسی امر
 میں معاذ قرآن میں جہاں کہ اجال و تشابہ ہی یا کسی حدیث میں شک و شبہ ہو
 یا کوئی امر کوئی معاملہ ایسا پیش آیا کہ سامنی آنحضرت کے بعینہا وہ پیش نہیں
 تو منحصر ہی استنباط و اجتہاد پر سوا و نہیں جو استنباط کی بعد اہل بیت رسول نے
 ارشاد کیا یا بموجب ارشاد پیغمبر خدام کی اولیٰ زبانی واضح ہوا شیوہ تو اس عمل
 کرتی ہیں اور کسنتی ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ اور اولیٰ ہر امیروں کی اور تابعوں کی قول
 و فعل پر چنانچہ کہ تہوڑا سا بطور نمونہ اوپر بھی ظاہر ہو چکا اور انشاء اللہ آئندہ ہر
 ظاہر ہو گا جو ابو حنیفہ وغیرہ تابعان بنی امیہ فی کیا ہی وہ کرتی ہیں اور یہی خود
 مقتداؤن یعنی ابو بکر و عمر و عثمان کا حال رہا کہ جب کسی بات میں تلاش و تحقیق
 کی نوبت ہو اور جو بات جناب سولہ مومنین علی ابن ابیطالبؑ فی فرامشی توحیٰ ^{الوسم}
 مرتکب خلاف سولہ مومنین کی رہی چنانچہ یہ بات کتب تاریخ و حدیث دیکھنی
 انکی مستقدمین کی سی واضح ہوتی ہی کہ باوصفیکہ ایک سو کوئی مسئلہ میں جناب امیر
 بنی عمر کو اور عثمان کو غلطی نہیں آگاہ کیا اور اسکی حکم دی ہو قتل اور سنگسار کر
 دی اور اسوقت بنی حاشا یہ چلا کر کہہ اوٹھا کہ لولا علی لہلک عمر یعنی اگر علی
 نہ ہوتی تو عمر سلاک ہو جاتا لیکن پھر ہی دم بہر بعد جب نفسانیت زیادہ غلبہ نہ

کرتی تھی وہی خلاف کرنے لگتا تھا جو کہ خمیر تھا چنانچہ بیع اولہ میں خلاف جناب امیر
 کے فتوہ اسی کی وقت سی جا رہی اور خود تصریحات جلال الدین سیوطی شافعی سی
 تاریخ الخلفاء میں اور فخر الدین، ازسی تفسیر کبیر میں اور اونکی اکثر کتب فقہیہ سی پر
 ہی کہ جناب امیر بیع اولہ کا فتویٰ دیتی تھی اور تمام سنتی ظاہری کہ برخلاف اسی
 اختراع و ابداع عمری پر قائم ہیں سوا پر مہی ذکر ہوا اور اب بھی ظاہری کہ حقیقت
 انہیں سنت صحابہ مخالفین اہلیت رسول پر عمل اور شیعوں کو سنت رسول و اہلیت
 رسول پر عمل ہی مختصر کہ مسیح یا باوصفی کہ اوس قبیل سی ہی جس میں صاف صاف

کہہ رہے ہیں کہ یہ
 صحابہ کی سنت ہے

قرآن میں بھی حکم ہی اور فعل رسول و اہلیت رسول بھی یہی رہا لیکن چونکہ مخالف
 اہل بیت رسول جو مقتدا ہیں سنیوں کی وہ پاؤں دھوتی رہی سنت پر اپنی مقتدا
 اب میں شرم کرتا ہوں اصل بیان مقصود کو جو خاص سنیوں کی کتابوں میں ثابت ہو

فائدہ پہلے بیجا وجہ مسیح پانچے

تفسیر اور حدیث کی بڑی بڑی کتابوں میں بموجب قواعد عربیہ کی اور خصوص آپس میں
 شعبہ کی جو مباحثہ میں کتاب میں تصنیف ہوئیں ہیں اون میں بہت طول طویل طرحی
 بہت لہنی چوڑی مضمون اس باب میں لکھی ہیں لیکن چونکہ اون میں مطالب علمی اور
 قواعد نحو کی بیان اکثر ہی اور اکثر عوام بسبب بیان کرنے تفصیل اور ترجمہ اسکے

اوسکی ظاہر ہی کہ خاطر پریشان ہونگی اسلیٰ پہلی سہل اور آسان طوری حتیٰ اوسع بیان کی گیا
 نہایت سیدھی اور صاف مختصر مضمون عام فہم لکھی جاتی ہیں۔ اور بعد اوسکی
 مختصر مختصر طور پر کچھ حال مناظرہ اور مناقشہ علما فی فریقین کا بھی جو خاص و عام کو
 مفید ہو کچھ لکھا جاتا ہے تاکہ ذہن بی علموں کا پریشان بھی نہ ہو اور مطلب بخوبی
 حاصل ہو جو سب لوگ سمجھیں اور پہکاوٹ اور دہو کی علیٰ سنت جماعت کی آیت
 اور ظاہر ہو کہ سراسر افعال سنیوں کی خود خلاف قرآن و حدیث اور ارشاد ہدایت
 کی صرف بے پیروئی و نفی نہیں ہے اور ہوا نفس کے ہیں اول تو واضح ہو کہ مسیح پا
 اوس قبیل سے ہی جسین صاف بی تاویل قرآن ناطق ہی واسطی ہدایت طور
 ترکیب و وضو کی اور صاف آیت موجود ہی قرآن میں جس سے وہی ہونا و وضو کا
 اور طور ترکیب اوسکی خدا تعالیٰ فی فرمائی ہیں کہ اس طرح کرنا چاہی اور وہ آیت
 یہ ہی فاغسلوا وجہکم و ایدیکم الی المرفق و امسوا برؤسکم و ارجلکم
 ظاہر ہی کہ اس آیت میں کچھ اجمال اور گنجلک نہیں نہایت صاف بات ہی کہ اغسلوا
 کی معنی ہیں دھوؤ تم اور وہ کچھ کہتی ہیں منہ کو و وجہ جمع ہی و چہ کی اور ہڈی
 ہیں ہاتھ کو اید جمع ہی اوسکی اور تم کے معنی ہیں تمہاری یعنی جمع کی لئی ہے
 سو چونکہ سب مومنین کی لئی حکم ہی اس واسطی صیغہ جمع کر کے حق تعالیٰ فی فرمایا ہے

دہوؤ تم مومنوں اپنوں کو اور مانتوں اپنوں کو تو ظاہری کہ جو چیزیں دہونے
 کی لئی ہیں وہ غسلو کی بعد ذکر کر دین اور پہر فرمایا کہ اسجو بروکم و ارجلکم مسح
 کے معنی ہیں کہ مسح کرو تم اور رؤس جمع ہی راس کے اور راس کہتی ہیں سر کو
 اور ارجل جمع ہی رجل کے اور رجل کہتی ہیں پاؤں کو یعنی مسح کرو تم سر و اپنوں اور پاؤں
 تو از بس ظاہری کہ جو چیزیں مسح کی ہیں وہ مسح کی بعد فرمائیں اور یہ بات شخصر
 تہوڑی عقل والا بلکہ چھوٹے چھوٹے لڑکے مکتب میں لے جاتی ہیں اور ابھی جان سکتے
 ہیں کہ جو پاؤں کو پہی دہونے کا حکم حق تعالیٰ فرماتا تو نبی غسلو کے جیسے لفظ ایتم
 کو بعد وجوہکم کے ذکر کیا لفظ ارجلکم کو پہی ذکر فرما کے پہر فرماتا اسجو بروکم نہیں
 تو کون ضرورت تھی معاذ اللہ حق تعالیٰ کو کہ سید ہی عبارت چھوڑ کر تعقید و ابہام سے
 خلاف فصاحت کو کام فرماتا قرآن کو سب اہل اسلام جانتی ہیں اور قابل ہیں
 کہ اسکی برابر فصاحت اور ایسی پاکیزگی کسی کلام میں نہیں جو کہ کلام خدا میں ہے
 ہر شخص اپنی زبان میں جو کسے کسی طرح کی زبان رکھتا ہو جو کرے اور حاضر زبان
 عرب میں دیکھی کہ قرآن سے جو محاورہ عرب کی ہی تو نہایت صاف بات ہی کہ اگر
 کوئی شخص حکم ہے اور یوں کہی کہ تم دہوؤ منہ اور ماتہ اور مسح کرو سر اور پاؤں
 کو تو کوئے مائل یا جاہل کہی نہیں خیال کرنا کہ حکم دینی والا یہ کہتا ہی کہ منہ

بیانِ برپا

مُنہ اور ہاتھ اور پاؤں تو دھوؤ اور صرف سر کو مسح کرو اور نہ کہی کہنی والا اسطر
کہتا ہے اقول عرب صد جگہ دیکھو گے کہ بولتی ہیں ضربت زیداً و عمراً اگر مت خالدا
و کبراً یعنی مارا یعنی زید اور عمر کو اور اکرام کیا یعنی خالدا اور بکر کو یعنی ضربت زیداً و عمر
پر واقع ہوئی اور اکرام خالدا اور بکر پر کوئی بچہ مکتب خون بھی ضربت کا وقوع بکر پر
نہیں تصور کر نیکا اور نہ مقصود قابل کا یہ ہوگا سبباً یعنی یہی حال ہی آپ مذکور ہیں
— صاف یہ بات مطابق ہی اسکی کہ مثلاً کوئی شخص کسیکو کہی آج تم ایک قرآن سارا
لکھو گی تو میں تلو دو نگا ایک ہزار روپہ اور دس گھوڑے اور اگر کہی یہی کم لکھو گے
تو کچھ نہ دو نگا اور دس چابک مار دو نگا تمہیں تو کوئی اس سے یہ سمجھی کہ کہنی داکا
مطلب ہی کہ آج تم ایک قرآن لکھو گی تو ایک ہزار روپہ اور دس گھوڑی اور دو چا
کی مار پاؤ گے اور جو کم لکھو گی تو کچھ نہ پاؤ گے اب خدا کی واسطی کوئی بٹور یا بیچھال
کر سکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا کہی اور ایسا مقصود کہی یا کوئی ایسا سمجھی علی الخصوص
ایسی مقام پر کہ جہاں تقہیم حکم اور تعلیم طوعاً و ترکیباً امور ات دینی ہو کہ ہمائش حکام
صاف سی صاف عبارت اور تقریر میں ہوتی ہے نہ ایہام اور معمول کے طرحی خصوصاً
معاذ اللہ کلام الہی کوئی شعر نہیں کہ ضرورت شو کہ لئی تعقید وغیرہ بھی جائز ہیں
سُو معاذ اللہ یہ شعر نہ ضرورت اخیر میں لفظ ارجلکم الی الکعبہ کے کہ کچھ

تافیر میں خلل آتا تھا بلکہ کمال فصاحت اور تانسب اور تقابل و اعتدال کلام حضرت
 بار اسمین یعنی مسیح پامین از پس ہمدیہی جس سے ظاہری صاف صاف آیت سنی ہے
 کہسرد ہونا ماتہ اور موہندہ دو چیزوں کا اور مسیح کرنا سر اور پاؤں دو چیزوں کا
 جسکی کیفیت اور مذاق کمال مصرحہ صدر صاحب ذوق سلیم ادا ٹھا سکتا ہی چنانچہ
 جناب مولانا مومنین سی جب سوال کیا ایک شخص فی مسیح پامین تو آپ فی یہی ارشاد
 کیا کہ یہ بات کیا پوچھنی کے ہی جب کہ خود خدا تعالیٰ نے ارشاد کر دی و غسل اور
 مسیح اور یہی ابن عباس یہی کہتی تھی جیسا کہ انکی مانتے ہی قریب ظاہر ہوگا —
 تحفہ عزیز میں مینی ایک طرف تماشا قابل لڑگوئی ہنسی کے دیکھا مصنف تحفہ اگرچہ
 تیرہویں جلد کے مشہور محققین میں سنوئی ہین لیکن فرمودہ مخبر صادق کیوں
 نہ صادق ہو الحق فرما گئی ہین حَبَّ الشَّيْءِ يَعْبَى وَيَسْتَمُّ وَيَسْكُمُ کسے چیز کے انداز اور
 گو نگا اور بہا کر دیتی ہی یہ عقل مند اپنی باب نکاید میں لکھتی ہین کہ ابہام اس جگہ مینما
 ہینے کہتا اسو اسلی کہ مخاطبین کیفیت ترتیب وضو جانتی تھی بسبب تعلیم جبریل کی پہلی
 کہ ابتدا بعثت میں تعلیم کے تھی سو پہچان نا وضو کا اس آیت کی استنباط پر ہوتو
 ہینے تھا بلکہ سوق آئے ظاہر اسو اسلی ابدال تیم کے وضو سی اور غسل سی ہی تو ذکر وضو
 کا یہاں صرف اسو اسلی تمہید و تقریب کی ہی اور جو چیز تمہید و تقریب کے لئی ذکر کیا و

بہان کی بجائے

کیجاؤ تو کچھ پیٹ پھر کے صاف بیان ضرور ہنیں عقیل فہم پر پر واضح ہے کہ یہ سفسطہ اور مضحکہ اس محقق کا سینوں تک قابل مضحکہ اطفال بکتب خوان ہی اول تو عقیل فہم آدمی غور کر سکتا ہے کہ یہ کیا خط تقریر ہی صاحب تحفہ کے کوئی مفسر اور موث

اس منخرفات کی طرف ہنیں گیا اور نہ جاسکتا ہی سب لوگ جانتی ہیں تغیر دیکھنی وہا کہ فریقین کی مفرین معتبر و معتد تفسیر میں اس آیت کی اول مرتبہ میں ہے تصریح کرتے ہیں کہ یہ آیت وسطی تعلیم اور تصریح و تفصیل طور ترکیب وضو کی ہی اور باقی اور مراتب پر بیان کرتے ہیں چنانچہ خرازی اور محی ستمہ وغیر ہم ہر ایک کے تقاسیر کے عبارتین دیکھنی ہی واضح ہے اور ہر شخص قرآن کہو لکر دیکھ سکتا

کہ شروع اس آیت کی ہی یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوہکم تا آخر یعنی ای لوگو جو ایمان لا ہو جسوقت کھڑے ہوؤ تم طرف نماز کے یعنی جسوقت ارادہ کرو نماز کا تو دہوؤ منہ اور ہاتھ تا آخر تو بظاہر ہے کہ یہ خط سفسطہ اس تحفہ میں کا محض کید بازی ہی جسکے نسبت شیعوں کی طرف اپنی باب مکاید میں دیتا ہے اور اپنی لہجہ اور ذکو لگاتا ہی خوب تماشی کے باقی کہ حق تعالی خطاب کرے مومنین کو اور بیان کرے طور ترکیب وضو کی اور یہاں رکھی اور جبریل کے معرفت جو پیغمبر کو حکم دے کہ وہ اپنی تو تفصیل ہی اور سنیں

بہان کی بجائے

بچان صحیحہ انکو جو حکمِ صفت پیغمبر کے بموجب تشریح آیت کی پوسنچاوی تو ابہام سی حسین خواہ

مخاہ شک میں بڑین العیاذ باللہ من ہذہ الوساوس نفوذ باللہ من وساوس
الشیطان الرحیم کہ یہ کہا چاہی کہ مومنین اہل یقین جنکو صاف یقین ہی وہ

صاف معافی سمجھیں جنکی ایمان میں ابہام ہی وہ سین ہی ابہام سمجھیں
دوسرے یہ کہ ہر شخص پانچ چہرہ سیارہ قرآن شریف پڑھا ہو ابھی جانتا ہی کہ آیت

تیمم دو جگہ ہی ایک تو سورہ النساء میں اس پہلی اور ایک سورہ مائدہ میں
اسی آیت کی بعد باوصفی کہ یہ تھخہ معجون حضرت حافظ ہی مشہور ہیں مگر یہ کہا جاو
کہ دروغ کو را حافظ غمی باشد پیردین اپنے مقتدا انکی محبت ثبوت غسل پانے
یہ انداز کر دیا کہ عقل و ہوش و حافظ سی ہی نا تہہ دہوٹی ہی یہ نہ جانا کہ کیا گستا

ہوں کوئے دیکھی گا تو کیا کیسا بفرض و تسلیم انکی توجہ کی جب انکی بات قابل
کان دہرنے کے ہی جب آیت ترکیب تیمم اسکی کہیں پہلی نہوتے پڑھا ہی کہ وہ
ایک سورہ نساء میں اس پہلی ہی ہی مگر حافظ صاحب کو یاد نہ ہا حقیقت

انکو یہ ہی پیردین ہی اپنی مقتدا عادل خلیفہ نے وہ آیت تیمم کو بالکل ہوں
گئی تھے جو جناب عمار مایہ نے یاد دلا ہی ہم حافظ صاحب کی مقتدیو کو یاد دلا

ہیں اس قصہ کو مسلم نے اپنی صحیح میں عبد اللہ بنی ہاشم سی لکھا ہی جو چاہی

کہو ایمان باب
ہوینہ علم ہی ہی

چاہی دیکھ لی اسطرحی ہی کہ ایک شخص عمر خطاب پاس آیا کہ میں جنب ہوں ^{بنا کر} اور پانے بہنیں پایا عمر نے کہا کہ نماز مت پڑھ عمار یا سرنے کہا کہ آپ کو یا سنیز رہا کہ ایک روز ہم تم دو نوٹرائے پر تھی اور دو تو جنب ہو گئی تھی تو فی نماز نہ پڑھے اور میں خاک میں غلطان ہو کر نماز پڑھی پہر جب آنحضرت فی دونو ماہتہ زمین پر مار کے تیمم تعلیم کیا فقط عرض یہہہ سفسطہ اور دو ہو کا مصنف تھے محض واسطے فریب ہی عوام کے ہی جو بطریق جمل وہ کام فرما گئی ہیں منصف خیر قرآن اور تفسیر دیکھنی سی جان سکتی ہیں کہ بہتیرے آیتیں کر زمین قرآن میں کہ ایک بار حق تعالیٰ فی حکم مفصل فرمایا اور پہر شلا یاد دہی وغیرہ مرتب کی لئی اگر وہی کر نازل کے تو اشارہ اور کیا یہ پر بہنیں اکتفا کیا چنانچہ خود آیت تیمم کو دیکھو گے کہ کیا اور ابہام کو بہنیں کام فرمایا جیسا کہ بموجب دہو صاحب تفسیر کے لازم تھا تاکہ لوگ دہو کی میں نہ پڑیں بلکہ بسا اوقات جو ایک حکم ارشاد کیا اور بعضی ناہمیں میں سی نہ سمجھی تو آنحضرت فی تفسیر و تصریح لہ شاد فرمادی اور جو بسبب اغراض کی صاحب تفسیر جیسا کوئی حجت لایا تو پہر آیت تفصیل سی نازل ہو اور جو اس پر نہ مانا تو زیادہ تر تفصیل سی ساتھ تہنید کے آیت نازل ہو چنانچہ آیہ یا ایہا الذین

آمنوا استجبوا للہ وللرسول اذا دعاکم کے تفسیر اور مشکوات سی کہ بموجب

باریک بینی سے حدیث صحیح بخاری کے اوسمین بن المعلیٰ سے کہ لوگ یہ نہ جانتے تھے کہ اس آیت سے
 یہ بھی حکم ہے کہ نماز پڑھنے میں یہی پیغمبر خدا کا پکارنا تو تعمیلِ ارشاد کرنے چاہی
 لیکن اس شخص کو ایک روز آنحضرت نے پکارا اور اسنی نہ جواب دیا تو آپ نے
 آیت مذکورہ پڑھ کر اسی تفسیر و تشریح تعلیم فرمائی اور آیت تحریمِ حرمین چند دفعہ
 حکم آیا اور خود خلیفہ عادل متقی مصنفِ تحفہ کے یعنی زبدہ اولیٰ الالباب عرض کیا
 مقتدا ای حضرات سنتِ جماعت بیانِ شافی پانگا کئی چنانچہ جمال الدین محدث
 دفتر اول روضۃ الاحباب میں اور بخاری اپنی صحیح میں بلکہ تمام محدثین مؤرخین
 موثق و مملوح صاحبِ تحفہ مفصل و مشرح یہ قصہ لکھتے ہیں اگر تمام تفصیل اسکی
 بہ تشریح لکھی جائے تو بہت طوالت متصور ہی آسکتی ہے بطریق اختصار کہہ دیتا ہوں
 المختصر کہ خود بخاری اور دفتر اول روضۃ الاحباب وغیرہ اور کتب تاریخ انکی جو چاہے
 دیکھ لی کہ آیت یسکو تک عن الخمر و المسیر نازل ہو تو عمر خطابؓ تو یہی پکارا کیا کہ یا
 خدا بیان کرو تو ہمارے لئے صاف بیان اور عقلانی صحابہ نے شراب بینی ترک کر دی
 آخر کو ایک روز عبد الرحمان ابن عوف فی جو منہ بولا بہا ہتا عثمان کا دعوت کے
 اپنی یاروں کے اور خوب شراب میں پین اور نماز میں سورہ قل یا ایہا الکافرون جو
 پڑھا تو سب جگہ سے لفظ لا موقوف کر کے پڑھا سپر آیت لا تقر بصلوٰۃ و انتم

بیان مسیحا

وانتم سکار نازل ہو سو بعضوں نے شراب اسپر بالکل ترک کر دیا لیکن عمر خطاب
 وغیرہ جیسے اسپر ہی سوا نماز کے پی جاتے تھے اور عمر بیان شافی مانگنی تھی باز
 نہ آتا تھا آخر ایک روز سعد و قاص جو ہمراہ بیان عمر و عثمان سی ہی اور کتبائیم
 سی واضح ہی پھر اہی بلکہ مخالفت میں رہا ہی جناب مولانا مومنین کی اغرض شراب
 پینی سی باز نہ آئی جنکا سر کردہ عمر تھا اور اسقدر کا دنگہ اور جو پیزار اسپر
 شراب خوار ورنے کے کہ قصہ آنحضرت کی حضور میں آیا اور اسدم تک مرشد
 سینو لک بیان شافی مانگتا تھا اور شراب پیتا تھا یہاں تک کہ صاف حکم
 کمال تشدد اور غلظت سی اور تینہ سی نازل ہوا جو کہ قرآن میں موجود ہی اور
 عقیل نسیم اوسکی ترجمہ سی تینہ اور ملامت عمرے غور کر سکتا ہی وہ آیت یہ ہے
 جس سے عقد ان کے جہلا کو دام میں لائے ہن اور مناقب عمرتی متواترے میں
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا أَنزَلْنَا الْحَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْأَنْصَابَ وَالْأَزْلَامَ
 رِجْسًا مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَرَى
 الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
 وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْتَهْوُونَ
 وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا

در تفسیر اسپر عمر و کتب
 وغیرہ لک بیان شافی
 سر کی اسقدر صدف او
 ہوا کہ لغت سے پوئی
 سی پوچی

اِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْكَلَامُ الْمُبِينُ ^۱ یعنی اگر کو جو ایمان لائے نہیں ہی سزا
 اور جو اور بہت اور تیر فال کے گزنا پاک بن کام ہی شیطان کے میں پس پر میر کر د
 تم اوس سے شاید کہ چٹکارا پاؤ نہیں ارادہ کرنا ہی شیطان کر یہ کہ ڈالی در میان
 تمہاری عداوت کو اور بغض کو رخ شراب کی اور جوی کے اور بند کرے نکو ذکر خدا
 اور نمازی پائیں تم باز سنی و آیتو اور تا بعد ار کرو تم خدا کے اور تا بعد اسے کرو تم
 پیغمبر کے اور ڈرو تم مخالفت سے خدا اور رسول کے پس اگر موہندہ پیر تو تم پس جانو تم
 کہ نہیں ہے اور پیغمبر ہمارے کے مگر یہو چنانا ظاہر اب نصف خیرتر جہہ اس آیت کا

دیکھی اور غور کرے حرکت سابقہ عمر تصدیق صدر کے جب کوئی آیت آیات
 سابقہ میں سی آئی تو یہی بزرگوار بیان شافی مانگتا رہا یعنی اسے کی اسی حرکت
 سی چھترے اور ہے شراب خواہ سباز نہر ہے اور یہہ باوصف نزول آیات
 مگر یہی پہی کہا گیا کہ بیان صاف صاف نہیں ہی خدا تعالیٰ صاف شافی
 بیان کرنے یعنی جس سے اور لوگ بھی بہکاوٹ میں رہی اور سہی ^۲ضمون آیت سی
 ظاہر ہی کہ پیغمبر خدا پہلی ہی ہی سمجھا ہتی لیکن یہ جناب ہتی نہیں ہوتی جو کہ
 سوق آیت سی ظاہر ہی اور مناسبت ارادہ کرنے شیطان کی یعنی مثلاً ^۳اِغْوَانِ
 ڈال لیکی سوق آیت سی کہ لکی بیان شافی مانگنی سی لاکھی ہی عقیل فہم بلکہ خود پیر
 عمرے ہی غور کر لین کہ سو ان صاف بیان مانگنی و لکی صفائی اور شافی سے
 کسبہ چسپان ہی بلکہ تفسیر سے اس آیت کی خود تصریحات بخاری وغیرہ لکی مریدان ^۴خاص

بجای

اسطی تصدیق ملامت ابو حنیفہ کے اگر زیادہ تفصیل کہی جاتی تو طوالت متصو
ہی اسٹی اتنا اشارہ کافی ہی اور اصل مطلوب کے طرف عنان قلم سپرے جاتی ہی۔ خود

آیت تیمم حسی مصنف تحفہ بنا بر مصلحت یا جہل یا تجاہل سی بہول گئی دیکھا چاہی کہ
مگر نازل ہی شخص قرآن پڑھا ہوا دیکھ سکتا ہی کہ ایک دفعہ سورہ نسا و میں نازل ہے
وان کنتم مرضی او علی سفر او جاء احد منکم من الغایط او لامستم
فلم تجدوا ماء فتیمموا صعبا لیتبا فامسحوا بوجہکم وایدکم

اور پھر بعد اسکی جو سورہ مائدہ میں ہی تو بعد احکام تمام طور ترکیب وضو اور غسل
کے جسمین کہ بعینہا بالفاظہا بجز وہا کر وہی آیت تیمم مذکور ہی بغیرہ کسے طرح کے ابہام کے
سود حقیقت مقابلین صاحب تحفہ کے یوں کہنا زیبا ہی کہ آیات وضو اور تیمم دیکھنے
سے یوں واضح ہی کہ آیت مذکور صاف واسطی تعلیم تصریح طور ترکیب وضو کے اور غسل

کے ہی اور تیمم کا ذکر اس جگہ بالاتباع تقریبا کرنا اور سورہ نسا میں کہ قبل اس سے ہی جہاں
بعض تیمم کا ذکر ہی وہاں بالاصالت واسطی تعلیم تیمم کے ہی ہر ماقول فیمم غور کر سکتا ہے
کہ جہاں آج کر بالقرآن نازل ہی وہاں تو ابہام نامرعی ہوا اور جہاں صرف ایک یا دو نازل

وہاں ابہام۔ اور ایک اور تقریر سے ہم کہتی ہیں بموجب مذاق خود صاحب تحفہ کے
کہ اگر غور سی آدمی خیال کری تو نظر تکریر آیت تیمم صرح صدر تقریب اس تقریر سے تمام

بیان میں

ہی کہ چونکہ تعلیم و تدریس ارکانِ ضو اور غسل اور تیمم کے مقدماتِ فرضیاتِ صلوة ہیں واسطی
 بند و نکی از راہِ رفت کی نہایت مقصود و پروردگار عالم ہی تو مگر تعلیم کیا خواہ بوساطت
 طرحتہ تکریر تنزیل آیتہ خواہ تکریر تعلیم بوساطت جبرئیل و پیغمبر و تنزیل یعنی ایک تو تعلیم بوساطت
 جبرئیل امین و پیغمبر محسوب تدریس مصنفِ تحفہ کی اور ایک تعلیم بوساطت تنزیل آیت غیبت
 و جوہر کی تا آخر سُو چونکہ تنزیل آیت یعنی بموجب تعلیم مرقوم کسی تو یہ یہی حقیقت تکریر ہی
 کیونکہ تعلیم و ضو اگر اول بوساطت پیغمبر خدا ہو بھی چکی ہی تو تنزیل آیت ہی بہی بہی تعلیم ہو یا
 ہی تو حقیقت یہاں بہی تعلیم مکرر ہو اور آیت تیمم کہ صا مکرر نازل ہی وہ بہی ویر حقیقت مفید تکرار
 تعلیم کیونکہ غرض تنزیل آیت ہی تعلیم ہی تو دونوں تو نکی تعلیم مکرر ہو گئی اور چونکہ دونوں
 آیتوں تیمم میں دفعہ بیانِ حکم صابنی ابہام ہی تو آیت وضو میں بہی ابہام خیال کرنا اور جا بکرنا
 سر اسر خدا تعالیٰ پر اتہام کرنا ہی العیا بآلہ من ذالک اللہم اہد قوما الجالین و وسر
 واضح ہو کہ ارجمت میں دو قرأتیں سنوئی انسی شہور میں ایک نصب کا ایک کسر اور بعضی انہوں
 کی ان رسم ہی کہتی ہیں لیکن وہ انکی ان ہی ستر کہ ہی سوسٹی تو دو قرأتیں مانتی ہیں سنی کہ
 انکی پیرا و معتاد و نوراً تو نکی فایں ہی بلکہ قرأت نصب اپنی محل نظر ہو گے کہ اختراع غماز
 ہی واسطی ہی قسم کی فساد و اول دخل طے کے شعرتہ نبوی میں جو کہ ظاہر ہو گا بیچ بویا تھا اور
 چونکہ ائمہ سنی جبکہ شیعیان ایمان اپنا پیرا معتاد جانتی ہیں صرف قرأت کسر منقولی

سُوسِبِہ قرآۃ کسری قابل ہیں لیکن چونکہ مشہور قرأتین میں توین دونوں کی بنیاد پر تفصیل لکھتا ہے
 سو تفصیل اس اجمال کے یہ ہے کہ ابن کثیر اور ابو عمر و اور عاصم نے بیچ روایت ابو بکر کی کس لام
 کا پڑنا ہی یعنی زیر لام کو جسکی کہ شیعوں ہی قابل ہیں اور سنی ہی اور نافع اور ابن عامر اور کس او
 عاصم فی بروایت حفص نصب لام پر پڑا ہی یعنی زیر جو کہ صلا ہی اچھٹ کی جسکی تصریح سنی ہی ہے
 شد کسروہ غسلسی کہ پہلی لفظ سی جو لفظ رؤس مذکور ہو وہ کسروہ دیا گیا ہے ساتھ ہر حرف کی اسلئے
 کہ کام اس حرف کا یہ ہے کہ وہ حسب وقت ایسی لفظ پر آتا ہے جیسی رؤس اور اجل تو کسروہ دیتا ہے
 چونکہ واو حرف عطوف اور اجل معطوف اور رؤس معطوف علیہ ہی تو قاعدہ عربی
 کا ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ کا ایکسا حال ہوتا ہے سو چونکہ لفظ رؤس مکسور ہے تو اجل ہی
 مکسور ہے اور جو حال رؤس کا ہے یعنی اوسکی مسج کا حکم ہی تو وہی حال اجل کا ہے یعنی اسکی لگ
 رہی مسج کا حکم ہی اور بقدر تسلیم قرآۃ نصب نصب لام اسلئے ہی کہ عربی میں قاعدہ ہے کہ مفعول
 کو نصب ہوتی ہی اور یہ لفظ حقیقت میں مفعول ہی اسکو کا تو محل اسکا نصب کا ہی تو یہ اگر
 منصوب پڑا جاوی تہ یہی ظاہر ہے کہ مسج و جب یہ اور غسلا کی نیچی اس لفظ منصوب کا
 خیال کرنا سبب حرف عطوف کی نصب و قوفی ہی چنانچہ اذہبہ صاف صاف تقریر سے لکھا
 گیا کہ نہایت بی معنی بن ظاہر ہی اور خلاف قواعد مقررہ نحو کی بھی ہے کیونکہ
 کتب نحویہ میں مقرر ہے اور اس بات کو کافیہ اور ہدایت النحو تک پڑنی وا بھی جانتے

غسلا کی نیچی اس لفظ
 کا منصوب پڑنا جاوی تہ
 یہی ظاہر ہے کہ مسج و
 جب یہ اور غسلا کی نیچی
 اس لفظ منصوب کا خیال
 کرنا سبب حرف عطوف کی
 نصب و قوفی ہی چنانچہ
 اذہبہ صاف صاف تقریر
 سے لکھا گیا کہ نہایت
 بی معنی بن ظاہر ہی اور
 خلاف قواعد مقررہ نحو
 کی بھی ہے کیونکہ کتب
 نحویہ میں مقرر ہے اور
 اس بات کو کافیہ اور
 ہدایت النحو تک پڑنی
 وا بھی جانتے

جاتی ہیں کہ جب دو عامل ایک معمول پر جمع ہوں تو عمل قریب کا اولیٰ ہی اور چوکہ قریب لفظ ارجل سے مسخواری تو مسخو کو چوڑے کے غسلو کو عمل دینا خلاف قاعدہ مستحکمہ نحو کے ہی علی الخصوص امور عبادت الہی اور کلام الہی میں سرانصر ^{مخالف} مخالف کتب ایمان کہنا چاہئی مگر ان جسکی دلین عداوت قرابت دارانِ رسول مقبول کے معاذ اللہ کڑے ہوئی ہو اور حق قرابت کا دل سے محو ہو اوسکی ولین ایسا چہیانا ہو سکتا ہی کہ قواعد مستحکمہ نحو ہی بلا طاق نسیان اور پاس آداب کلام الہی بھی درکنار بلکہ اولویۃ اور اقدمیۃ قرابت کا جہان ذکر سے ہی ہو تو وہ اوسکی طرف سے مین کوشش کریں تاکہ لفظ اولویۃ قرابت اور حق قرابت کل زبان پر سے نہ آوے کہ مبادا قرابت سے حقیقت اہل بیت رسول کے اولیت لازم آجاو اور خلاف مخالفین یعنی خلاف بکرہ و عمر کے غضبیت ظاہر ہو جاو اور خلل پہ لیکن خطا ہے کہ جیسے اقدمیت اور اولیت ہے ہو وہ کہاں مٹ سکے ہی یہہ کلنگ قیامت کنگ نہیں جائیو الا حقیقت میں یہہ اثر ہی ارشاد رسول مقبول م کا کہ فرما گئی میں حب الی یعنی وہیم ویکم یعنی محبت کیسے چیرے کے انداز اور بہر اور گوٹکا کر دیتی ہی سنو کہ محبت فی انہی مقتداؤنکی اور انکو محبت فی ہوا نفس اور مخالفت رسول اہل بیت کے اسطرح کو کر دیا کہ حق قرابت بالکل ایسے نہ ہو گیا بیان تک کہ نام ہی

حق اور اولویت قرابت کا زبان پر نہ آوے اور کوی کہی تو کان دہر کر نہ سنیں

— الختفہ کے مائل نصف توضیح مرقومہ بالا سی و کچی کے ظاہر آیت مذکورہ سی دونو

صحت میں یعنی دونو قرأتوں سے واجب یہی ہے کہ صبح پانچ کا چاہی اور یہی معنی

علا شیعہ کچھ تنہا نہیں کہتی قریب ظاہر ہو گا کہ بڑے بڑے عالم اور بڑے بڑے شہر

علمای عارف اور کامل خود سنو کچی بھی جو حقیقت میں جواب شافی نہیں دے سکی

میں تو قابل ہو گئی ہیں اور مسیح اختیار کر گئی ہیں لیکن چونکہ نفسانیت بد بلا ہی

از بس شہور ہی کہ انسان عا کے لئی ناما اختیار کرتا ہی جو بہت عار دار میں وہ

نفسانیت میں گرفتار ہی اور جلا بچاری ادکچی و کبیا دکچی خراب خوار رہی

ہر ایک آدمی اتنا خود کر سکتا ہی کہ جب ظاہر آیت سی یہ بات ظاہر ہی تو چند

تلاش کے اور بات کی ضرور نہیں لیکن تابع فرمان رسول مقبول فرمان و فعال

رسول خدا کو ہی کتب فریقین سی وسطی مزید تحقیقات کی تلاش کر سکتا ہی اور

اصحاب نیک سیرت علی الخصوص اقوال و افعال آل رسول کو بھی دیکھ سکتا ہے

وہ تعمیل آیت کی کیونکر کرتے تھی کیونکہ عالم سمعہ قرآن کی جیسے وہ تھی ویسا او

اور وہ ساتھ قرآن کی بعد اونکی اصحاب کو گونگا بھی عمل کہنا چاہی سوا و کمال

بہت سے لوگوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے لیکن اس میں کوئی نیا اور صحیح اور مفید کچھ نہیں ملتا ہے۔

بہت سے لوگوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے لیکن اس میں کوئی نیا اور صحیح اور مفید کچھ نہیں ملتا ہے۔

حال جو کتب یقین سے ظاہر ہے وہ نبی کم و کاست لکھا جاتا ہے سنی شیعہ کے لیے جو کتب
 چاہی کہ بغیر نفسانیت اور پیرو اور پاسدار باپ دادا چچا مامو چچا بہن جو روٹی
 کے نظر غور و انصاف سے دیکھ لیں اور سوچیں کہ جب افعال رسول و اہلبیت
 رسول اور نیک اصحاب رسول کی بھی مسح باہی تو پہر کیا کچھ تھی کہ گنہی قبیلہ کے
 دیکھا دیکھی مگر اہی کے عادت میں رہیں اور عبادت کو ڈبو دین اب سنا چاہی کہ
 احادیث اور اقوال رسول مقبول اور اہلبیت رسول مقبول اور اصحاب نیک شہ
 جو کتب تفاسیر و احادیث فرقہ شیعہ اثنا عشریہ میں میں بالاتفاق یہی ہیں کہ
 ہی مسح پاؤں کا ظاہر ہی اور فعل رسول و اہلبیت کا و اصحاب رسول کے مخالفین
 اہلبیت کی بھی یہی رہا اور بعد وفات پیغمبر خدا کے جناب مولانا مومنین اور اور ایسے
 اہلبیت اور ابن عباس وغیرہ اصحاب و نسبی جو کسینی پوچھا ہی تو یہی جواب
 پایا کہ قرآن ناظر ہی دو غسل اور دو مسح پر اس امر میں کیا پوچھنا چاہی جب
 خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ وہ غسل اور دو مسح یعنی غسل منہ کا اور ہاتھوں کا
 اور مسح سر کا اور پاؤں کا تو نہیں کچھ پوچھنا اور سوچنا نہیں چاہی تو اس سے
 یہی ظاہر ہی کہ معانے قرآن خاص اور کلی فرمانے سے یہی ظاہر میں جو کہ اوپر
 ظاہر ہو اور ہی افعال انکی یہی ہو سو تفصیل احادیث مفصلہ کتب شیعہ کی کچھ

ضرورت اس مقام پر نہیں تھی اور بعضی علماء سنت جماعت سے علی الخصوص
 صاحب تحفہ جیسے خلاف گو واسطی فریب دینی عوام کے کہدیتی ہیں کہ ایمہ اہلبیت
 سے ہی پاؤں دہونا روایت کیا گیا ہے سو یا درہی کہ کید باز ہے ہی صاحب
 تحفہ اور نصر اللہ کا بلجی جیسے بشرف منگی زلی کتاب اور بموجب انگلی حوالہ کے کتب
 شیعہ کو دیکھنی سے واضح ہوتا ہے کہ معادۃً یہ اتنے لبنی ڈاڑھی والے ایسا
 صیرم جو ٹہہی بولتی ہیں کیونکہ خود تحفہ عزیزہ میں اور صواعق نصر اللہ کا بلجی
 میں چند حدیثیں اسی باب میں دیکھنی میں آئیں کہ انہوں نے حوالہ نہج البلاغت
 اور کلینی کا دیا کہ واقع میں محض غلط اور افترا ہی جو چاہی دیکھ لی کتاب میں موجود ہیں
 علی الخصوص صاحب تحفہ اس فن میں سب پر فوق لیکھی ہیں اس شخص کو مگر جانا بہت
 لیدنا سہل بات ہی حدیث حدیث اسامہ میں جملہ عن اللہ من تخلف عن حدیث اللہ
 صاف صیرم بات ہے کہ اکثر کتب سنت جماعت میں ہی علی الخصوص کتاب بلل غل عبد الکریم
 شہرستانی میں کہ بہت راجح ہی اگر چہ کیا ہے اس شہر میں موجود ہی لیکن یہ تحفہ جو
 اسطرح کا بی باک شخص ہے کہ اپنی تحفہ میں صاف انکار اس جملہ سے کر گیا کہ یہ جملہ بلل غل میں
 ہرگز نہیں عند اللہ جو شخص اسکا صدق و کذب دیکھنا چاہی بلل غل کسی سنی شیعہ کے
 ہائے مشکاک کے دیکھنے تو واضح ہو کہ کیا جرات اور جیا ہی اس شخص کے اور یہ جملہ

بیانِ مہربا

جلد لغتہ اللہ علی الکاذبین کی یہی حال سکا اس باب میں ہی کہ نوح البلاغہ وغیرہ
کا خواہ خواہ بہتان سے حوالہ دیکھی لکھ دیا کہ لوگ دہو کی میں پڑیں اور یہی واضح ہو کہ
راوی زبیدیہ وغیرہ میں سی کہ وہ درحقیقت نافع بن شیبان سے ہے اس لیے کہ جو ایسے
غسل پا کے روایت کرتے ہیں اور کتب شیعہ میں انکا ذکر ہی تو وہ فقہاء ہی اور وہ کتب
کلامیہ میں رد کی گئی ہیں یا بعض نوافلین کی رو بہرہ وقتہ بیان ہوا وہ کلینی وغیرہ کتب
شیعہ میں دیکھی سی واضح ہوتا ہی کہ سنیوں کا محض ہوا ہی اور غلط اور بہتان ہے
کیونکہ ایسے ہیست پیر غسل پا کا محض بہتان ہی انکی خود کتابوں معتبر سے واضح ہی کہ
ایسے ہیست مسیح کرتے ہی جو کہ تصریحاً فرما ز وغیرہ سی قریب ظاہر ہو گا زیادہ تر
تفصیل و سلی اس مختصر میں خلاف مقصود معلوم ہو ہی اب سنا چاہی وہ حدیثیں
جو خود سنیوں کی کتابوں میں موجود ہیں جسے صاف ظاہر ہی اور لازم ہی کہ بیشک
پنجم صاحب اور اہل بیت و اصحاب مسیح کرتے رہی ہیں پانوں کو اور کسینی اور ہنیں
رد ہنیں کیا اور صاحب تحفہ صیغے صنعت کار اور سرف سی دم چرائے اور کیا
گر گئی سد ہوڑی سی بطریق نمونہ بخوالہ انکی کتابوں صحیح و معتبر کے صاف ترجمہ
کبھی جاتے ہیں اور اقوال انکی علما کے ہی جو قائل مسیح کے ہو گئی ہیں تبصرہ اول
جاتے ہیں بہر حال بعض کھٹکوں کا جو معانے آیت میں انہوں نے کہا ہی نشانی

فہرست
احادیث مسیح
مختصر ہے

کہا جائیگا یعنی شرح بخاری کے بہت معتبر کتاب انکی ان ہی اوسمیں کہی گئی ہے
 حدیثین جناب آنحضرت ہی روایت کیں ہیں چنانچہ شارح مذکور لکھتا ہے کہ جو حدیثیں
 صحیح مسیح پاؤن کے روایت کی گئی ہیں ایک اونہیں سے حدیث رفاع بن رافع ہی اوسے
 کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ نماز ہرگز تمام نہیں کسی کے تم میں جب تک کہ تمام نہ
 وضو کو جیسا کہ فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے پہر فرمایا پس دھونا چاہیئے اور دونوں
 ہاتھ گھسیوں تک اور مسح کرنا چاہیئے سر اور دونوں پاؤں تک عین تک اور بھی اس
 حدیث کو کہا ہے حسن ابو علی طوسی اور ابو علی عیسیٰ ترمذی نے اور صحیح کہا ہے اسے
 حافظ ابن حبان اور حافظ ابن خرم اور یہ سب بڑے معتد اور بڑے معتبر ہیں انکے
 ایک آئین سے حدیث عبد اللہ بن زید ہی اس حدیث کو استخراج کیا ہے ابن شیبہ نے
 اپنی مسند میں ابی عبد الرحمن سے اور اوسے سے سعد ابی بکر سے کہتا ہے کہ حدیث کی ابوالد
 عبادہ بن نمیر سے اور اوسے سے عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق پیہر خدا نے پانی سے وضو
 اور مسح کی دونوں پاؤں پر اور ابن خزیمہ نے یہ روایت کی ابی زبیر سے اوسے سے
 یہ کتاب میں اور اوسے انکی بہت معتبر ہیں ایک اور میں سے حدیث کے ابو سلم کی نے اپنے
 کتاب سنن میں حجاج سے روایت کی کہا کہ روایت کی عبادنی ابو جعفر خلعی عمر بن زید
 اوسے سے ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ ایک شخص نے قیس سے کہا کہ پیہر خدا کے چھپی تھا

بیان فی سبب

تہا میں معہ ایک قدح پائیکے جبکہ آپ قضا حاجت سے فارغ ہوئی تو وضو کیا و سطی نماز کے اور اس میں سے پائیکے کہ آخر مسح کیا پاؤں کو اول دہا پاؤں بعد اوسکی بائیں پاؤں ایک اومین سے حدیث جابر بن عبد اللہ پر اور روایت کیا اس حدیث کو طبرانی بیہ اوسط کے یعنی یہ حدیث بھی محتوی مضمون مسح پاؤں کے ہی پیغمبر خدا سے ایک اومین سے حدیث عمری اور تحقیق کیا ہی ابن شاہین فی بیہ کتاب نسخ و منسوخ کے یعنی صاف اوس سے مسح پاؤں حضرت سی ظاہر اور واضح ہی ایک اومین سے حدیث اوس بن اوس سے اسی ہی ابن شاہین نے نکالا ہی جو کہ بڑا معتبر پرانا برنامہ نگاہی ایک اومین سے حدیث ابن عباس سے ہی اسی استخراج کیا ہی ابو داؤد نے جسکی کتاب سنن بہت معتد ہی اومین کے بن غرض اخیر میں مضمون حدیث یہ ہی کہ مسح کیا آنحضرت فی پہلی دہا پاؤں کو پہر بائیں پاؤں کو مثل دہا پاؤں کی اور ایک اومین سے حدیث عثمان ہی اسی ذکر کیا ہی احمد بن علی قاضی فی بیہ اپنی کتاب کے مسند عثمان میں ساتھ مسند صحیح کے کہ وضو کیا آنحضرت نے اور مسح کیا سر کو اور پشت کو پاؤں کی بیان تمام ہوا ترجمہ یعنی شرح بخاری کا اور ان حدیث میں سے حدیث زفاؤد کو سنن ابو داؤد میں ہے بہت تفصیل سے اور طوالت سے لکھا ہی سو بہرہ ایک نمونہ ہی طالب حق دیکھنے کے کہ صاف صاف مسح کرنا پیغمبر خدا کا خاص انکی ہائے خود ثابت ہی آپ دیکھا چاہئی احوال و افعال

فہم انہما
انہما
انہما

اہلسنت و صحابہ بموجب تصریحات انہیں کے علماء و مفسرین و محدثین اور انہیں کے فقہائے
 معتبرین کے یاد رہی کہ فخر الدین رازی شافعی صاحبِ تفسیر کبیر بہت معتبر مانا ہوا
 اٹکا جو امام کہلاتا ہی کہتا ہی کہ امام محمد باقرؑ مسیح کرتے تھے یا ونگو اور بھی اسے اور
 محی اہل سنت و جماعت نے عالم التذلل سے ظاہر ہی کہ عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ
 ابن مسعود اور سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور عمار امیر اور انس بن مالک اور
 انہم اہلسنت طرف مسیح کرنے پاؤنگی لگی ہیں اور منعقد ہو ہی اسپر مذہب اذکی شیعو
 چنانچہ قاضی نور اللہ ثوستری علیہ الرحمہ نے ہر ایک کا حال انکی کتابوں سے بہت
 ہی اور ان سبکی نام لکھی ہیں اور تفسیر میں آیات کی تیسویں مسئلہ میں جو قاصر
 فخر الدین رازی لکھتا ہی صاف ترجمہ اوسکا یہ ہی میں نہایت احتیاط سی اوسکی تفسیر
 کبیر سامنی ہے ہر ہی لکھتا ہوں کہ اختلاف کیا ہی لوگوں نے مسیح کرنے پاؤنگی اور
 ہونے کے نقل کے ہی اپنی تفسیر میں ابن عباس اور انس
 بن مالک اور عمرہ اور شعبہ اور ابی جعفر محمد بن علی الباقریؑ کے وجہ مسیح ہو پاؤنگا
 اور یہی مذہب ہی امامیہ کا اور سوا انکی جمہور فقہاء اور مفسرین نے دیونا فرض
 کیا ہی لیکن یہ تفصیل ہی کہتا ہی کہ داؤد ذی کہا ہی کہ مسیح کر نہیں اور دیونہیں
 جنم و جب ہی یعنی دونو باتیں چاہئیں اور یہی قول ہی ناصر کا زید یہ میں اور

تفسیر کبیر کبیر
 تفسیر کبیر کبیر
 تفسیر کبیر کبیر
 تفسیر کبیر کبیر

نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا وضو کا اور آیت مذکور پڑھی اور کہا نبی آدم میں کوئے
 چیز قریب تر جنت اسکی سی نہیں جو دو نو پاؤں کی سی ہی تیس پاؤں کی ظاہر اور
 باطن کو دہو و چنانچہ انس بن مالک نے یہ بات سنی تو کہا کہ خدا سچا ہی اور
 جھوٹ کہا ہی حجاج فی خدا تعالیٰ نے کہا ہی کہ مسیح کروس اور پاؤں کو اور عکرمہ
 مسیح کرتا تھا پاؤں کو اور کہتا تھا نہیں ہی پاؤں کو دھونا اور نہیں ہی مگر مسیح اور
 شعبی نے کہا ہی کہ نازل ہوا جبریلؑ ساتھ مسیح کے اور قنادہ نے کہا ہی کہ فرض کے
 میں خدانے دو دھونی اور دو مسیحین اور اسلیٰ کہ قرأت حکیم نے مسیح کی ہی
 اسلیٰ کہ معطوف مشارک ہی معطوف علیہ کوچ حکم اسکی عرض اور عبارت طول
 طویل ہی شرح مذکور میں مگر جو کہ ضرورت ہی اس مقام کے ترجمہ اسکا بعینہ لکھا گیا
 جس شخص کو زیادہ تحقیق منظور ہو سکے اس سے تالیف اور یہی عبد العزیز الکرلیادی
 کہ طبر امتعصب ہی اپنی رسالہ میں لکھتا ہی کہ ابو علی جبا مغربی اور محمد بن جریر
 طبری تخمیر کی طرف گئی ہیں اور یہی صدایق الازہار شرح مشارق الانوار میں شرح
 حدیث الاعتقاد میں ان میں لکھا ہی کہ عامہ علمائے ہن طرف اس بات کی کہ
 دھونا پاؤں کا وجہ ہی ساتھ اس حدیث کی اور نظائر اسکی اور شیعہ گئی ہیں طرف
 اس بات کی کہ مسیح وجہ ہی ساتھ ظاہر قول خدا تعالیٰ کے و اسے برکوم و احکم بجر

بیان صحیح

تجراہ حکم اور داؤد فی کہا ہی کہ جمع کرنا واجب ہی یعنی دہونہا ہی اور مسح ہی سبب
جانے طرف مقتضی دونوں کی اور محمد بن جریر گیا ہی طرف اسکی کہ اختیار ہی دونوں

میں ایک کا اسوا سطلی کہ دونوں لیلین متعارض ہیں تمام ہوا یعنی ترجمہ اور ہے
نوی شارح صحیح مسلم لکھا ہی کہ محمد بن جریر شافعی اور جہا ہی سرگروہ معتزہ فی

تعمیر اختیار کے ہی اور بعضی اہل ظاہر نے جمع درمیان دشو اور مسح کی اختیار کیا ہی
سہی محی الدین عربی بڑا شیخ عارف کامل سنو بگا جسک فتوحات کی مشہور ہی او میں

لکھا ہی کہ ہمارا مذہب تعمیر ہی مسح تو ساتھ ظاہر قرآن کے اور دہونا ساتھ سنت کے
یعنی ظاہر ایہ صحیح دلالت او پر مسح کے گزرا ہی اور احادیثین نبوی دہونے کے جو میں تو

ہے تعمیر کو اختیار کیا تو کہ دونوں عمل ہوتی رہیں اور قرآن اور حدیثین منافی
نہ لازم آوے یعنی کہی دہولہ کہی مسح کر لیا اور یہی شیخ مذکور نے اسی آیت

میں لکھا ہی کہ قرأت ار جلم نفتح لام اور کسر لام بسبب کی ہی مسح پر عطف ہی
یعنی رؤس پر تو بسبب عطف کی کسر ہی اور مغسول پر ہی یعنی وجوہ پر عطف ہو

تو فتح ہی پس ہمارا مذہب یہ ہی کہ فتح لام پر ہی نہیں خارج کرتی مسح ہی اسوا سطلی کہ
مثل اس واو کے کہی معنی مع کے ہی ہوتے ہی اور واو معنی مع ام کو منسوب کرتے

ہی چنانچہ لکھا جاتا ہی قام زید و عمر یعنی کہ ہوا زید ساتھ عمر کے پس جت اور شکر

راجع ہو کر نووی سے
صحیح مسلم صاحب نے
جو کتب فقہی میں
کتبہ سنت کسر
بل ان کی ایوں

یہ سہی یاد ہو سکے
یہ برائی پر اتم تانی
مسئلہ قرآن کی
دلفت صبار
مسح پر لکھتے ہیں
تو درحقیقت ایسا
سہی رشتہ کا قرآن
سے جو جو ہوا اور

کے جو قابل ہوا ساتھ مسیح کے اسکی ساتھ قائم ہوتے ہی اس آیت میں قوی طرحی
 اسوسطی کہ یہ شخص شریک حالت قرأت نصب میں بھی ہی ساتھ حجت کی اس شخص سے
 جو قابل ہی دہونیکا یعنی دہونیکا قابل جیسے فتح کو دلیل لانا ہی سو قابل مسیح کا ہی فتح
 کو دلیل پکڑنا ہی مسیح کے لئی تو قابل مسیح شریک ہی دلیل میں قابل ہی دہونیکا فتح میں
 ہی تو دلیل قابل مسیح کے مستحکم ہو اور قابل دہونیکا چ کسرہ کی شریک نہیں ہو
 قابل مسیح سی ساتھ وہبہ صحیح کے بیچ دلیل کے یعنی کسر میں ہرگز وہبہ صحیح دہونا
 نہیں لازم آتا فقط یہہ ہتا ترجمہ محی الدین عربی کی عبارت کا یہہ ایک تہوڑا
 سا نمونہ ہی خود سنت جماعت کی کتابوں میں سی مختصر لکھا گیا اور جو تمام حدیثین
 اور تقریرین لکھی جاوین تو بہت طول ہو اور طول باعث پریشانی خاطر عوام کا ہو
 اسلی اسقدر پرکتفا کیا گیا فقط تنبیہ واضح ہو کہ جب خود احادیث مصرحہ ہو
 اور ارشادات اہلبیت اور اقوال و افعال ائمہ اہلبیت اور صحابہ مثل ابن عباس رضی
 کہ پیغمبر خدا کے چچا کی بیٹی صحبت دیکھی ہو پیغمبر کے اور تعلیم یافتہ جناب مولانا ابن سنی
 ابن ابیطالب کی جنہیں تمام سنی ہی شاگرد رشید اذکار اور عالم قرآن و تفسیر کبریٰ میں
 اور تفسیر ابن عباس اول اور اقدم تفسیر ہنسی مشہور ہی اور عکرمہ خاص علامہ ابن عباس رضی
 کا اگرچہ پیر مخالف اہلبیت کا ہو گیا تھا لیکن وضو اپنی آقا سی سکایا ہو او ہی عادت رہا

ہما اور قنادہ اور شعبی جو نہایت معتبر ابوہی انکی من اور علاوہ انکی عقائد اور
 علمای معتبر مرقوم بصدر سنت جماعت کی خود در باب ثبوت مسح ہونے جیسا کہ بطریق
 اوپر لکھا گیا پہر کیا منہ ہی سنو نگا جو شیونہ پڑھ کرین اور مسح کر نیکو معاذ اللہ
 نسبت دین مخالفت کی قرآن وحدیث سے منصف باخبر غور کے قول النسب
 مالک کو کہ صحابی معتبر اور بڑے معظم اور مکر مومنین سے بموجب انکی عقاید کے جو اگر
 پاس تلتہ او معاویہ انکی عہد حکومت میں حق پوشیان اہل بیت کی کرتاؤنگا
 کا قول شرح نجایسے واضح ہو گیا کہ آخر حیا و سنی سنا تو یہی کہا کہ حجاج جہوٹ کہتا ہے
 اور کچھ تعجب نہیں کہ سامنی حجاج کے یہ بھی دم کہا رہتا ^{مثلاً اور} یا ڈر کے ماریا خوشامد
 اور یہی جو آدمی زراہی عقل و ہوش رکھتا ہو تو عنوان احادیث مذکورہ بصدر
 اور اقوال ابن عباس اور تاکید حجاج اور انکار النسب بن مالک وغیرہ مراتب مصرحہ
 اور سوق کلمات مصرحہ صدر ان تمام مقولات ہی صاف واضح ہی کہ جہی سے گرا
 اس قسم کے پیش ہتین اور درحقیقت مسح پاؤنگا پیغمبر کے سامنی تھا کہ چہی کر
 اجر غسل پامین حجاج وغیرہ حکام جابر و حائر کو شش کرتے ہی اور حال اس حجاج
 کا کتب تاریخ دیکھنی سی واضح ہی کہ انہدام بنیان خانہ دین میں کیا کیا کوششیں
 اسنی کی ہیں تب النسب بن مالک فی حبیبنا تو بی تمنا شا کہ اوہا کہ حجاج جہوٹ

کہتا ہی اور ابن عباسؓ بھی کہتی تھی کہ مسیح بموجب قرآن کے ہی مگر لوگوں نے خلافت
 اختیار کر لیا ہی اور قادیان اور مقتدا اور ہنہن کا بھی وہ کیلیا کہتا تھا کہ قرآن
 مسیح پر نازل ہی اور ایسا ہی کچھ عکسہ وغیرہ کہتی تھی جو کہ خود انکی کتابوں سے اُبھر
 سب ظاہر ہوا حتیٰ کہ فخر رازی وغیرہ جیسے محقق انکی گواہی دیتی ہیں کہ امام محمد باقرؑ
 مسیح پا کرتے تھے جو کہ ظاہر ہی کہ اہل بیت رسول مقبولؑ میں ہی تو افسوس صد افسوس
 ہی سینوں کو شرم حیا اصلاً نہیں خود کہیں کہ امام محمد باقرؑ مسیح کرتی تھی اور شیعہ
 اونکی بھی کرتی ہیں اور پر مسیح کو ترک کرین اور دعویٰ شیعیت اولیٰ اور اتباع
 اہل بیتؑ کا زبان پر لاوین بلکہ علی الرغم اسکی باوجود ان حالتوںکی شیعوں کو طعن
 کرین پر ظاہر ہی کہ ان صورتوں میں پر شیعوں کو مسیح پامین نسبت مخافت ثقلین کے
 دینی خود بھی جملہ نعمت اللہ علی الکاذبین کے داخل ہونا ہی علی الخصوص جبکہ خود
 بہتری انکی ماننے ہو چکا تھا ہین مسیح کی قابل ہو گئی باظہار اس اقرار کے کہ قرآن
 قرآن ہی میں اور یہی ظاہر ہوا کہ فعل رسولؐ و اہلبیت رسولؑ اور صحابہ کرامؓ
 پا گاہی اب منصف باخطاب حق جسکو عنایتِ نادنی تھی سہادت نصیب
 خود نظر بر بصر حالک کہ سینوںکی کتب معتبرہ سہی خور کے کہ نفس الامریں بقواد اجلاء در
 اسی بات پر بویدا اور مستحق ہی جو کہ شیعہ اہلبیت کہتی ہیں یعنی یہ کہ معنی آیت مسیح

کے مین کیونکہ اکثر معتقد علیہم اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور علماء و فقہاء خود بیان فرماتے ہیں کہ یہی قابل اور شریک شیعوں کی ہویدا ہو گئی اور ائمہ اہلبیت ہی اس میں شریک اور بعضی عمر و بکر وغیرہ مخالفین اہلبیت علیہم السلام معتقد علیہم سنوئی جو پاؤں و ہونٹوں کی طرف مین اور مین اہلبیت ؑ شامل نہیں تو اوسے کو ہی ایمان والا آدمی اجماع نہیں کہہ سکتا کیونکہ صاف حدیث متفق علیہا سی ثابت ہو چکا ہے کہ اہلبیت احد الثقلین مین اور انکی تمسک نہ کرنے مین ضلالت اور ہلاکت ہی تو کاشمیں نے وسط السماء ظاہر ہو گیا کہ اجماع نفس الامر مین مسیح باپی پر جو اور یہی متفق علیہا ہی تبتلیہ اب منصف طالب ہدایت پر واقع ہو کہ یہ حال تو ہی معافی ظاہر آیت اور خود احادیث نبویہ خاتم الرسالت اور اہل بیت و اصحاب اور خاص انکی مافی سوا علماء و فقہاسی خاص انکے کتابت سے جو لکھا گیا اور طالب حق کو تشفی اس سے حاصل ہو سکتی ہی اور آدمی ان کو بظہر نظر رکھی اور سوچی تو بغایت الہی و سواس خاص سے مخموظ رہی اب مین حتی الوسع بہت تہسان طرح سے تہوڑا سا حال اور بیان نقلتوی مناظرہ کا جس سے ظاہر ہو سکے حال جبل و جاہل عوام و خواص علمائے سنوئی کا کہ کس کس طرح دیکھ مین اور دیکھ مین و التی مین اور ثبوت مین اپنی ناداجب دعوی کی کیا کیا جعل و فریب کو کا ا کرتے مین اور درحقیقت بموجب سنت اپنی مقتداؤں جاہل ابا و کلالہ اور قابل

بیان کرنا ہوں؟

اقبلونہ وغیرہ کی علم عقل اور راہِ حق سی کو سون بلکہ منہ لون دو زمین اور

ہوید ابو طالب حق اور صاحب بصیرت پر کہ مولیان مولا مومنین غالب کل عالم

باب عیسیٰ عالم علم سلوئی کی کس کس رنگ دہنگ سی اہنین پانی سی پتلا کرتے میں

واضح ہو کہ چونکہ جامع قرآن از بس مشہور ہی کہ وہ مقتدا و پیشوا الکاہی حسنی

قرآن آگ میں جلا کر ایک قرآن اپنی مشورہ اور خواہش سی مرتب کروا کر جو قرآن

حسبِ مطلوب چاہیں جارگین سوا اسی قبیل سی یہ حرکت نصب ار حکم ہی ہے درہ حقیقت

قرأت بموجب تفریل کے ساتھ حرکت ہی اور اسی حرکت سی اس سنیوں کی مقدمہ کی دو

قرأتین ظاہر میں مشہور ہو رہی ہیں سوا اکثر علما سنیوں کو دہو کا اس بیان و تقریر

اول تو دیتی ہیں کہ قرأتین دو نوہین نصب کے قراءت میں غسل لازم ہی سو ہو جب اس

قراءت عمل کرتے ہیں اور یہ باتیں عملیت اور قواعد نحو سی تعلق رکھتی ہیں عام

لوگ اسی کیا جانیں تاکہ عوام دہو کی میں رہیں اور قرآن دیکھیں تو فی الواقع

نصب ہی لکھی ہوتی ہیں اور کسرہ ہی سوا واضح ہو کہ پر چند دو قرأتین بسبب حرکت

کذا ہی کے مشہور ہیں بلکہ بعضی حرکات ثلثہ ہی ظاہر کرتے ہیں لیکن نفس اللہ میں

قرأت جبر کی یعنی کسور پڑنا ار حکم کا تو متفق علیہ ہی تمام سنی ہی اقرار کرتی ہیں

کہ ابو بکر کے روایت سی ہی اور قرأت نصب کے صرف سنی قابل میں چنانچہ حضرت

اور عوام کو اس
دیکھنے کے
میں اور
وہی ہے
نفس اللہ میں
کے ابو بکر کے
روایت سی ہی
اور قرأت نصب
کے صرف سنی
قابل میں
چنانچہ حضرت

حضرت امام محمد باقرؑ شیخ مفید علیہ الرحمہ فی حدیث طویل لکھی ہی ہماری امان تیج ابو جعفر طوسی
فی کتاب تہذیب الاحکام میں تفصیل سی اسی لکھی ہی کہ قرأت نصب کی حقیقت میں ناجائز ہی بلکہ
قرآنہ جسر قرآن نازل ہی وہ ساتھ جبر کے ہی کیونکہ حضرت سی جو سوال کیا گیا کہ قرآنہ نصب
یا جبر تو فرمایا جبری چنانچہ مؤید اسکی میں اقوال انس بن مالک اور قتادہ اور ابن عباس
وغیر ہم جو سنہونکی کتابوں میں ہی ہیں جو کہ سابق مفصل لکھی گئی یاد کرنا چاہی او نہیں کہ
صاف اختر اعظمانی قرأت نصب پر ہویدا ہوتا ہی کیونکہ وہ صاف صاف لکھی ہیں کہ قرأت
مسیح پر صاف نازل ہی یعنی وہ کیا ہی جبر سے نفس الامر میں اول تو جواب سنہون کی ای شیخ
کا یہ ہیں تاکہ قرأت نصب اہمہ اہلیت علی ہرگز سر وی نہیں اور خود تمہاری ہنسی ہی
مردود ہی صرف تمہارا مان ہی بعض بعض کا افترا ہی وہ حجت ہم پر نہیں ہو سکتی علی الخصوص
جب کہ تمہارا نئے بموجب احادیث نبویؐ مسیح پاؤں کا ظاہر ہی اور زمین صریح بات ہی کہ مسیح کے
سنوا کچھ نہیں لازم آتا لیکن چونکہ شیعیاں عالم علم سلونی پیر و جاہل مسئلہ ابا و کلا ریکے
نہیں ہیں بلکہ پیر و میں باب مذہبہ علم غالب کل غالب کی اور نفس الامر میں جو مضمون ہا
منشورین فرمودہ ولی حضرت رب الاعلیٰ الحق یعلو ولا یعلیٰ ہر طرح غالب رہ سکتی ہیں اور
کسی حالت میں پیر و ہنسی فرار یونکی منہ پیر نیوالی نہیں تو واسطی الزام خصم کے بموجب
اوسکی معتقد کے ہی موجود اور کر بستہ رہی ہیں اور بغرض و تقدیر قول خصم یعنی

قرأتِ نصب میں بھی امو قائل کیا ہی چنانچہ دوسرے وقت جو اوپر مفصل لکھا گیا سو بموجب
 بنیاد انکی دعویٰ کی بظہان انکا ظاہر ہوا کیونکہ اوسے واضح ہے طالب حق پر ساتھ فرض
 و تسلیم خود انکی دعویٰ بھی جو احوال اہل فہم سے دروغ گورانا بنیاد علمائے حقہ فی انکی دعویٰ کو
 اولاً انکی کلی کارکردیا بلکہ واضح ہوا تصدیح محمدی الدین عربی وغیرہ خود انکی مرشد اور شیوخ کے
 احوال ہی ہیں کہ وہ بھی انجام کو قائل اسکی ہو گئی اور ظاہر ہونے سے آیت کی مسیح لئی جلاوا،
 اب اعادہ ان تقریر و نکاح و زمین طالب حق دیکھ لی اوں سب کو اور جادہ ہدایت پر مستقیم
 رہی اب انکی سنی کہ جب علما انکی اس امر میں زیر اور پس پاسے تو عدد رنگیان کے بعضی
 صدیقی محل حیدر جوار کی بلند کرنی لگی یعنی یہ کہ نظر روکم کہ مجرور سے سبب اسکی اس واقع
 ہونیکلی اور جگہ ہی مجرور ہی چونکہ عوام لوگ جر جوار کو نہ جانتی ہونگی سونہ نظر نشینی خاطر انکی
 اور بلحاظ اسکی کہ وہ خاطر پریشان ہون اول بیان جر جوار کا تہور اسانصرور لکھ دیا جا
 واضح ہو کہ خاطر ہ عرب میں بعضونکی زبان میں یہ بات جاری ہے کہ ضرورت شعرو غیر قوا
 کی لیا یا اس قبیل سی جو امر پیش آوی تو لفظ خواہ منصوب خواہ مرفوع ہو لیکن مجرور کے پاس
 واقع ہو تو سبب مجرور یعنی ہمسائیگی مجرور کے مجرور پر ہتی ہیں لیکن یاد رہی کہ اول تو اکثر محو
 اسکو بالکل مطلقاً ممنوع جانتی ہیں اور بعض جنہونی جائز ہی رکھا ہی وہ بھی خاص جگہ
 سوبھی شرط لکھی شرط نفسی جائز رکھتی ہیں جو کہ یہاں مفقود ہیں چنانچہ وہ مرتبہ چوہا

فکر و تامل

بہارِ صحیح

جواب میں قریب مفصل لکھی جا رہی ہیں سو بعضے علمائے سنونکی اکثر خام طالب علموں کو اسی طرح کے
 سی بہی غلطیوں میں ڈالتی ہیں بلکہ بعضی علمائے دشمنان مقلد مقلدین جیسا انکی اس امر کو تجریر
 میں ہی لایا ہے سو علمائے اہل حقے اس میں بھی ایسا ایسا زیر کیا کہ بعضے ان میں کے
 مثل فخر رازی جو کہ سچے بوجہ پر آگئی ہیں تو جلا اوٹھی ہیں کہ جواب اون باتوں کا نام لکھ
 ہی جو کہ قریب ظاہر ہوتا ہی چنانچہ صاحب تحفہ ہی چند طرحی اس جرح اور کے دیکھا
 کہ تفصیل اور سکی موتِ تطویل لاطائل ہی اسلمی میں بہ موجب مافی ہو معتد و معتبر انہی کے
 ہانکی لکھتا ہوں جنکی دیکھنی ہی کہی کوئی عقیل صاحب تحفہ کے دیکھو اور سفسطہ میں ہرگز
 نہ آسکی واپس ہو کہ جرح اور میں بخوبی دیکھو فرقہ میں اکثر کا تو مذہب یہ ہے کہ جرح اور
 مطلق جائز نہیں چنانچہ سیرافی اور ابن جنی اور اکثر اشمال انکی جرح اور کے بالکل منکر ہیں
 چنانچہ کتاب مغنی اللیب میں بہت تفصیل سے یہ بات لکھی ہی اور ابوہام حنفی شراح
 ہدایہ طبر معتبر لکھا ہی اور یہی صاحب فتح البعدیر شرح بخاری ابن حاجب سی نقل کرتے ہیں
 کہ جرح اور کے نہیں چاہئے سو اسطی کہ جرح اور قرآن میں نہیں اور نہ کلام فصیح میں
 اور بعضی جرح اور کو جائز رکھتی لیکن نہ ہر جگہ بلکہ صرف نعت اور تاکید میں بلکہ عطف میں
 نہایت منع کرتے ہیں اور خصوصاً جہان کہ لہذا لازم آوی چنانچہ صاحب مغنی اللیب
 اس مضمون کو بھی بہت تفصیل سے لکھتا ہی اور ہر ظاہر ہو کہ یہ مذکور میں حرف عطف موجود

پانچ

ارحکم پر اور التباس ہی موجود یعنی دہونی اور مسیح میں خوف التباس ہی موجود بلکہ اسی سے اکثر متقدمین متاخرین بڑی بڑی لکھیا انکی صاف کہہ گئی ہیں کہ جو ارگردن بیا نہیں چننا فاضل اسفرا وغیرہ تبصرہ تمام کہتی ہیں جلال الدین سیوطی کتاب تقاضا صاف لکھتا ہے کہ خطا کی ہی اوٹن جسے ارحکم میں جو ارسی زبان کو تشنایا بلکہ فخر الدین رازی شامی اپنی تفسیر کبر میں دلیل قائلین مسیح پاکہ کہ خود ہی جو ار کو باطل کرتا ہے اخیر مسئلہ میں آئے کے تفسیر میں صاف لکھتا ہے کہ جو ار ضرورہ شعر اور عا ذہتہ کلام الہی پاک ہی ہے

تیسرا لکھتا ہے دہونی ہی مسیحی

یا ایسی جگہ جہاں التباس آتا ہو اور اس آیت میں من التباس سے برگز حاصل نہیں یا جہاں حرف عطف ہو کیونکہ ساتھ حرف عطف کی کوئی شخص اہل عرب میں نہیں کلم ہوا یا اور لکھتا ہے ہی کہ صاحب تحفہ فی دہوکا دینی کو بعضی مشائخ جو کہ ہیں میں محض غلطی اور تیان ہی اور زیرار عبت او ہاسی بلکہ فخر رازی بولتے ہیں دلیل قائلین مسیح کے صاف لکھتا ہے کہ جو ان باتوں کا باگن ہی گرد و چین کہی جاوین ایک تو یہ کہ حدیث میں باؤن دہونکی وارد ہیں اور دہونکیو مسیح ہی شامل ہی اور مسیح کو دہونا شامل نہیں اور دوسرے کہ اصل محمد و میں ساتھ کہیں کے اور حد دہونکی لئی ہوتی ہی نہ مسیح کی لئی اگرچہ وہ خود ہی ایسی ہے وچہین لکھ کر جو اب مختصر کا شیعوں کی طرف سے لکھ کر خود کہتا ہے کہ اب سوال باقی نہیں رہا لیکن جو جو اب مستحکم لاجنب ہیں اور علمائے شیعہ نے لکھی ہیں ان سے دم چر آگیا

بیان پر کیا

ہی اور صاحب تحفہ وغیرہ فی اس مقام میں بہت عام فرمیاں کی ہیں اور جعل اور
 کید کہ بہت کام فرمایا ہی اسلمی میں اس تفصیل سے لکھتا ہوں جس سے ضبط اور بی
 اور پر یہ کارکنی ظاہر ہوا اور ہویدا ہو کہ اتباع باب مزینہ علم کی کس کس طرح انکے
 قلعی کہولی ہی اور اذکی خبر لیتی ہیں جس سے تمام انکی کید اور دہو کی ہبنا مشور ہوتے
 ہیں واضح ہو کہ یہ جو غور رازی لکھتا ہی وجہ اول میں کہ اخبار کثیر وارد ہیں و اسلمی
 در نہ پایا، نہ کہ جو عمل ہم غور کر لی کہ خود اسکی اقترا سی یہ تہ واضح ہو کہ آیت
 بی سنک و سہل مسج کی کھڑکتے ہی اور جواب اسکا نامکن ہو کہ وجہ احتیاج مسج کی اخبار
 کثیرہ ہی سبحان اللہ منصف خیر اب بی رو در عایت دیکھو اور مورک اسکی کلام ہو کہ کثیرہ
 لغو اور بی سرو پا ہی اور کتنی وجوہ سے مرد و دہو اول نو احادیث کثیرہ انہیں کے
 کتب معتبرہ سے اوپر ظاہر ہو چکین کہ مسج یا کی لئی ہی کتنی ہیں جو ہر بطریق نمونہ
 کی تہوڑی لکھی ہیں اور نظر بر حفظ طالت زیادہ نہیں لکھن انکی کتب احادیث
 سے سب لکھی جاوین تو ایک کتاب بڑھی رتب ہوتی ہی لئی تہوڑت آدمی
 شرم و حیا اور ادبی جو چاہی سو ہمت سے کہی تماشای کہ حدیث بکریہ ایک حدیث
 جسکا ہی خود راوی اور وہی مدعا علیہ یعنی حدیث لا نرت لا نوت جو کہ
 انکی کتابوں سے ثابت ہی کہ خود راوی ہی اسکا ابو بکر ہی سو تو جگہ گوشہ رسول

نہایت سے زیادہ

کے حق تعصب کرنے کی لئی مقبول اور مسلم اور اسی حدیثین جنکی راوی مختلف اور ظاہر
ہوا کہ اونہیں خود انکی مقتدا ہی ان احادیثونین راوی میں یعنی بعضی حدیث
عثمانی ہی بعضے عمری ہی اور قرأت جبرکی ہی نفس الامین بروایت بکرہ ہی اور اہل
النسب بن مالک اور عکرمہ اور شعبی اور ابن عباس و غیر ہم صحابی اور شریعت دارون
پیغمبر کے اور انکی مافی ہوونکی جو مسیح پاکی لئی ہیں وہ تو نسیاً منسیاً کیجاوین اور
برخلاف اسکی اخبار غسل پاگو مقابلہ میں نص قرآنی کے معادہ دلیل اور وجہ اپنی فحار
و مطلوب کے ظاہر کرین علی الخصوص جبکہ خود یہی فخر رازی لکھتا ہی کہ امام محمد باقر ع
مطابق اخبار مذکورہ یعنی مسیح کی عامل تھی اور ثعلبی پر مفسر معتبر انکا اپنی تغیر
میں لکھتا ہی جناب مولانا مومنین علی ابن ابیطالب سی کہ فرمایا آپ فی قسم ہی خدا کی
کہ نازل نہیں ہوا قرآن مگر ساتھ مسیح کی اور فرمایا غسل اور دوسرے فقط لخت
الجمیاء من الایمان ایمان ہو تو جیسا ہی ہو کیا پردہ عصیت علماء ستیونکی چشم و دل
پر پڑا ہو اہم کہ ایسی بات دل اور زبان پر گزرتے ہو جو ایسا کلمہ ہو نہ نکالتی ہیں ا
چھوٹو ٹھکو شرم نہ پڑو ٹھکو ابو حنیفہ امام انکا اپنی قیاس سنی حدیثونکو نسخ کرتا ہی
تو انکو کیا شرم کہ یہ بہانہ احادیث کی آیت کو نسخ کرین خود فخر رازی وغیرہ شافعیہ
لکھتی ہیں کہ ساتھ مسیح حدیث رفع یدین میں ہیں کہ ابو حنیفہ جنکا برخلاف کرتا ہی

ہر نفس الامر میں ان غریبوں کا کیا پوچھنا خود پیر و مرشد شیخ خرد و بزرگ انکا کہا
 چاہئی کہ وہ ہر ایک بہتیرے کلام خدا و رسولؐ اپنی راہ و قیاس سے معاذ اللہ رد کرتا
 ہتا جتنا بچہ موقوفی خمس آل رسولؐ اور حدیث قرطاس اور ہزارہا باتیں جو اعلیٰ کتب
 صحاح میں موجود ہیں گواہ ہیں اس مقال کے تو یہ بچار کیا کریں آخر پیر و مین
 اوہنیں پیروں کی مضمون اس شعر کا انہیں کے لئی ہی ہے : ما میدان رو بسوے
 کعبہ چون آریم چون رو بسوے خانہ خمار دار و پیر ما : دو سہرہ یہ کہ جو حدیثیں
 پاؤں دہونگی ہیں خود انکی کتب رجال سے واضح ہے کہ اونکی مشاہیر مخالفانِ اہلسنت
 سے ہیں تفصیل اس بات کی یہاں اگر لکھی جاوے تو باعث طول کلام اور مشور
 پریشانی خاطر عوام ہی مختصر آتا کلمہ یہاں بس ہے کہ جو چاہی انکی کتب رجال
 دیکھ لیوے اوہنیں ایک نہ ایک وہ راوی ہی جو خود انکی ماں بھی مشہور
 بد روغ ہی اور مخالفت ہی اوسکی اہلسنت سے ہو یا ہی اور یہی از بس ظاہر ہے
 کہ جو حدیثیں پاؤں دہونگی ہیں وہ صرف انہیں کے ماں میں اور مسیح کی انکی ماں
 ہی ہیں اور شیخوں کی ماں بھی ہیں اور پیر اسمین اہلسنت نبویؐ شامل تو اہل
 لفظ اخبار کثیرہ اخبار مسیح باکی لئی صادق ہے نہ غسل باکی لئی تیسرے یہ کہ
 قطع نظر مراتب مصحفہ صدر کے بالفرض و تقدیر احادیث مسیح کی بھی ایک طرف

فرض کیا دین اور غسل کی یہی ایک طرف اور دونوں کو بغرض تسلیم قولِ خصم دو جانِب
مقابل خیال کے جاوین یعنی سکا یہی خیال نکلیجی کہ راویانِ حدیثِ غسلِ بامشہور
بدروغ بھی ہیں اور دشمنِ اہلبیت بھی ہیں اور راویانِ مسحِ پانچتات بھی اور
اہلبیت بھی اوسین شامل تو یہی موافق کتاب و رسنت کی بموجب معتقد علیہ بقدر

کے سوا فرضیتِ مسح کی کچھ نہیں ظاہر ہوتا کیونکہ قرآن میں خود خدا تعالیٰ
فرمایا ہر **فَإِنْ تَرَا عَدُوًّا فِي شَيْءٍ فَدَعْهُ وَرُدِّهِ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ أَلَا تَتَذَكَّرُونَ**
تَوَمَّنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

یعنی اگر تیرا عداوت پیش آوی تمہیں بیچ کسی چیز کے تو رد کرو اوسی طرف خدا و رسول
کے لئے طلب کیے تم ایمان لگا ہو سنا ہتہ خدا کے اور دنِ قیامت کی میرے ہتھری اور بیت
خدا پر از روئے تاویل کے۔ اور یہی حدیث متفق علیہا ہے کہ اذہر وی لکم عنی

حدیث قاعضوہ علی کتاب اللہ فان وقفہ فاقبلوہ والا فرددوہ یعنی فرمایا تخت

فی کہ جس وقت رویت کیا و تمہارا سامنی مجھسی کو حدیث پس عرض کرو اوسی کتاب
خدا پر یعنی آیت قرآنی سی تطبیق دو اگر وہ موافق اوسکی ہو تو اوسی قبول

کرد اور اگر موافق نہ ہو تو رد کرو یعنی صحیح اور درست نہ جانو جانو کہ جھوٹ
ہے۔ اب منصف خیر غور کرے نہایت ظاہر بات ہے کہ خود قحز رازی قابل

شامل نہیں دہونیکو اور صاحب تحفہ وغیرہ جیسے بی شرم فخرسی اپنی سرید و نکو
 دام میں رکھتی ہیں کہ ہم پڑھی محتاط ہیں ایسے بات کرتے ہیں کہ دونو باتوں کو شامل
 ہی سو نہایت ظاہری کہ زیادہ تر خط اور لغویت اس تقریر کے تمام خورد و کلا
 بلکہ اطفال مکتبہ خوان تک ہوید کہ بھی نہ غسل کے معنی میں لغت میں دہونا اور مسح کے
 معنی میں لٹنا برطاب علم نے ابتداء بعد میزان کے مشعب میں پڑھا ہوگا غسل لغت سنتر
 و المسح بالیدن اور ہر عالم فاضل جانتا ہی کہ فیروز آبادی صاحب قاموس لکھتا ہے کہ
 مسح ہی پہینا ہاتھ کا اوپر کسی چیز کے علیٰ القیاس تفسیر زاہدی اور ہدایہ وغیرہ
 تمام کتب لغت و تفسیر و فقہ میں انکی سب معنی ایسا ہی کہہ لکھتی ہیں حتیٰ کہ لطف بہیہ کی
 یہی فخر رازی اسی آیت کی مسائل میں خود لکھتا ہی کہ غسل ہی گذارنا پانچا عضو پر اور
 اگر ترکردی ہاتھ اعضا کو اور پانی جارہو تو غسل نہیں ہی المنحصر کہ انجام اور حاصل
 کلام ان بجا بہیہ کی غسل ہی گذارنا پانچا ساتھ جاری کرنیکی یعنی پاجار سو جاو
 عام اس سے کہ ہاتھ بہیر اجاوی یا نہیں اور مسح ہاتھ بہیر ہی حاصل ہی علیٰ الخصوص
 انکی خورد و کلان کو ہر شخص وضو کرتے ہوئے دیکھتا ہی پڑھا رہی کہ ہاتھ کو وضو میں
 پانی ڈالتی ہوئی کیا کیا اولٹا سید پانچا ہی تو واضح ہی کہ کجا غسل کیا مسح بلکہ غسل
 ایک چیز ہی الگ مسح ایک چیز ہی الگ ہر شخص جانتا ہی کہ کسی طرف آدمی پانے

پانی عضو پر ڈالی اور ہاتھ اوس عضو پر پھیرے یا محض یاد دیا میں پاؤں یا منہ سے پانی
 بی ہاتھ لگائی ہو دیکھو لیوی تب بھی غسل پا صادق آجاتا ہی اور غسل ہو جاتا ہی اور
 مسح بغیر ہاتھ لگائی لغت یا عرفاً یا اصطلاحاً اگر صاف نہین آتا الحی چون عرض آمد
 ہنر پوشیدہ شد یہ اتا برحق پیشوا سنیو نکا جو طبر استدلالی مشہور ہی اپنی
 استدلالیت کی زور میں خود چوٹ گرا آخر قول عرب سچ ہی لایصلح العطا یا استدلال
 اپنی مقتداونگی ملی کو ڈانکتی ہین لیکن اصل بدبوئی کہاں جاتی ہی خدا کی واسطی
 اتنا غور نہین کرتے کہ خدا تعالیٰ غسل کو قسیم مسح کرنے یعنی مسح مقابل میں ہو غسل کے
 یہ پہلی مانس مسح کو شامل غسل فرماوین تو معاذ اللہ معاذ اللہ ارشاد باری اس
 شکر باریہ کے نزدیک لغو و بیفائدہ منظور ہوا یا اسکی نزدیک ذکر مسحا کا بھی
 آیت میں بعد غسلو اکی مثل ذکر لفظ لیل کے ہی جسی کہ سبحان الذی اسکر بعدہ

لیل میں لغو یا اللہ من شکر الو سو اس الخماس سبحان اللہ یہ امام ہی سنیو نکا

یہ طبر استدلالی مشہور ہی جس پر یہ نیزہ پڑے ہین اور جس پر انہین اسپر فخر ہی
 الحی پر انباشد اصل سنت عمری ہی ہی وہ آیت فاما استغتم کو بر سر نیزہ سنخ کر کے پیغمبر
 کو معاذ اللہ ہدیان کے نسبتہ یونہی سنیو استقدر محل تعجب نہین۔ واضح ہو کہ قطع نظر
 خط اور لغویت دعا اس انکی امام جسو کی کہ یہ دعا اسکا صاف مخبر ہی خلل دیا نہ

تاریخ
 ہجرت
 ۱۰۰۰

پر کہ توجیہ نہیں کہ جب مقتدیوں کو شدت حرارت منجر بسلام ہو تو وہ سر کو بھی دھونے
 لگیں کیونکہ دھونا تو مسیح کو امام حیو کے فرمانی سعی ثابت ہی ماموین کے پیر ہیں کیا
 اول من قاس کے وہ بیان بھی وہی حجت قائم کر سکتی ہیں بلکہ خوب تاشی کی بات ہی کہ
 جایی توجیہ نہیں کہ غسل شامل ہی مسیح کو تو سعی جب دریا میں تیر کر آویں غوطہ کھاویں
 یا یوں واسطی تفسیر طبع کے کہ میں نہاویں تو وضو کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ جب
 تجویز ان امام حیو کی وہ سب ارکان وضو کو شامل ہی اوریت ہو جب تجویز الوب
 کے ضرور نہیں — یہہ جو خرازی وچہ تانی میں لکھتا ہی کہ ار جمل محمد ہر سہا بہتہ
 کہیں کے اور حد مسیح کی نہیں ہوتے اگرچہ خرازی اسکی جواب میں خود ہی لکھ کر انجام
 کو کچھ سوچ بوجہ کہ پیر جواب ہی سکوت کر گیا بلکہ قابل علیہ اتباع غالب کل غالب کا
 ہو گیا مگر اکثر اسکی اعوان و حواری شتر غزہ لائی ہیں اور زنجیری اور صاحب راہ
 قح الغزیر ہم کیش و ہمام صاحب تحفے ہی اس وجہ کو پیش کر کے ٹانہ پاؤں مار
 ہیں سو واضح ہو کہ واسطی پیر و خرازی کی جو کچھ ہی شرم و حیا کہتی ہو تو خود تحریر
 خرازی کافی ہی جو اخیر میں اپنی دونو وجہوں کی لکھ گیا ہی کہ اب سوال مابقی نہیں
 مگر پیر و ان غزیرہ کو کہ وہ اسکی قول و فعل کو کالوجی میں السما جانتی ہیں واضح ہو
 کہ وہ عقدا ایسے کذاب پیر و نکاح پور دین پہلی مانس آخر خود ہی کچھ عقل و ہوش

رد و جواب تانی خرازی

ہوش رکھتی ہیں نری شیخ خبیو کی بکری نہ مینی رہیں کذب الکا خود او کی اپنی ہانگی سے
 چھوٹی کتابوشنی ظاہر ہو سکتا ہی دیکھ لیں بل چاند سہر چکی روشن ہی اگر کلام خدا و رسول
 پر یقین نہیں تو اپنی مرشد و مقتداؤ کی کلام کو تو دیکھیں سو چین و سچ جانیں عقل اور
 خود اقوال او کی الکا کذب ظاہر کرتے ہیں اور اس دعویٰ ہی اصل کو چند طرح سے مردود
 کرتے ہیں اول تو نہایت واضح بات ہی کہ مسیح ایک فعل ہی جسی شارع فی فرض کیا پھر
 اور فعل ہی ایک فعل ہی جسی شارع فی فرض و مقرر کیا جسے کہ غسل کو محدود کیا شارع
 ویسی مسیح کو بھی محدود کیا کون وجہ ہی تحدید مسیح کی انکار کے اور کونسا محدود
 ممنوع عرفا یا شرعاً لفظ لازم آتا ہے اگر قرآن میں یا حدیث میں یا کسی طرح کہیں
 مانعت ہوئی تحدید مسیح کی تو ثبوت ایسا دعویٰ پیش کر سکتی ہیں کہتی کہ اگر خدا متعالیٰ
 خود الفاظ قرآن کے یوں نازل فرماتا کہ و اسوا از حکم و آتھو بالمسح الی الکعبین یا ^{لفظ}
 اختلاف قرأت نصب در میان میں نہوا تو کوئی انکار نہیں کر سکتا تھا مسیح کا لیکر
 اتباع عمریہ کر سکتی تھیں کہ وہ اسپر ہی ایسی طرح چون و چرا پیش کرتے دوسرے
 یہ کہ کتبہیں کہو لکن تمام کتب حدیث و فقہیہ خود اپنی ہانگی دیکھیں تو چاند و سورج ہی
 روشن تر مسیح کو محدود پاویں گی تب ظاہر ہوگا کہ مقتدا و امام الکی بی جملہ لغتہ
 علی الکا و میں کے بنی کہ داخل ہیں اور قول کالبول اول کا بدعو استماع تحدید مسیح اور

پر توجہ ہی شارع پر چنانچہ اول تو دیکھیں حدیث ہی مشکوٰۃ میں انہن کی زبان حسین
 صاف ظاہری کہ مسیح کی الٰہی توحید موجود ہی اگرچہ حدیث طویل ہی لیکن میں تہوڑی سی
 عبارت صرف اوس مقام کے عربی ہی لکھ دیتا ہوں جہاں بعد مسیح کی الٰہی موجودی ^{لفظ} دکھائی
 تاکہ پیر وان غادرین و خائنین و دروغ کاروں کو انتہائی خانہ تک پونہچا دیا جاوے
 یہ حدیث ہی تیسرے فصل میں باب تیمم کے عمار یا شرف سے فسحوا بایدم کلہا الی اللہ
 والاباط من بطون ایدیم یعنی عمار یا شرف ایک روز حدیث کرتی تھی تیمم کہ اصحابوں
 نے پیغمبر خدام کے یوں تیمم کیا اور اوپر سے کہتی ہو مضمون یہاں تک پونہچ کر فسحوا
 تا آخر یعنی پس مسیح کیا ہاتھوں اپنوں کو سب موند ہوں اور بغلوں تک اندر کے
 جانب ہوں ایسی ہی جسکی ترجمہ موسوم بمظاہر حق میں مولوی اسحاق حمید ریات صاحب
 تحفہ فائدہ لکھتی ہیں کہ لفظ من کا ابتدائی الٰہی یعنی پہلی ہاتھوں کی اندر کی رخ پر ہاتھ پیر
 نہ ہاتھوں کی اوپر کے رخ پر جسکی ذکر کیا ہی اسکو فقہانے بیچ باب استحباب کے آیا ہے یعنی ہن کہ
 شروع آیا تیمم کرنا ہتھیلیوں سے یہہ معنی مناسب ہن اس مقام کے اور صحیحہ فی جوہ سطح
 تیمم کیا سبب اسکا یہہ تھا کہ اونہوں نے دیکھا کہ لفظ ید کا آیت تیمم میں مطلق آیا ہی لہن ہاتھ
 کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہی اور جہوہ علمانے نظر کے کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہاں
 ہنگ وضو میں ہاتھ ہوتی ہن وہن تک تیمم میں ہی ہاتھ پیر اچا ہی بیان تام ہو

ہو عبارت ترجمہ بعینہ اور یہ حدیث سنن ابوداؤد میں ہی اور نایب اس عبارت کے نقل کے تمام خاکسار کو یہ ہو کہ قطع نظر حصول مقصود و تحدید کلمی کہ خود انکی حدیث

کتب معتدہ سے ثابت ہی دیکھنی و اسکی بی سروپائی اور اعمال صوم و صلوة وغیرہ تمام انکی دیکھیں کہ صرف اسے اور قیاس پر میں جسکی خود یہہ متعرف ہن اگرچہ مضمون حدیث اور خود فقہ انکی فقہاء کے ناء الفاسد علی الفاسد ہی لیکن پُر واضح ہی قرآنسی مضمون حدیث اور اسے فقہاء دونو علیہہ علیہہ قابل و تدبیر سبحان اللہ صاحب اسے سلیم خود

کرت کہ نفس الامر میں یہہ را اور قیاس ہی کس قدر گنا اور پوچ و پوچ ہی ظاہر ہی کہ قرآن میں غسلید محدود و نامرغین اور تیمم میں مطلق حکمید کہ صریح اطلاقید در صورت عدم تقید عرفا پونہی تک ہی آپ روپ یہان غیر محدود کو تو محدود پر قیاس کرنیکی اور احادیث خود اپنی نامکی بالاطلاق اور جہان محدود ہی وہان امتناع تحدید کا دعوا۔ یہہ قیاس نہیں کرتے کہ جہان خدا تعالیٰ فی وضو میں نہی کا حکم فرمایا تیمم میں اوکی مسح کا حکم ہی اور جہان کہ وضو میں مسح کا حکم تھا وہ تیمم

میں متروک و مرفوع ہن تو کہ تقریباً اعتدال کس درجہ تمام ہوتی ہی جسی ابن عباس وغیرہ صحابی کس کس فصاحت سے بیان کرتے ہن فاعترت و یا اولی اللہ لہار دوسرہ ہر پمیں کہ حنفیہ کے ہن انکی معتدترین کتاب ہی فقہ میں بیج فصل تیمم کے صاف

صاف عبارت ہی و الیتم ضربان میسج باحد ہا و بہد و بالآخری ہویہ لفظ اولیٰ المرفقین
 ضربۃ اللوجہ و ضربۃ اللیدین الی المرفقین اور یہ حدیث کافی ہن ہن ہی انکی ہان او
 تمام کتب حدیث و فقہ میں ہی تیسرے یہ کہ خود تصریحات فخر رازی اور شارح بخاری
 اور محی الدین عربی و غیر ہم سی واضح ہوا کہ محی الدین و غیرہ تفسیر پر اور داؤد وغیرہ
 جمع غل و مسج پر راضی ہن تو جو اور جواب تحدید و عدم تحدید میں اونکی طرف سی ہی
 اور او پر فخر رازی اور اتباع او سکی سہل طرح سی راضی ہونگی وہی ہماری طرف سے
 ہی صحیح چوتھی خود مسج موزون کا جو اختراع عمر سے ہی اور بہتان ہی بیغیر خدا
 پر جسکی فضیلت قرین ظاہر ہوگے تمام گروگنٹال انکی جائز کہتی ہن او سکی غایۃ اور حد
 سب کوئی جاناتا ہی کہ محدود ہی اور حدیث نبوی لاتی ہن بقید ابتدا و انتہا پانچون
 مسج سر کا چوٹے بڑے اپنی بیگانہ سب جانتی ہن کہ ابو حنیفہ جو تہا ہی سر کا مسج و سر
 جاناتا ہی شافعی اسے ہی کم اب ہنہ تجدید نہیں تو کیا ہی یا حد کے لئی کوئی اور
 سر سینگ ہوتی ہن بلکہ خود شیخ الاسلام فقہ زانی بڑا محقق علامہ انکا صاحب
 میں شرح و قایہ کے ایسے انکار تحدید مسج پر فضیلت کر تا ہی پنج شرح کے کہ دیکھنی سے
 تعلق ہی اگر کوئی منصف اوسی دیکھی تو ظاہر ہووے کہ خود اسپن نجومی کے مضمون
 گوشت خرو دندان سگہ کیا سر پٹول ہوتی اور چونکہ اس کے فخر رازی

فخر رازے اور زرخش ہی متحد ہیں تو درحقیقت وہ نصیحت ہی فخر رازی وغیرہ سب کا ہے۔
 اوں اور ان شخصوں کے جو ایسا دعویٰ منہ سے نکالیں سبمان ہے اب پیروانِ فخر رازی
 وغیرہ تمام سنی آیت تیم کو قرآن سسی اور احادیث نبوی اور اقوال انبی مرشدوں کے
 سب سے بڑے صدر کے مفصل اور معتبر ترین فرمان الہی کے اور تصریح کرتے ہیں محمدیہ صحیح
 کے کتب مرقومہ بالاسی دیکھ کر بہ نیت خالص رواج کو اپنی ائمہ و پیشوا کے تجربہ
 آئیہ لعنہ اللہ علی الکاذبین یاد کریں جو کہتی تھی کہ جرح گے لئی ہنہیں ہوتے۔ بعض

دفعہ ایک اور تقریر خط و نون کی علمائے پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ عطف محدود کا اور غیر محدود کا
 محدود کی مسیح میں لازم آتا ہے حال آنکہ یہ خط پہلی خط منسی ہے پڑھ کر ہی عقل کی ذمہ داری

یہ ہنہیں دیکھتی کہ جو حال پہلی جملہ کا ہے اور عطف ابیدیم الی المرافق کا جو کلمہ پر ہے
 ویسا ہی حال یہاں بھی ہے یہاں کو منسی ہی بات ہے کہ یہاں منع شامل ہو گیا کیونکہ
 افزائی اثناء تحدید ظاہر ہے کہ باطل ہوا اور بہتان بخت واضح ہو گیا بلکہ نفس الامیر
 آدمی غور کری تو قطع نظر رات سے صدر کئی تحدید کی نسبت طرف دہونگی اور اس کے
 کے کیسان ہی بلکہ دہونا منہ ہاتھ کا اور مسیح سپاؤ لکانہایت نسبت قسا و او
 اعتدال گہتا ہی کمال فصاحت و بلاغت کلام حضرت رب العزت میں گریہ بات پیروان
 جاہل کلام و ابابکیا جانن کیفیت اور مذاق اسکی اور نکات و لطافت ان امروں کی

پیروان باب مدینہ علم جانتی ہیں اگرستی زراہی محبتِ صنمی قریش کو دلسی دکتہ
 اور دستنی ایمان اور صفائی قلبی بہرہ حاصل ہو تو دیکھیں اور غور کریں کہ آیت
 میں درصورت اعتقادِ مسیحِ رحلین کیا فصاحت و بلاغت بہری ہوگی کیونکہ حق تعالیٰ
 فرماتا ہی دہو و تم منہ اپنی اور ماتہ اپنی تاہر افی اور سچ کہہ سزاو پاؤں کو تا کہ بین ہو
 اگر وجہ کو معنی محدود ہی نہ مانا جاوی تو عطفِ غسلِ محدود یعنی ماتہوں کا او غیر محدود
 یعنی وجہ کے ہی اس صورت میں نظر ہری کہ کمالِ مناسبتِ ضروری کہ عطفِ مسیح کی ہی اس
 طرح ہو یعنی سکر کو بھی اگر معنی نہ تصور کیا جاوی تو عطفِ مسیح محدود یعنی اصل کا او غیر
 محدود یعنی سکر ہوتا ہی اور چاند سورج کی موافق روشن ہوتا ہی کہ کیا تناسب اور
 ترتیب دونوں جو نین کمالِ فصاحت و بلاغت سی روشن ہی اور یہ بات نہیں حاصل
 مگر وجہِ حجاز اتباعِ غالبِ کلِ غالب باب مدینہ علم سی یعنی مسیح پانہ او سمین کہ اتباعِ صحابہ
 فارہ قائلین فیلونی اور لولا علی لبک عمر حسیط فکی من یعنی غسل باکینہ کہ دونوں جسد پانہ
 بمقابل مسامہم وزن رہتی ہیں یاد ہوا اس جگہ ہی کہ مولا مومنین فرما گئی ہیں کہ
 دوح اور دوحس اور ابن عباس اور شعبی اور انس وغیرہ بھی آواز بلند ہی کہتی ہتی
 بعض دفعہ بخشری وغیرہ ایک اور خط پیش کرتے ہیں کہ صاحب ہم دہو ہیں پاؤں
 شبیہ ساتھ مسیح کی تو دونوں پر عمل ہوتا ہی اور اس سے پانی کے پختی میں نظر ہری کہ

کہ یہ کیا خطا تفریق پر کبھی اور کس قدر مردود ہی حقیقت غور کیا جاوے گی یا بی حیائی اور بی ایمان
 بی شرمی نے اندھا کر دیا ہی انکو کبھی تو خود دعویٰ کرتے ہیں آیت کا کہ غسل کے لئی ہی مسح
 کی لئی ہرگز نہیں اور پھر اسپر طہ طاق اور ن تر ایان حدیسی باہر میں پیراوسی سنت
 غسل کو شبیہ مسح منہ نکالتی ہیں عقل کے دشمن نہیں دیکھتے کہ تصحاً تو حکم فرماوے
 مسح کا خود مقتدا و پیشوا انکی ایک قرأت بناوین وہ سطلی غرض دہونکی خیرہ دہنی
 یا نہ بنی لیکن وہ تو ایمانسی ہاتھ دہو کر دہونا یا اون کا مقصود کہیں بیان تک
 حدیثین پاؤن دہونکی متعدد کس کس ہوم دام سی درج کتب حدیث کراؤن خود دہیہ آب
 اوکو استدلال میں پیش کرین بالجلہ مسح شبیہ غسل کا یا یا نشان یا قرینہ کہیں نہیں ہوتا
 یہ پہلی بات ایک مضمون تر شین جسکی نہ سر نہ پاؤن نہ لغتین نہ شرع میں یہ
 نہیں جانتی کہ کوئی سنی کا تو کیا کہیگا درحقیقت تو نہایت ظاہر ہو گیا کہ کیا قرأت بصب
 میں کیا قرأت جریمین ہر طرح مسح ثابت ہی غسل کے ثبوت کا یا نہیں پہر شبیہ غسل کا کیا ذکر
 بقول عرب ثبت العرش ثم انقض اور اگر بالفرض ایمانسی ہاتھ دہو کر غسل پر قائم
 ہو تو پہر شبیہ غسل یعنی چہ یہ دوسرے زیادتی ہی قرآن پر لغو یا بامد من ہذہ الوساو
 اور یہ جو کہیں کہ اسپر فسی سنی ہی میں یہ اور جمع برحق ہی صرف بموجب سنت عریہ
 خدا و رسول کے امور حکام میں بھی معاذتہ اصلاح دینی لگی آپ ہی تو کہیں کہ حکم خدا

بیان کیا گیا ہے
 دماغ پر جو بی
 اور اس کے حکم پر
 اور اس کے حکم پر

بچہ غسل کے لئے ہی آپہی حدیثین لائیں کہ پیغمبر خدا ص غسل کرتے تھے یہاں تک کہ قطرہ فی شام
 بخاری مقتدا و پیشوا انکا لکھی ابن مندھسی کہ ابن عمر ساقہ دفعہ باؤن دہوتا تھا اور
 اسی نور علی نور کھی اور قطع نظر اسکی مسلم اپنی صحیح میں اور صاحب کثر العباد و شرح اوراد
 میں اور طحا و اور نووی تمام کرو گہنٹال انکی وزن وضو کی پانچا ایک ^م اور غسل کا تفصیل
 ایک صاع و غیر لکھدین کہ تفصیل زیادہ ان باتوں کی باعث طول کلام اور بی مصرف
 اس مقام کے ہی یعنی شام و وزن تک و سطلی ہر ایک کی مقرر کردی یہ پہلی مانس
 اصلاح کرتین اون کتب اور اسراف کی لئی غسل شیبہ سج ایجا درین خلاف حکم خدا
 و رسول کے لیکن وقف اور ماہر پر انکی شیوخ مبیدین کے حالات کی واضح ہے کہ نہیہ ابداع
 و اختراع انکا کچھ نئی بات انہین کے ہندین بدعات انکی شیخ کلان و خورد کی انکی کتابوں
 ہوید ہی چنانچہ انکی کتب صحاح ستہ بخاری و غیر سی موقوف کرنا خمس کا آل رسول ص
 اور رد کرنا فرمان رسول منان ص کو درباب حدیث قرطاس بلکہ معاذ اللہ نسبت دینی نہیہ
 کے پیغمبر خدا ص کو بدعت عمری میں جس تفصیل سی لکھا ہی کتب طاعن ثلثہ دیکھنی سی ہوید ہی
 کہ ارشاد قرآن اور ارشاد پیغمبر ص کس گستاخی سی رد کیا کہ انعیاذ باللہ معاذ اللہ قرآن
 میں تو خدا استغافرا وی فان لہ خمسہ وللرسول ولذی القربی تا آخر آید اور یہ دعوی
 اسلام و ایمان خمس آل رسول ص کو مسدود کرین قرآن میں خدا استغافرا میں اپنے

نظر اشارہ اور لکھا گیا ص

بیان صحیح پیرا
سورہ کورن

اپنی جیب پیچھے کے فراموشی ان ہوالاوحی یوحی اور حکم کے سبب نمونین بن
 ایدعوہ و اطمینو الرسول اور پیغمبر فرمادی کہ لاؤ قلم دو ات میں تمہاری لئی لکھو
 تاکہ تم گمراہ نہ ہو بعد میرے اور وہ ایمان کا دشمن پیغمبر کو بذیان معاذ اللہ تبارک
 و قس علی ہذا صد بابا تین ہیں اس قسم کے کہ اگر تفصیل ایک کی بھی لکھی جاوے
 تو اس جگہ طوالت متصور ہی المتحکم کہ جب بمقتدا اور خلافت پناہ لکھی ناسخ اور
 مشتاق اور محارک حکم خدا و رسول رہی تو انکو بھی اونکی پیرو میں ایسی ہدایات کام
 میں لانی محل تعجب اور کوئی نئی بات ہنیں مشیہ اس حدیث قلم دو ات کو حدیث
 قرطاس کہتی ہیں بخارے اور مسلم انکی ہانگی دو لوگتا بو نمین اور اونکی شروع میں
 تفصیل سی ہی اور یہ کہتا بین انکی صحاح ستہ مشہورہ میں سی ہیں حرز اللطوات
 بطریق اختصار خلاصہ مضمون اسکا بطور نمونہ ظہور خلوص اعتقاد عمر یہ ہے ابن عباس
 اور اکثر صحابیسی روایت ہی کہ ایام مرض قریب زمان وفات آنحضرت فی یوم خمیسہ کو فرما
 کہ لاؤ قلم دو ات میں لکھو جاؤں تمہاری تاکہ بعد میرے تم گمراہ نہ جاؤ جب لو قلم دو ات دے
 کہو ہو تو عمر خطاب مانع ہوا اور معاذ نظر لکھو کفر نباشد کہ اس شخص کو بذیان ہی ہمیں کتاب
 خدا کا فی ہی یہ حدیث واسطی نمونہ خلوص اعتقاد عمر یہ کے کافی ہی بمضمون
 مصرع شاعر فارس قیاس کن زنگستان من بہار را

بعضی دفعہ ایک حیلہ اور دبو کا اوٹھا ہے یعنی یہ کہ مسیح برحق غسل کے ہی چنانچہ صحابہ
 نبی ہی بڑے جمل و فریسی اس تقریر کو بکسنت اپنی اسلاف کی پیش کیا ہی اور بوزید انصار
 کو پر مغان بنایا اور لغویوں پر بہتان لیا ہی اور دبو کا دینی کو یہ بتلین پیش کہ میں نام نہا
 قول حرکت یعنی مشاجب وضو کیا ہوتو کہتے ہیں تمسح یعنی وضو کیا اور جہان صا و چاہتی تہا سین
 لکھ کر کیا کہ یوں کہتے ہیں مسیح اللہ ما یک ای ازال عنک المرض یعنی دور کری خدا تجھ ہی مرض
 اور مسیح الارض المطر یعنی دہویا زمین کو منہ نے اور جعل ہی یا جعل ہو اور چند طر حسی
 مرد وہی اول تو لغویوں پر بہتان ہی لفظ دیگر لغویان افتراء ان پہلی مانس نے
 جعل سازی سی ایجا و کیا ہی دوسرے کتب مسبو ط انکی نامکی خود دیکھنی سی ہو یاد ہی کہ
 بوزید کل اور انکا خود جمل اور افتراء ہی مخالف جمہور اہل لغت کی ارباب تحقیق کہیں مسیح ساتہ سین کے ہرگز
 بمعنی غسل کے کہتی نہیں بلکہ غلط عوام ہی چنانچہ خود علامہ شمس الدین ابن خلکان بر اصحق و
 معتبر انکا تاریخ و فیات الاعیان میں بیچ بیان نضر بن شمیل ماز کے جریر سی لکھتا ہی جو کہ
 بر معتبر محقق مسلم الثبوت انکا ہی اور جریری کتاب ذات الخواص میں لکھتا ہی ج اسی
 قول کے ایک بر عبارت طویل حال مرض نضر بن شمیل مازنی میں خلاصہ اوسکا یہ کہ حضور
 کثیر اہل صالنے بہ کلمہ مسیح اللہ ما یک ساتہ سین زبان کو نشنا کیا نضر نے تہیہ و تاکید کی کہ
 خبر در بار دیگر اسطرح مت کہنا اور اشعار فصیح عربی سی سند میں آئی کہ صا و سی ہے

بہاؤ اللہ صاحب
 کتب مسیحی

یا وہی کہتے قول کا نبول اسکا عضو ہوا

بیان صحیح
شعور

مسح بمعنی غسل واذاب کے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہی صاحبِ تحفہ اور ابو زید جیسا کہ ہے
تہا کہنی لگا کہ کہیں صابن سے بدل ہی ہو جاتا ہے جیسے سراط اور صراط اور سفر اور صفر نظر

ہنایت ملاست سی اوسی قضیت کیا اور کہتا ہے کہ یہ قصہ نادرہ منشا یہ ہی اوس قصہ سی جو زور

ابو الحسن بن فرات کی سامنی پیش ہوا یعنی ایک صاحب صاحبِ تحفہ جیسے تحفہ معجون کہ اہل ادب

میں اپنی تین شامل کرتے تھے جو زور کیا کہ سین مقامِ صاد میں ہر جگہ قائم کیا و وزیر نے کہا کہ تو

چاہتا ہے کہ پڑھی حیات عدنیٰ بظلو ہنا و من سلح سو وہ صاحبِ ہنایت محو ہو پہرا

نہ آسے اپنا سامنے لیکر بجز سکوت کی کچھ نہ بنا علاوہ اسکی قاموس میں چ لغت مسح کے صا

لکھا ہے ذہب ہتہ مرضہ اذہبہ کہ مصحح صرح میں ہی مصحح بہا ہی نہبت بہ بالجملہ مسح بمعنی

ازالہ اور ذاب و غسل بالصادی نہ کہ یہ سین سے نزدیک جمہور اہل لغت کی یہ فریب کاری انکی

ہی جو عوام کو دہوکا دیتی ہیں تیسرے یہ کہ بعد وضو کی جو قول عرب ہی تمسح یہ مثال ہی

پیش کرنی معنی غسل کے لئی سراجہل اور دہوکا ہی یا جہل اور حق ہی واضح ہو کہ نبی شہک عادت

اور محاورہ عرب تھا اور ہی کہ جب کوئی شخص وضو کیا ہوا دوسرے شخص کو خبر دیتا تھا کہ میں

وضو کر چکا ہوں تو اس کلمہ موجز اور مختصر سی کہتا تھا یعنی تمسحت اور یہ ہنیدن جائز کہ

بجا تمسحت لغت کہی کیونکہ اس صورت میں شہ غسل کا ہوتا اور مقصود قائل کا خبر دینا وضو

سی ہوتا تھا نہ غسل ہی تو واضح ہی کہ ثبوت غسل قول مذکور یعنی تمسحت سی ہنیدن ہی یہ

منشی صاحب

اچھنہ خود کہتی ہیں کہ قول عرب مسیح اذاتوضاً یعنی جبر و ضور کرتی ہیں تو مسیح بولتی ہیں دیکھتی نہیں
 وضو کی معنی چھ غسل کے ہندین یا وضو کی ارکان صرف غسل ہندین بلکہ غسل ادرج دو نوہین
 وضو میں پیراس قول سی مسیح بمعنی غسل قرار دینا یعنی چہ افسوس صد افسوس ان پیروان
 جہلہ و جمعا کو شرما ہندین آتی بی وقوف اتنا ہندین سمجھتی کہ شیعیان باب مدینہ علم کے سامنے
 زبان گھنگوسی اتھا کرنے کلمہ وہی منہ سی نکالنا سر اسر اپنی پاؤں گور میں جانا اور شرما و آب ز
 ہاتھ سی دینی محض فضیلت اپنی اور اپنی بڑو کی کروا ہی یعنی ایسا کلمہ ^{مسیحی} نکالنا اور ہندین
 پیش کرنا جس خود نام اور پشیمان ہوں اور اپنی کہی ہو اپنی کلی کے مار ہو ^{الحی الہی یعلو ولا}
 اب طالبان حق جو ذرا ہی علم و عقل سے بہرہ رکھتی ہیں خود کر میں اور دیکھیں کہ خود بی مثال قول عرب پیش کے
 ہو در حقیقت سندھی اتباع باب مدینہ علم کے یعنی ہی مثال مثبت ہی مسیح یا کی ہر ایک تعقل فہم
 جو ذرا ہی علم معانی سی بہرہ رکھتا ہی جانتا ہو گا کہ تسمیہ یا اطلاق کل کا ساتھ ہم جرنکے اور کسے
 جرنکے ساتھ کسی جرنکے او سے خواہ جرنکے اول ہو خواہ جرنکے اخیر ہو محاورت عرب میں نہایت شایع
 ہی سو تسمیہ اور اطلاق توفی ساتھ مسیح کی جگہ سبب شمال اور ہندی چٹو وضو کی ساتھ مسیح کے
 اور زیادہ تر لطافت اور نطافت اسمین یہی کہ مسیح جو جرنکے ہی یعنی مسیح یا صرف او جس جرنکے
 اخیر کے ساتھ اطلاق ہی اسمین تقریب ہی تمام تر ضبط ہی وہ صاحب ذوق سلیم اور فہم
 جان سکتا ہی اور بالفرض اگر جرنکے اول یعنی غسل و جب کی ساتھ تصور کیا جاوے تو بہر ^{مطلق} غسل

کہ حکم معطوف و معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہی اور یہہ خط و پوچ پادہ ہوا ہوتا ہی ہوتا
 قول غم یک باہم و دو ہوا کہ اس کا جو کہ برہم ہو جو معطوف ہی وہ تو بمعنی مسح ہو اور
 معطوف میں معنی غسل لئی جاوین یا ایک اور اس کا مقدر کیا جاو او سکی معنی غسل
 ہون معاذ اللہ کوی عامی اور جاہل ہی اسی گوارا کر گیا صحیح ہی کہ یہ عطف کہنا اور
 عطف کا کون فائدہ اور یہ لفظ مسما مقدر کیا تو پہر جو پڑنا اصل کا یعنی چہرہ صریح
 کہ اصل جو رجب ہو جب عطف ہو س پر یعنی منقول باہو کہ حرف جر ہی اور جو حرف
 مذکور مقدر کیا جاوی تو ہتور اس علم کو پڑ ہی ہو ہی جانتی ہیں کہ بتدریج خائف ہی نصب
 ہوتی اور کلام عرب میں قرآن فی نصب بقدر حرف جر نہایت شائع ہی چنانچہ میں ہشام
 وغیرہ سب تصریح کرتے ہیں بجا صاحب فنوحات کی محی الدین مرفوع شیخ کلان وغیرہ انکی
 خود قرأت نصیب میں تو او بمعنی مع یعنی جر میں تو جر میں بلکہ نصب میں ہی مسح فرض کہیں
 چنانچہ سابق مفصل لکھا گیا یہ پہلے ہی انسی ہو کہ حالت جر میں ہی جہاں کہ جی کہہ
 مسح کے سو اچھے ہی نہیں آتا ہی مسح کی معنی غسل ہے اور یہ عرض میں صاحب تحفہ
 کو ہی بی شرم آدمی نہیں دیکھا نہ سنا یہ عیب تھہ معون ہیں اپنی تفریح میں اسی مقام میں
 لکھتا ہی کہ اگر شیعہ قرح کریں کہ روٹو مک میں مسح بمعنی حقیقی ہی اور اصل مک میں بمعنی غسل
 اور اجماع حقیقہ و مجاز کا محذور و ممنوع ہی تو ہم یوں کہیں گے کہ ہم لفظ مسما مقدر کرتے ہیں بل

پہلے ہی

نیز

بارجلک کے اور جب لفظ متعدد ہوا تو تعدد معنی مضائقہ نہیں کہتا اور بعد اسکی لکھتا اور بیان پہلے
 دہو کا انجام کا دیکر طے لینی چوری عبارت اپنی چیلو کی خوش کر نیکو لکھ گیا ہی ہر چند یہہ
 او سکی قابل کہنی کے نہیں ہی لیکن چونکہ اس زمانہ میں تمام چیلو چانٹی سکی او سکی قول
 کو کالوجی من السماء جانتی ہیں اور عنوان بیان او سکا اس قسم کا عام فریب ہی کہ عوام
 کا لانعام او سکی تقریر جعل و فریب سی دہو کا کہتا ہی ہیں اور او سکی کہی کو بہت عزیز سمجھ کر
 برسوں کا رلاتی ہیں اسی میں دو تین حرف او سکی رد قول کا بول میں لکھ دیتا ہوں
 کہ قلعی او سکی ظاہر ہو و واضح ہو کہ تمام خط اسکی بی اصل مرد و دین کتنی و چہر سی اول تو
 محض دہو کا اور خط و جعل اسکا ہی کہتا ہی اسجو امقدر کرین ہم بارجلک پر پوچھی کو ہی اسکی
 بیرو بیروسی کہ اسنی بارجلک یعنی حرف جر کہا ہے کہا بقول فارس دروغ گویم برسوں تو
 چہ دلاورست و زدی کہ کجف جراع دارد الحق دروغ گو را حافظ غنی باشد اسکی دہو کا یہ کو
 اسی جگہ سی خیال کیا چاہی کیا صفائی اور بی باک سی دہو یا دیا یا صاف دیدہ کہتا
 تاکہ عوام دہو کے میں پڑیں یعنی اگر حرف اسجو امقدر کرے تو حالت نصیہ ارجلک ہو جاوی
 اگر حرف جر کو امقدر کہی تو منہ پر کہا و کئی کہ در صورت تقدیر حرف جر یعنی در حالت ترع
 خافض ہی نصب چاہی چنانچہ او پر ہی لکھا گیا ہی یہہ دہو کا دیتا ہی اس بی حیا
 سی جس میں قرآن پر زیادتی ایک حرف جر کے لازم ہو لیکن نفس الامر میں اسی ایسی بات

بیاں صحیح

سچ کیا پروا ہی اور فی الواقع کیا پروا ہو پیر و کس کس گنہگار خود ایک تو ابن ابی
بر اور رضاعی عثمان خلیفہ ہشتم سے عزیز نے آیہ وقد خلقنا الانسان من طين میں

فتنا کہ احسن النما لیں جن نازل ہوئی تو کیا جبکہ عہدہ تحریر و جی سے خارج کیا گیا اور
مطروود و مردود و ملعون و طام و رسول نام ہوا از لیں مشہور ہی تو یہ پیر و ایسی پرورد
بھی اگر ایک حرف زیادہ کر دین اور مرد و مستحق تین حرف کی ہون تو عین آد است ہے

مرشد و کی دوسرہ یہ کہ تقدیر اس جو پر کون ضرورت ہی اور کون ہنر و داعی ہی چنانچہ حال لازم
جو جو ہے صورت قرأت نصب اور ہی احادیث سے سابق مرتبہ بعد مرگندرا اور تقدیر
بی ضرورت کی بافتاق سخات صحیح نہیں ہی اور ہی در صورت تقدیر محذور باقی رہتا ہی کہ

موجب اپنی اقرار صاحب نحو کے ظاہر ہی کہ استعمال صحیح بمعنی غسل بطریق مجازی اور
یہ بات سب خورد و کلان جانتی ہیں مختصر و مطول اپنی محل پر سب جگہ میں ہی کہ استعمال
لفظ کا صحیح معنی مجازی کی بغیر قرینہ کے ہر گز صحیح نہیں اور یہ ظاہر ہی کہ یہاں کو سی قرینہ

ہر گز نہیں تو استعمال ساتھ معنی مجازی کی بھی ہر گز صحیح نہیں ہو گا تیسرے نام ہنر
حوالہ شارح زبدۃ الاصول محل غیر معین دہو کا دیکر اپنی مرید و کی اعتقاد ہر ایک کی
ایک آیت لکھ دی ہی کہ او سمین اور آیت ما نحن فیہا میں قیاس مع الفارق ہون بعید

زمین آسمان کا ہی یعنی ما نحن فیہا میں تو اثبات اور اُس میں نفی اور نفس الامر میں صحیح من

معاذ اللہ اس شخص پر ہی ہوتی ہی اور نزول سے آیت کا ہی حق میں تصویر کیا الغرض کہ
ما را چنانچہ تفسیر از ہی دیکھی ہی حقیقت مصلحت جس کی کہتی ہی جو جا ہی دیکھ لی ظاہری کہ کہتا تھا جیسی
انفرد بیرونی نازل ہوئی ہی

پہلے لکھا

الحقیقۃ والمجازی فی من جائزہی نہ اثبات میں چنانچہ تبیان الحقائق شروع کئے۔
 میں جو معتبر انہیں کے کتاب ہی جو اذوقہ تعالیٰ لائے گا انکے اباکم صاف موجود ہی کہ
 اسمین جمع میں الحقیقہ و المجاز اسو اسطی ہی کہ نفی ہی اور نفی میں یہ بات البتہ جائز ہی
 جیسی کہ مشترک میں جائز ہی کہ عام ہوں سب معانی او سکی چغنی کے چوتھی ہاتھ
 اجمال اشارہ شارح زبدۃ الاصول ایک اور ہوگا مستخدم کا او منسی منسوب کرتا
 ہی حالانکہ یہ ہی مردود ہی اسو اسطی کہ استعمال او سکو کہتی ہیں کہ ایک لفظ مشترک
 کو اول ایک معنی میں استعمال کریں اور وہ ضمیر کہ اس لفظ کی طرف عائد ہوتی ہی
 اور س ایک اور معنی ارادہ کریں یا یہ کہ ایک لفظ کے لئی دو ضمیرین ذکر کریں ایک
 سی ایک معنی اور دوسری سی دوسرے معنی اور من لفظیکہ مراد لیوں چنانچہ صاف عبارت
 جسکا یہ مضمون مرقوم ہی متن مطول میں موجود ہی جو چاہی دیکھی عرض اس قسم کے
 بذیانات انکی صرف ظہور ہیخت پنا ہی اور شیوہ چرب زبانکی خفض عوام کا لانعام کے حال
 میں لائیکو بتعارف اصل چہل و فریب خلاف اصل چہل میں شل آواز دہل کے کہ اندر سی خا
 اور دوسری زور شور کا انکی کیرٹ اوڑی جاوین بگرتنعیان باب درین علم انکی سب
 ہوا بند ہی کہ ہٹا شہور اگر دیتی ہیں اور ساری فریب کاری انکی خاک میں ملاتی
 ہیں ایک اور طیفان سب سی بڑہ کرسنا چاہی کہ وہ سب سی زیادہ قابل

پہلے لکھا

پہنچنے تک مفصلکے ہی جنب چاروں طرف سے انپر لیدی ہونی لگی تو انکی عقل و ہوش گم اور حواس
 باختہ ہوئی اور یہی انکی مقتدایان مبدعین فی جو سحر موزہ کا واسطی اپنی آرام نفس کے
 اختراع کر کے معاذ اللہ رسول کریم پر بہتان بندسی چند صدین پہی بنائی ہوئی ہیں
 تو اس عیب کی طمانگنی میں بھی دست و پاچہ ہو کر ایک اور عجیب خط نکالا یعنی بعض
 بعض انکی یہ خط تقریر پیش کرنی لگی کہ صاحب ہم دونوں قراتوں پر عمل کرتے ہیں اس
 سبب قرات نصب پر تو اس حالت میں کہ پاؤں کھلی ہوں یعنی دھوتی میں اور قرات
 پر پر اس حالت میں کہ جب موزہ پہنی ہوں یعنی موزہ پر مسج کرتے ہیں تو ہم بر
 ہنما بحریم انار حسیا طشعار میں چنانچہ صاحب تحفہ اور اسکا مہنام وغیرہ اکثر
 اس صحتابی محل ہی پہی مترنم ہوئی ہیں اور توضیح میں بعضوں نے یوں ظاہر کیا ہی
 کہ محاورہ ہی کہ اگر کوئی بوتا ہی یا قسم کہا تا ہی کہ ہم نے پاؤں فلانی سردار کی چو
 پاچہ میں گئے اور موزہ کو چومی تو گویا پاؤں ہی چومی سو مسج موزہ کا گویا مسج
 ہو یا دنگا اور قسم سی ادا ہوا عقیل فہیم انکی اس مضمون حماقت مشحون اور جی دیا
 کو غور کرے کہ کیا بی حیائی ہو مضمون مصراع شاعر چہ دلاور است ذروی کہ کف
 چراغ وارد اور کتنی وجہ سے یہ خط و ہذیان انکا مردود ہی اول تو یہ ہر شرم پہن
 سمکہ اس تقریر سی صاف قرات جزمین وجوب کا اقرار سرد اور چہرہ ہو گیا باوجود کہ

با وجودیکہ یہی پہلی مانس کی کیا ماتہ پاؤن مارتے تھی اور حاشا وکلا کرتے تھی مسیح
 کے نام سے بیان تک کہ خود صاحب تحفہ فی بعد ایک لہنی چوڑی تقریر ابلہ فریب کی کف
 ط طراق سے کیہ ہشتم باب مکاید تحفہ میں ماتہ پاؤن ماری ہن اور درہنگی مانگی ہن
 اور لکھا ہے کہ سینو نکو تطبیق میں دو نو قرأتوں کی دو وچین ہن اول تو یہ کہ مسیح
 کو غسل پر چل کرین دوسری جہرا جل کو بسبب جو اسکے خیال کرین غرض دو نو قرأت
 میں سواد ہونی پاؤن کے حرف مسیح زبانی مس نگرنی پاتا ہتا چنانچہ او پر جدا گانہ ہا
 وجہ کار دو د ہو جانا بھی بمصفاں بخیر اور طالبان حق پر واضح ہو گیا اوسے یاد کرین
 یا یہ نوبت کہ وجوب مسیح پاکا علی رؤس الاشهاد صاف اقرار ہے ہنیں معلوم ہونہ
 وہی جس سے پہلی قرأت جہر پر ہی بہ بیانہ جہر جوار وغیرہ وجوب غسل تھا یا اور کچھ
 یا مزہ پہنی سے پاؤن بدل گئی اور مسیح کا محدود ہونا بھی جائز ہو گیا جسکا کہ قدغن نکہ

تھا اور سوز و غم کی بھی کعب پیدا ہو گئی نعوذ باللہ من وساوس شیطان الرجیم
 دوسری یہ کہ نہایت صاف صاف بات ہے کہ مسیح کرنا مزہ پر اگر معاذتہ قرآن
 سے مراد لیا جاوی تو ہستمارۃ مجازاً مراد لیا جاوی سو یہی بغیر کسی قرینہ کی کیونکہ
 حراستہ تو ذکر پاؤن نکاہ و نیکن بموجب خط اس دعوی انکی کہ چونما مزہ کا ہنجرہ
 چوسنی پاؤن کی ہی مجازاً اطلاق ہو گا
 سو ہر کوئی تہوڑا پڑھا

آدھی ہی سمجھ سکتا ہی کہ مجازی معنی کی لئی علاقہ حقیقت اور مجاز میں پُر ضروری ا
 اپنی محل پر کتب علم معانی میں مفصل بیان ہی کہ کچھیں علاقہ آمین ضرور میں چنانچہ
 سید شریف فی جو نہیں کا مستند محقق ہی حاشیہ مختصر الاصول میں بہت تصریح سے
 لکھا ہی و قس علی ہذا بعضون فی بارہ بعضون فی پانچ چار ہی لکھی ہیں جو چاہتے
 کتاب ہم میں تفصیل انکی دیکھ لی چونکہ بیان تفصیل ان امور کا اس جگہ مورث تظویل
 لا طایل ہی اسلی اسی قدر اشارہ پر اکتفا کیا جاتا ہی اور ان علاقوں کی لئی عدم ارادہ
 معنی حقیقی سی اور وجود و صرف کا اوس سے ضروری اور یہاں وہ بات اصل نہیں
 تو سراسر خطبہ ہی ان عقل و علم کے دشمنوں کا کہ ایسا کلمہ زبانہ منسی نکالیں جو منہ پر نہ
 تیسری ہی کہ ہر شخص سہل طرح سی بغیر دقت غور و تامل کے خیال کر سکتا ہی کہ وہی ایک
 لفظ اسمو ہی جسکی معنی اس جگہ اصلی حقیقی لویا جعلی مجازی غرض کچھ لو سہراؤنگی سوا
 دوسری چیز کے لئی نہیں لی سکتی خواہ عقلاً خواہ نقلاً سنو وہ حقیقہ بالا صالحہ و سہلی
 کے اور پاؤنگی ہیں نہ موزہ اور علامہ کی سوا آیت جب وجوب مسح کی لئی ہی تو مسح
 چہ معنی دارہ اور کون وجہ ہی مسح کی لئی موزہ کی جب کہ کہین نام و نشان تہیز
 اصل و مطلقاً نہیں جو موزہ خاص ہوں مسح کی لئی اور غسل کے لئی پاؤن اور اگر
 ایسی ہر خطہ ابداع و اختراع بسنت اپنی مقتداؤن مبدعین کے اختیار کرتے ہیں

جان لے

میں تو بالکل کس کیوں نہیں کہتی یعنی اگر اختراع و ابداع ہی معاذ اللہ اختیار کیا تو عقل کی دشمن یہاں ظن و قیاس اور حینفہ کو کیوں بھول گئی سوزون کو کیوں تین دہوتی اور پاؤں کو مسح کیوں نہیں کرتے بلکہ نہایت عریج بات ہی کہ پاؤں تو جوتی میں بہتے ہیں تو نسبت سوزون کی کہ وہ آلودہ ہوتی ہیں اور نکاد ہونا نسبت مسح کے اور مسح پاؤں کا نسبت دہوتی کے البتہ بموجب ظن و قیاس اور حینفہ زیبا ہی ہو۔ البتہ داؤد وغیرہ جنکا حال تفسیر فخر رازی اور عینی سی او پر لکھا گیا جو کہ جمع غیبی اور مسح پاؤں کو اختیار کہتی ہیں اگر ایسی حیثیات شعاری کا دعو کرتے تو اگرچہ خدا رسول و اہلبیت کی آگے تو بی شک وہ یہی زرد رو دہین مگر ظاہر احقاق کے نزدیک عام فریبی کے نسبت اس خطابی سرور پابنی حیائی کے کچھ بائزہ بھی ظاہر ہوتا مگر یہ خطانہ دہرا جاوی اور ہا جاوی کہ خدا تو فرماوی نسبت پاؤں کی یہ او سمین سی سوزہ تراشین چہ تہی کہ جمع در میان دو نو قرأتوں کے باین حیثیت کہ اختلاف باقی نہی اگر گن ہی تو بلا تکلف شیعیان سولای مومنین کی لٹی ہی کیونکہ قرأت جبرئیل پر واسطی مسح کے اور قرأت نصب بھی بالعرض اگر ماننی جاوی تو وہ ہی دلالت مسح پر نص ہی غسل پر واسطی کہ اگر غسل پر حل کی جاوی تو مکرر شروع سے تشریح ظاہر ہو چکا ہے کہ ہونے فاسد ہوتے ہیں اور چونکہ توضیح اس امر کے بکرات و مرات ہو چکی اور خود

۴۰
 محی القلوب وغیرہ انکی بڑو کی احوال سی تبصرہ مکرر لکھا جا چکا ہے تو احتیاج اسکی
 تکرار کی نہیں بلکہ اگر بالفرض وہاں تقدیر قرأت نصب بموجب دعوی خلاف واقع ^{مقتضی}
 کے غسل کے لئے خواہ مخواہ مانی ہی جاوی تو یہی عبد العزیز وغیرہ مجاہدین کی مذاق
 پر شیعوں کو زیبا ہے کہ یوں کہیں کہ بہائی جو عمل دو نو قرأتوں پر ہمارے گروہ پاک کو
 کیونکہ سنیوں کی لطیف سیرت لطیفہ طبع کو اکثر پاؤ گے کہ قبل از غسل وجہ ویدین اول
 پاؤں دہو کر پاک صاف کر لیتی ہیں اور اخیر وضو انکا مسح پا پر ہوتا ہے سو چونکہ ہمارے
 خود ابو حنیفہ کے تجویز سے ترتیب کچھ فرض نہیں تو غسل یا انکا حقیقت داخل وضو ہو تو دور
 حقیقت عامل اور جامع دو نو قرأتوں کے تمہاری مذاق پر یہی شیعہ ہیں نہ کہ تم بچا
 پانچویں ہے کہ اگر پاؤں کا حکم موزہ پر جاری کرنے سے تعمیل بیان ہو جاوی تو چاہی
 کہ درحالت نعم عامہ پر مسح کر لیا کریں اور ہاتھوں کی استین یا دستا نون پر عرض ہاتھوں
 حکم ہاتھوں کا جاری کریں کیونکہ پرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً قسم کہاوی کہ میں ایک
 جوتی یا پتھر عمر و بکر کے سر پر ماروں گا اور درجالتعمین ایسا کہ وہ قسم کہاوی یا
 اونکی عامہ پر بموجب قسم کے مادی اگرچہ وہ جوتی یا پتھر سے نہ مس کرے بلکہ عامہ
 پر ہتھ مارا کہاوی تو اس میں شک نہیں کہ قسم پوری ہو جاوگی اور محاورہ ظاہر
 اور اس طرح استین سی ڈینا ہوا یا دستا نہ یعنی ہوئی ہتھ یا برقع پڑی ہوئے ہتھ

منہ کو جو شخص چومی تو بی شک جو منہ ہتہ یا منہ کا اطلاق کیا جاوے گا مجاورہ میں

تو چاہی کہ جیسے موزوں کے مسخ پر تعیل آیت تمام ہو ویسے ہی مسخ عامہ اور غسل ستیز

و دستانہ و برقع پر بھی ہو تو چونکہ موبنہ اور ناہتہ اور سر نقبہ مراد و مفہوم میں

نہ برقع اور استین یا دستانہ یا عامہ تو پاؤں کی لٹی کون چیز موزہ کی طرف صارف

بجز محکم اور مصادره کے کیا تماشائی کے بات ہو کس قدر چہلی تاجی ہل و بچھائی نے ان عقل

مدعیان علم و عقل کو گہیر لیا ہے کہ انکو اصلا خیال اور تمیز نہیں نہیں خیال کہ کیا کلمہ

سی نکالتی ہیں جسی کوئی عامی اور بازاری کا نوگونی کا آدمی بھی زبان پر نہ لاء

ہتوڑا پڑا لکھا آدمی بھی قرآن میں آیہ انا جزاء الذین یجربون ہتہ و رسولہ کو خیال

کر سکتا ہے کہ اوسین انجام کو ارشاد ہو او قطع ایہیم و ارجلہم تو چاہی کہ یہ بچہ پیز

خدا و رسول بجای قطع کرنے ہتہ اور پاؤں کے استین یا دستانہ اور موزوں

کے قطع کرنے پر سزا جزا جائز اور کتنی سمجھین حالانکہ خود انکا جہہ ابراہمی

اس شناعت پر نہیں راضی ہوگا سوا انکی احمد خیل جسی عقل مند کی کہ وہ مسخ عامہ بھی

منزل موزہ کے فرض جانی تو زیبا ہو جو کہ سوا اللہ خدائی پاک کی لٹی جسم اور او کی

سوار کی لٹی العیاذ باللہ کہ تا تجربہ کری تفصیل اس جمال کے ابن القراء الجنبی لکنا اذ

کو جو چاہی دیکھ لی خوبی و اضع ہو گا کہ کیا کیا زخرفات کفریات خلیو کی عقائد

یہاں لکھی ہوئی تحریریں اور حواشی، جن میں کئی جگہ "انما جزاء الذین یجربون ہتہ و رسولہ" اور "انکا جہہ ابراہمی" اور "ابن القراء الجنبی" وغیرہ لکھی ہیں۔ یہاں کئی جگہ "نہ برقع اور استین یا دستانہ یا عامہ تو پاؤں کی لٹی" اور "بجز محکم اور مصادره کے" اور "مدعیان علم و عقل کو گہیر لیا ہے" وغیرہ لکھی ہیں۔

اس کی منکشف ہوتی ہیں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کے لئے معاوضہ تمام اعضا مثل بنی آدم
 کے تجویز کی ہیں اور استدلال میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن میں خود مدت
 فرماتا ہے تو بگوئی کہ وہ پاؤں نہیں رکھتی کہ کچھ بناوین انکہہ نہیں رکھتی کہ دیکھیں اس
 صورت میں کیونکہ خود بہ سب اعضا نہ کہتا ہوگا اور سجدہ نہیں جنہی باجم سجدہ پر کہا
 ہری ہری جو کہ ات کو جمع کرے کہ معاوضہ خدا تعالیٰ کہہ ہی پر سوار نہ رول کر تا ہو اور
 کہ ان گہائس کہا ہوگا و قس علیٰ ذہا اور صد ایسی خیریت کی کلمات اونگی دیکھنی سے تعسوت
 کہہتی ہیں سو ایسا مرد شخص البتہ ایسے استدلالوں سے ایسے تجویز کر سکتا ہے یہ عقل
 ہوش کی دشمن و حقیقت ایسے قیاس ابو حنیفہ میں غرق ہیں کہ استعمال لغت میں قیاس کو
 دخل دینی لگی نہیں جانا کہ استعمال لغت میں قیاس ہی نہیں ثابت ہوتا نہیں دیکھتی
 کہ انکاہ و علامہ فقہ ازانی مطول میں بہت تفصیل سی کہتا ہے کہ لغت استدلال سے نہیں
 ہوتا علی الخصوص کی تعبیل رجل کی مسیح کیونکہ تعبیل رجل عرف میں شامل ہے جو سنی کو نوز
 ساہتہ قرینہ کے خلاف مسیح کی کہ یہاں مسیح سورۃ پر کوی قرینہ نہیں چنانچہ او پر تفصیل
 لکھا گیا مذکور الختمہ کہ ارتکاب مجاز کا بغیر قرینہ کے خلاف اصل ہے اور مجاز ہرگز
 نہیں بلکہ اختراع و ابداع ہے اور بہتان رسول خدا پر کہ قرین ظاہر ہوتا ہے اور
 حدیث متفق علیہ ہے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور جب تک وہ بدعت جاری رہی اصل

صحت کلامیہ
 کہ نہیں رکھتی

اصل مسیح اور سکا مور دلعن خدا اور رسول و ملائک و جن و انس ہی اور جو بیان میں
 شخص پیغمبر خدا پر بہتان بناوی مقعدہ او سکی آتش دوزخ سی ملو ہنوس
 چہٹی یہ کہ اکبر آبادی ہمنام صاحب تحفہ خود اپنی رسالہ میں کہ اسی باب مسیح میں
 لکھتا ہی معترف ہی اس بات کا کہ حرفِ با آیت وضو میں واسطی الصاق کے
 ہی تو در حقیقت خود او سکی اقراری آیت دلیل بطلان مسیح موزون کی کہا
 چاہی نہ جو از کی لئی اور او سکی تائید کو بہتیری حدیثیں اور روایتیں خود انکے
 کتب حدیث و تفسیر سی قریب ظاہر ہوتی ہن کہ جناب باب مدینہ علم نفس رسول ^{صلی} ^{علیہ} ^{وسلم} ^{آلہ} ^{وسلم} ^{آلہ} ^{وسلم}
 کل غاب علی ابن اسطاب اور ابن عباس اور صاحب زادی ہر خود ار خود انکے
 خلیفہ و شیخ اول کی اور مالک وغیرہ انکی امام خود در باب موزہ کیا کہتی رہی ہن
 بلکہ کس کس قدر تاکید سی کہتی رہی کہین مسیح موزہ پر ایسا ہی بیسی کہ ہی کی جلد پر
 بلکہ بدتر او س سی ہی ساتوین یہ کہ خود صاحب مسلم وغیرہ بڑی بڑی کہا مقعدہ
 انکی اسی ادعای بی سر و پا پر طعن کرتے ہن خود وہ ہی کہتی ہن کہ حمل آیت کا اذہ
 مسیح موزون کی غیر مسلم ہی چنانچہ مسلم اور شرح مسلم اور حاشیہ او سکا گواہ
 ہن اس التماس کے اور شیخ عبدالحق دہلوی کتاب سفر السعاده میں لکھتا ہی کہ بعض لوگ
 قرأت جبر کو مسیح موزہ پر حمل کرتے ہن اور قرأت نصاب کہ غسل پر سونو خالی حدیث

۲

مذہب
 صاحب تحفہ کی یہ روایت بیان ہوگی کہ

۳

سہی نہیں کیونکہ مسیح خنن کی غایت سابتہ کعبین کی نہیں کی گئی، اور شایع مسلم وغیرہ
 بہتری انہیں کی گرو گھنٹال خود انکی فضیلت اس دعویٰ لائینی سہی کرتے ہیں کہ تفصیل
 اسکی موجب تطویل ہر اسلمی اسبقدر اشارہ پر اکتفا کیا گیا بالجوہر لکن تکذیب خود انکی
 بڑی بزرگ جب کرین تو انکا قول کیا اعتبار رکھی آہوین یہ کہ فخر رازی خود امام
 مفسرین انکا تفسیر کیرین لکھتا ہے کہ ابن عباس کہتی تھی کہ مسیح جلد پر گہری کعبہ محبوب تر
 ہر اس کی کہ موزہ پر مسیح کرون اور صاحب زادی شیخ کلان یعنی حارثہ مولائی
 مومنان عائشہ بنت ابوبکر فقیرہ سنیاں خود باوا از بلند کہتی تھی کہ اگر دو نو قدم سے
 کاٹی جاوین تو بہتر ہے اس کہ میں مسیح موزہ پر کرون اور تعلیمی مفسرین کا امام انکی ہانکا
 خود لکھتا ہے کہ عمر نے اصحاب پیغمبر کو جمع کیا اور سوال کیا کہ در باب مسیح موزہ کی تم کیا
 کہتی ہو موعو مغیرہ بن شعبہ کہرا ہو گیا اور کہا کہ میں دیکھا ہاں پیغمبر خدا کو مسیح کرتے ہوئے
 موزہ پر تو آوسوقت جناب مولائی مومنین باب دینہ علم فی فرمایا کہ کتاب خدائی سبقت
 کی پی خنن پر اور فرمایا کہ سورہ مائدہ یعنی حسین یہ آیت ہے نہیں نازل ہو گرو
 یاتین مہینی پہلی وفات سی پیغمبر خدا کی اور ابن عبد البر کتب استیعاب میں صاف لکھتا ہے
 کہ ابن عباس اور عائشہ اور ابو ہریرہ انکار کرتی تھی مسیح سی موزہ کی شیخ عبد الحز
 ذہوی سفر السعادتین اور فخر رازی تفسیر کیر مسطور میں خود اپنی امام مالک سی قد

بیان مسج

روایت انکا مسج موزہ کی کرتے ہیں و قس علیٰ ہذا بہتیرے انہین کی محقق و معتقد سی کیچہ
 کہتے ہیں تو کمال تعجب کی بات ہے کہ ابن عباسؓ جب لئی خود محققین انکی معترف ہیں کہ پڑھو
 اور امام مفسرین کی ہیں اور شاگرد مولای مومنین عالم علم سلونی کی اور عائشہؓ جسکو ہم
 مجتہدہ اور فقہیہ جانتے ہیں اور ابو ہریرہ اور امام مالک انکا حتی کہ جناب امیر مومنان
 جو اعلم امت بعد النبیؐ اور احد الثقلین عند الفرعین ہیں وہ تو حمل آیت کا مسج
 خفین پر متفق جانین اور یہہ مریدان ثانی اول من قاس ایسی پیدا ہوئی کہ آیت کو
 مسج موزہ پر کہنچی لگی نوین یہ کہ اگر حالت جری میں آیت مسج خفین پر حمل کیجاے
 اور حالت نصبی میں غسل پا پر تو دو و نو باتین فرض ہونگی آیت سی یعنی آیت نفضو
 وسطیٰ فرضیت مسج موزہ کی یا غسل پا کے لیکن پڑھ ہری کہ ہر ایک حالت فی نفسہا
 ایک شتیق پر وضو کے دلات کریگی یعنی جو غسل پا پر کریگی وہ مسج موزہ پر نہ کریگی
 اور جو مسج موزہ پر کریگی وہ غسل پا پر نہ کریگی کیونکہ ہر حالت بذاتہا تام و مکمل ہے
 تو لامحالہ ہر ایک قران بیان فرایض وضو سی معاذاتہ ناقص رہی کیونکہ صرف
 ایک حالت و دشقو نگو ہرگز داخل نہیں ہو سکتی یعنی غسل پا اور مسج موزہ صرف قرآن
 حالت جری میں مفہوم ہو یا صرف حالت نصبی میں ہو سو یہہ ہرگز نہیں پایا جا سکتا
 تو حکم گہلی پاؤ نکا ہی تو موزہ ہیتی کا نہیں اور اسکا ہی تو اسکا نہیں ہوتا کہ

بہارِ صحیح

۱۰

ماقل یا جاہل یا زاری ہی اپنی خدا کی کلام معجز نظام کو مستحکات کی طرف نسبت دیکھتا ہے
جو یہ دین و ایمان کی دشمنی باندھنو باندھتی ہیں خدا تعالیٰ تعلیم تو کسے طور پر
وضو کی اور معاذ اللہ کسی ایک قرأت میں تکمیل تعلیم و تعلم نہ ہو نعوذ باللہ من شرمہ
پڑا الوساوس دشمنین یہ کہ غور کرنا چاہی کہ خود انکی انکی اصطلاح مقرر و مسلم ہے کہ
فرض و کئی چیزیں کتاب خدا اور دہو تو کتاب خدا ہی جو بات ہو وہ فرض ہی تو
جب مسح کو یہ کتاب خدا ہی کہتی لگی یعنی دعویٰ کرنے لگی کہ بموجب قرأت جسکے مسح
موزہ کا تو یہ دعویٰ دین و ایمان کے مدعی ہیں فرضیت مسح موزہ کی حالانکہ خود
انکی فقہاء اور محدثین اور آراء بوجہ مفروضہ سی یا لگ باندھ پکارتے ہیں کہ مسح موزہ کا
سنت ہی بلکہ بعضی جائز کہتی ہیں چاہو کرو چاہو کرو چنانچہ صاحب بدایہ
ہدایہ میں صحیح فصل مسح خفین کی اول میں کلمہ لکھتا ہے کہ مسح اوپر موزہ کی جائز ہی ہے،
سنت اور شہرہ دہنکی جو اس میں مستفیض ہیں اور حمید الدین ضریری محقق سکا
تصریح کرتا ہے کہ اسنی جائز کہا مسح موزہ کا نہ واجب اسوا سعلی کہ وضو کر نیو ڈال
مغیر ہی چاہی مسح کسے موزہ پر اور چاہی موزہ کو اتار کر پاؤں دھو کسے کثر الدقا
میں ہی مسح موزہ کا سنت مشہورہ سی ثابت ہے کہ ساتھ اوسکی زیادتی کتاب خدا
پر جائز ہی کتاب سفر السعاده میں شیخ عبدالحی دہلوی لکھتا ہے کہ امام مالک سی تروا

روایت ہی کہ مسج موزہ کا مسافر کے لئے ہی نہ مقیم کے لئے اور ابن حجر نے کہا ہے کہ
 مالک سی روایتیں مطلق جواز کی مصرح ہیں اور بعضی روایتیں یوں ہیں کہ مالک
 کو توقف مسج موزہ میں در حال قامت اپنی خاص نفس کے لئے تھا مگر فتوٰ جواز ہی کا
 دیتا تھا اور یہی حال ابو ایوب صحابی کا تھا عقل فہم بیانیسی ایک اور بات یہی غور
 کرے کہ کیا حال نہا انکی اماموں کا اور کیا حال تھا اوستوت کے حاکموں کا یعنی صریح
 ظاہر ہے کہ امام مالک انکا بابت اس مسئلہ کا حکم کنی کہ اسکی عہد میں اولاً حکومت نبی اسہ
 اور آخر میں عباسیہ کہ تہی ظاہر میں فتویٰ بر خلاف اوں کنی دی سکتا تھا بسبب خوف تلف
 اور جاہ کے اور شمنی شرح نقایہ میں لکھتا ہے کہ مسج موزہ پر جا زری سنت مشہورہ
 سے بالجملہ جامع الاصول وغیرہ تمام کتب حدیث و فقہ میں انکی تبصرہ پہ بات ہی کہ
 مسج موزہ کا باخبار سنت ہی نہ کتاب خداسی بلکہ صاحب ہدایہ اور صاحب مستخلص
 شرح کنز الدقائق میں تصریح سے لکھتی ہیں کہ اگر احتیاطاً موزہ اتار کر نظر بر فضیلت
 سبل یا غسل پا کیا جاو تو ثواب ہے اور بظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ میں ہے کہ مسج موزہ کے
 صحت ہے اور دھونا پاؤں کا غیر میت یعنی اولد ہی فقط المختصر چونکہ کذبانی
 رنور با فی عبد الغریز وغیرہ مدعیان اثبات فرضیت مسج موزہ کی کتاب خداسی اب
 انکی مقدا اور حسب ار کے الشمس فی سبوا السمار و مشن ہو گا تو منصفان

۱۵
 ۲۰
 ۲۵
 ۳۰
 ۳۵
 ۴۰
 ۴۵
 ۵۰
 ۵۵
 ۶۰
 ۶۵
 ۷۰
 ۷۵
 ۸۰
 ۸۵
 ۹۰
 ۹۵
 ۱۰۰

باخبر کو لازم ہی کہ بموجب شہادت انکی مقتدا اور اجار کے انکو سختی اندر درخورد
 بیچ جملہ لعنتہ اللہ علی الکاذبین کے جائین اور انکی پیرو اور مقتدی اگر کہہ ہی حیوان
 گو کام فرماوین تو لازم ہی کہ بصدق دل آئین اور میں باد کہین قنبدہ چونکہ در
 زجہین کامل نجومی مضمون تک عشرہ کا ملاحظہ محتوی مردود ہو دعوی باطلہ علم
 و بیرون نامدرین معائنہ کے بیان ہو چکین تو آپ مختصر احوال اصل ابداع مسخ ضنین کا واسطی
 انکشاف طبعی طابین حق کے بیان ہوتا ہی واضح ہو کہ یہ مسخ موزہ کا حقیقت خراع
 د ابداع عمر سی ہی اور بعد ہی اسکی پیرو و ن نے علی اللہ میں معاویہ وغیرہ ہی ایسے ہی
 اجرامین علی الرغم اہلیت نہایت کوشش کے اور دنیا طلب کذب اب و یون حدیثین جو
 بنو کر جاری کین جو شخص کہہ ہی عقل اور تمیز اور بصیرت اور نظر انکی کتب تاریخ
 پر کہتا ہی او بعد کالشمس فی وسط لہار روشن ہی کہ جتنی حدیثیں راجع اس مسخ موزہ
 میں خود نہیں کے انکی مضامین سے اونکا کذب وضع ہوید ہی اور واضح ہی کہ صرف اپنے
 ہوا نفسانی سی اور واسطی آرا م کے عمر نے یہ ایجاد نکالا ہی المختصر کہ یہ کتب
 معتمدہ میں سی جو جلا ابی الہویں وجہ مرقومہ الصدیرین تفصیل اسکی یہ ہی کہ عمر

بیان ابطال
 احادیث مسخ ضنین

دیکھا گیا

یعنی عہد حکومت میں اصحاب ہی کو جمع کیا جنہیں کہ جناب امیر ہی تشریف کر ہی تھی اور چوچا
 کہ تم سب صاحب باب مسخ موزہ کی کیا کہتی ہو سو مغیرہ بن شعبہ فوراً کہہ اہو گیا او کہہ ہی لگا

کہ میں بغیر خدا کو دیکھا ہر غزوہ تبوک میں کہ سوزن پر سح کی چانچہ اور سیوق جناب امیر
 نے فرمایا کہ سبقت کی ہر کتابانی سوزن پر یعنی خدا تعالیٰ خود فرمایا ہی کہ سح کر
 اور پاؤں کو پہر سوز یعنی چہ اور یہی آپ نے فرمایا کہ آیت وضو دو یاتین ہنہی پہی پیغیر
 کے وفات نازل ہو ہی یعنی بغیر غلط کتابا ہی کیونکہ غزوہ تبوک ۹ ہجرت میں ہی جسکا
 کہ بغیرہ حوالہ دیا ہی اور سورہ مائدہ جس میں آیت وضو دو یاتین ہنہی پہی وفات
 آنحضرت کے نازل ہی اور پڑھا ہی کہ وفات آنحضرت کی مسلمہ ہجرت ہی عرض
 حضرت امیر نے بغیرہ کو صاف چھٹا لا اور آئے گروہ صحابہ میں سے ایک نے ہی دم نہ مارا
 علاوہ اسکی صحیح مسلم میں ہی کہ ایک شخص نے عائشہ سے سوال کیا سوزن کی مسح سے تو
 اوستی حوالہ دے جناب امیر کے کیا اور ایک روایت میں ہی کہ کسی کچھ معلوم نہیں ہی
 اور تفسیر کمر سے اوپر پڑھا ہی کہ ایک دفعہ خود عائشہ نے کہا کہ اگر قدم میرے کاٹی جاوین تو
 بہتر ہی اس سے مسح موزہ پر کروں اب عقیل نہیں غور کرے کہ اول تو استفسار عمری
 صاف پڑھا ہی کہ مسح موزہ کا ہرگز پیغیر خدا صلی ربو سے حتی کہ عہد ابو بکر اور اسکی
 عہد میں ہی اسوقت استفسار تک اصلا و مطلقاً نہ تھا نہیں تو یہ اجماع گروہ صحابہ اور مشرکہ
 اور مصلحت یعنی چہ دوسرے دوہ بانی بغیرہ کی پاس خاطر خواہش عمری ہو یہاں ہی
 کیونکہ اگر یہ سچا ہوتا تو جناب امیر کیوں چھٹا لاتے اور نہیں تو کوئی کوئی جناب امیر کے

بیان کی غرض

یہ صریح ہے کہ سوزن پر سح کی چانچہ اور سیوق جناب امیر نے فرمایا کہ سبقت کی ہر کتابانی سوزن پر یعنی خدا تعالیٰ خود فرمایا ہی کہ سح کر اور پاؤں کو پہر سوز یعنی چہ اور یہی آپ نے فرمایا کہ آیت وضو دو یاتین ہنہی پہی پیغیر کے وفات نازل ہو ہی یعنی بغیر غلط کتابا ہی کیونکہ غزوہ تبوک ۹ ہجرت میں ہی جسکا کہ بغیرہ حوالہ دیا ہی اور سورہ مائدہ جس میں آیت وضو دو یاتین ہنہی پہی وفات آنحضرت کے نازل ہی اور پڑھا ہی کہ وفات آنحضرت کی مسلمہ ہجرت ہی عرض حضرت امیر نے بغیرہ کو صاف چھٹا لا اور آئے گروہ صحابہ میں سے ایک نے ہی دم نہ مارا علاوہ اسکی صحیح مسلم میں ہی کہ ایک شخص نے عائشہ سے سوال کیا سوزن کی مسح سے تو اوستی حوالہ دے جناب امیر کے کیا اور ایک روایت میں ہی کہ کسی کچھ معلوم نہیں ہی اور تفسیر کمر سے اوپر پڑھا ہی کہ ایک دفعہ خود عائشہ نے کہا کہ اگر قدم میرے کاٹی جاوین تو بہتر ہی اس سے مسح موزہ پر کروں اب عقیل نہیں غور کرے کہ اول تو استفسار عمری صاف پڑھا ہی کہ مسح موزہ کا ہرگز پیغیر خدا صلی ربو سے حتی کہ عہد ابو بکر اور اسکی عہد میں ہی اسوقت استفسار تک اصلا و مطلقاً نہ تھا نہیں تو یہ اجماع گروہ صحابہ اور مشرکہ اور مصلحت یعنی چہ دوسرے دوہ بانی بغیرہ کی پاس خاطر خواہش عمری ہو یہاں ہی کیونکہ اگر یہ سچا ہوتا تو جناب امیر کیوں چھٹا لاتے اور نہیں تو کوئی کوئی جناب امیر کے

ارشاد کا جواب اس کے طرف ہو کر دیا ہی دیا اور عایت ہو کہ انکی ہاں فقیر اور بری مجتہدہ
 اور انکی صدیق اور صدیق کی بیٹی نہایت مقربہ اور وہ مسایل شریعت نبوی انکی عقیدہ میں
 کہلائی ہر مسیح موزہ ہی کیوں اتنا انکا کہتی ابھی ظاہر ہوا کہ اوسے ہی انکا یہاں بتا
 کہ باؤن گٹنی کو مسیح موزہ کی بہتر جانتی تھی نکستہ ذرا یہی آدمی کو عقل و ہوش
 ہو تو انکی عقیدہ کی شرارت انصاف اور غور سے دیکھی واضح ہو کہ یہ پہلی مانس وہ ہیں جو
 فرج کشی کر کے نفس رسول سے کشت و خون اور آرائی کو طیار ہوئیں قصہ جلال انیس
 مشہور ہو اور کینہ اور عداوت اسکا جناب امیر کی جناب میں عین شج بخاری وغیرہ
 انہیں کے ہانسنے دیکھی کہ جناب امیر کا نام بسبب بعض عداوت گئی زبان پر تلاتی تھی طلبہ
 کنایہ اور اشارہ سے بتلاتی تھی تو صریح ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک اسی یہ بات معلوم تھی
 کہ اسکی عادل شاہ چچا باعث اختراع و طبع مسیح خنیں کے ہیں اور جناب امیر اسکی مانع ہیں
 تب تو اسنی وہ کلمہ کہا جو کہ فرزادی نے اپنے تفسیر کیر میں لکھا اور ابن عبدالبر نے
 استیعاب میں یعنی انکار بحت مسیح موزہ سے باسنہ ضای قطع قرین اور جب یہ
 بات اسے معلوم ہو تو چچا چاکر والہ علم جناب امیر نے لگی جو کہ صحیح مسلم سے ہویدا ہے تاکہ
 چچا جو خطا ہی نہوں اور دشمن ہوں تو جناب امیر کے ہوں کیونکہ یہ وہ ہیں جو
 علامہ الکبیر جو زمانہ واقف قتل عثمان میں کسی جا آتی تھی اور سترہ میں حرمیت

جس وقت خیر بن عثمان سنی تو خوش ہوئے اور صاف زبان پر جا رہے تھے کہ عثمان اپنے
سزا کو پونہچا خوب ہوا اور زندگی میں اوسکا بغل نام رکھا تھا اور کوسستی ہی
اور لعن کرتے تھے اور جب خیر خلافت مولانا مومنین کی سنی توی ساقہ چلا
اٹھی کہ قتل عثمان اسان ہی خلافت علی سے اور بسور لگی اور یہ بات نبائی کہ
عثمان مظلوم مارا گیا حتی کہ علی پر دعویٰ شکت خون عثمان کا جیسا کچھ کر کے
فساد اور مقلد برپا کیا انکی خود تواریخ سے اظہر من الشمس ہے چنانچہ تاریخ کتاب
الامامہ و سیاست ابو محمد عبد اللہ بن مسلم اور کتاب ابوحنیفہ اور تاریخ طبری اور شیخ
یونج البلاغہ اور تاریخ مسعودی وغیرہم معتمد نہیں کی کتابوں میں جو شخص چاہی تصدیق
ان باتوں کے کرے تو صاحب ذہن سلیم نگاہ اور ماہران باتوں کا صاف خیال
کر سکتا ہی کہ کس قدر یہ سچ موزہ انتزاع اور ابداع عمری اور یہ تان ساز مغیرہ وغیرہ
ہمراہ بیان عمری ہی کیونکہ ظاہری انکی عایت تک با این ہمہ عداوت مولانا مومنین علی بن
ہرگز تواریخ موزہ نہ کرتے تھے مان بسبب عداوت کی اتا ہو گیا تھا کہ نکاح علیت کا اوس
کر نیگی نبی لکن جو ابولعلم خدیجہ بنی تھی غورسی دیکھا جاوے تو صرف جو ابولعلم علی
اب یہی زیادہ تر مخبر ہر کمال نگار اور علم جو از پر لگے امتناع سبب موزہ سی کیونکہ
نہایت صاف بات ہے کہ جب ایک آدمی جانی کہ منہ سبب موزہ کا فلائی شخص اعتقاد سے

اور میں فرماتی ہیں آورده آدمی مخالف بھی ہوا وہیں شخص کا کہ نام تک اور کجا
سی نہ لیکو اور نہ یہ اشارہ حوالہ کا اور نہ میں شخص پر دیو لوگو یا صاف در حقیقت
اقرار ہی اسی عقدا و ارشاد کا گو کہ اسبب ماہد آرد ہوسر امور کے عارف نہ باہنسی کہی

چرا کہ خود ہی اول باؤن تک کہنے کو ارا کہی سوزہ بر سح سی فاعتر وایا اولی
اور یہ میفرہ بن شعبہ جو اصل مغربی ہر اس حدیث کا یہ دن اشخاص میں میں جو
جناب امیر کو عہد معاویہ میں منبر پر اکتی تھی کہ تفصیل کی استیعاب بن عبدالر او
مستقصی اور مشروح صحیح مسلم اور بیچ البلاغہ وغیر ما انہین کے نام کی کتابوں سے ہو یا
عقل فہیم غور کرنے کہ جو شخص نفس رسول کو پاس حاکم قہت اور طبع نہ رو چاہ کے

برا کہی جسکی لئی خود پیغمبر مانے فرمایا ہے کہ من سبب علیا نقد سببی و من سببی علیہ
و من سبب نقد فکفر جسکا کہ نام سببی ہی اقرار کرتی ہیں پیر او سکو پیغمبر پر سار
حاکم او طبع جاہ کے یہاں باقی حدیث میں کیا صرفہ چنانچہ شروع میں انہین ہانکے
جامع الاصول سی ظاہر ہو چکا ہے کہ پیغمبر ہی ایسی قسم کے لوگ تھی کہ جو ہرٹی حدیث میں
باقی تھی شکوہ جو انکی نامکی نیت معبر کتاب حدیث میں ہی ایسی دیکھیں تو قلعی

اسکی اس اقرار کی اہل عقل پر کہلتی ہی او سمین تو حدیث میں باب سبع علی الخفین میں
جنین سے زیادہ اقرار مختلف طرح سی مغربیہ پایا جا گیا اور بہر لطف یہ ہے کہ

بیان صحیح

البر

بیان بیان

کہ بھٹھا قول اہل فارس و عجم کو حافظہ نبی باشد برد فوئی طرحی مانند ہندو
 باندہ ہوا ہوا چنانچہ ایک حدیث میں طویل طویل اسی غیرہ بھی مسلم کے ہانسی کے ہے
 غزوہ تبوک کا ذکر کے حال طویل و بھری پیغمبر کا بیان کرنے کہتے ظاہر کیا کہ حضرت
 موزدیک اور ابو ریحانہ کے اوپر سچ کیا اور اسکی تمام فضیلتوں عقل فہم پر ظاہر ہوتا
 کہ حال گزار اور طاعت پیغمبر باشد مولانا مومنین مسلمان نے ترک کیا ہی ورنہ یہ ہی
 حدیث ہی جو نہیں کہ انکی امام مفسرین سے اوپر لکھی گئی نقطہ پہر ایک دفعہ آج
 کے حوالے سے اسی پیغمبر ظاہر کیا کہ آنحضرتؐ فی ظاہر فضیلت پر مسیح کیا اور یہ حدیث
 ترمذی اور ابو داؤد اسی ہی پہر ایک نوہ جو بیان کیا تو موزہ کے اوپر ہی ورنہ ہی
 بیان کیا یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ سی لکھی ہی پہر ایک دفعہ جو
 کیا تو اوپر موزہ کی اور یہ حدیث احمد اور ابو داؤد کے ہانسی لکھی ہی پہر ایک دفعہ جو
 بیان کیا تو مسیح جراب و فقیر کے بیان کی یہ حدیث احمد و ترمذی اور ابو داؤد
 ابن ماجہ کے ہانسی لکھی ہی لکھتے کہ ظاہر ہی کہ بائیں دفعہ اس فقیر نے ظاہر کیا اور یہ
 قولین دوسرے سے خلافت آپؐ کو چھی گوی اور عقل کے ہانسی کہ اس غیرہ کے
 پر اگر عبادت تو سب کے سب عام پر ہی کیوں نہیں سچ کرتے اور موزہ کو نبی سے کیوں
 نہیں دہوتے ان باتوں کو اسکی صحیح کیوں نہیں جانتا اگر دریا جابہ کے

اور تحت موزہ نامعتمد ہی تو ایسے کاذب بی اعتماد کا تو دل رہا مسیح بالا موزہ کیا
 احتیاج جو کہ کہی کچھ کہی اور اسپر ہی لطف اور ہی کہ خود تری حساب
 صحیح لگا اور ابوداؤد اور بخاری اور ابازرہ پر کہا انکی یہی ضعیف و معلول ظاہر ہے
 میں تیسرے حدیث کو اصل حقیقت یہ ہے کہ جہوٹی کے پانوںہنیں ہوتے اور حافظ
 یہی ہنیں ہوتا جہاں مولانا مونسین نے آڑی ہاتھ لیا تو دم نہ مار سکا ایک گواہ
 اپنی صحت پر نہیں کر سکا اور جب مختلف وقتوں میں بیان کیا تو کہی کچھ کہا کہیے
 کچھ کہا جو کہ صاف دلالت کرتا ہی اسپر کہ عمر نے پہلی مشورہ مصلحت کر کے گروہ
 صحابہ میں پوچھنا پھر آیا اور مجھ و سوال یہ ہے سرخرو چہرہ و سبب تہ کھڑا ہو کر
 حسب پیش اور مرضی اوسکی موجود اور قائم ہو گیا انہیں کے کتب تاریخ اکتب
 اسماء رجال دیکھنی سے ہو یا ہی کہ بہتر سے اس قسم آدمی صحابہ و تابعین میں تھے کہ
 انہیں چھوٹے حدیث بنا لینی کچھ بڑے بات ہنیں بلکہ اونکا پیشہ ہی تھا خانچہ
 اور یہی انہیں کے ہاتھ اشارتہ لکھا گیا سو بہتہ شخص اور ابو ہریرہ اور عمر فارق
 وغیرہم اکثر بہتہ اس قسم کے ہی جہاں تہ اتوال ابو جعفر سگانی اور جہاں تہ
 وغیرہ جہلو کہ پیر و انجوی بیان و دل ماننے میں خود کو ہی دیتی ہیں کہ جو گروہ
 صحابہ و تابعین معاویسی انعام و اکرام پاتے تھے اس بات کو مخالفت میں

میں جناب امیر کے اخبار قبیحہ بنا دین اور میں سے ہی پیغمبر بن شعبہ و قسلی نے
 ابو ہریرہؓ دوسری جو مشکوٰۃ ہی ہو یہ ہے کہ وہ آنحضرتؐ نے کہ دوس میں تیر نہیں سو
 اسنی صد ہاسی نوبت گزار کر گزارا حدیثین بنا والین چنانچہ یہ وہ شخص ہے کہ
 عہ کی خاطر سی حدیث کبریٰ ہو کر مشابہ کر نیکی نسبت پیغمبر خداؐ کے اسنی وضع کی
 جو کہ حاکم اور بیہقی نے انہیں کے ان لکھی ہے اور انہیں کے صحاح میں ہے کہ خود عایشہ
 فقیہہ انکی اسکی تکذیب کرتی ہے اور کہتی ہے کہ مت سچ جانو اس بات کو کہ معاذ اللہ
 پیغمبر خداؐ نے کھڑے ہو کر مشابہ کیا اور صاحب تحفہ تک قابل ہے کہ قصہ سکا بہت
 طویل ہے یہ مقام گنجائش اسکی نہیں رکھتا المختصر کہ اسطرح بیان نہیسی چتا
 امیرؓ اور بعضی صحابہ کے زبانی بیان پیغمبر خداؐ پر باندہ لیا ہے چنانچہ ایک حدیث
 حذیفہ رضی کے زبانی باندہ ہے کہ آپؐ فی موزون پر سچ کیا اور کھڑے ہو کر مشابہ کیا
 جب خود پیغمبر خداؐ پر بیان باندہ تو ایسا انہی باندہ لیا چنانچہ بخاری اور مسلم میں حدیث
 حدیث طولانی ہے حال انکہ عبدالحی دہلوی مشروح مشکوٰۃ میں ترمذی اور ابن ماجہ سی
 نووی شارح صحیح مسلم اور حمد مجمل اور نسائی وغیر ہم پر طے انہیں کے کہ گنہگار
 سے ظاہر کرتے ہیں کہ حدیث صحیح نہایت معتد و متواتر ہے کہ آنحضرتؐ نے کھڑے ہو کر مشابہ
 رنے سے منع کیا مگر اب جو شخص حال عمریسی قفسی توخیر اور نہیں قفسی تو جائز

فامس انہین کے انکی کہنی سی وقف ہو سکتا ہی کہ وہ کیا علت کہتا تھا جو او کر د
 مین سی دم چراتا ہا اور کہتا ہا کہ کھڑے ہو کر پشاب کرنا نگاہ دارندہ مقعد ہی
 تب نجوبی یقین کر سکتا ہی کہ یہ افترا محض باس خاطر عمری او سکی آرام و استراحت کی
 لئے بانہا ہی بات یہ ہی کہ جاری ہین موزہ او تارنے پاؤن دہنو، شواری ہین دگہ ہو
 جانجا اب ہی انکی پیرو و نود کیا جاتا ہی کہ سیمان بنا نا کر اسی عرض کو بہت ہی ہین
 اور ہین صحابہ کا بمقابلہ جناب امیر المومنین دم بند ہوتا ہا موزہ او تارنے جان پر
 بنتا ہا، اس لئے یہاں احادیث موصوعہ ہر اسح موزہ کا چانا سو جیسی افترا حد
 کھڑے ہو کے پشاب کرینا ہی ویسی ہی سح موزہ کا ہی افترا ہی اور لطف اور ہی کہ ہی
 ابیرہ جسکا ذکر ہی گذرا سکا خود یہ حال ہی کہ عمر وغیرہ اور معاویہ کے خاطر اور
 ویسی تو بموجب او کی خواہش کے حدیث بنا دیتا سو بنا دیتا اور پھر بقاضی اللہ
 قد صیدق کہی سچی ہنگ ہی کہدیا تھا چنانچہ استیعاب بن عبد البرسی اور اپنی ظاہر
 ہو چکا ہی کہ ابن عباس اور عائشہ کے سہا ہتہ انکار سح موزہ مین پیہر خرد ہر شال
 ہی ہرگی ہی اب کچھ ہی اگر آدمی کو انصاف اور عقل ہو تو غور کرے اور سوچی کہ
 ایسی کذ ابونکا کی عرتبار جو کہ ہی کچھ کہین کہی کچھ کہین اور یہ ہر راوی معتد
 ہین سینونکی جنسی صحاح ستہ انکی پیہر ہی مین اسی الی بجم مین اہل مذہب تہ انکی

مشکوٰۃ کو دیوان ابو ہریرہ کہتی ہیں اور خود ابنین کی کتاب میں انکی حدیثیں جو
 میں چنانچہ جوہر من لاصحیحین جمہدی میں صحیح بخاری اور مسلم کے حدیث متفق علیہ ہر حدیث
 بن عمر یعنی میاں جوہر سے عادل خلیفہ کا کہنا تھا کہ ابو ہریرہ بہت حدیثوں کی بندش
 کرتا ہی مرآۃ الجنان میں یا فعی جو بڑا معتد انکا ہی لکھتا ہے کہ ابو ہریرہ وہ شخص ہے
 کہ ہمارے تو خیال میرے کچھ پیڑ پڑتا تھا اور کہا نا معاویہ کے خون پر کہتا تھا اور اس
 کے وقت کو نہ میں جا چسپا تھا اور ابو جعفر سکا فی مقبول القول لکھا ہے کہ ایک روز
 مسجد کو ذمہ میں معاویہ صاف اس شخص نے کہا کہ علیؑ مدینہ میں احداث و ابراع کیا
 اور پیغمبر خدام کا صحیح امر ہے کہ مکہ مدینہ میں احداث و ابراع کرنا اولیکو لعنت فرمائی ہے
 خدانے تو بات اس میں کیا تھی یہ تھی کہ معاویہ مدینہ میں آیا ہوا تھا سو اسنی
 جو میں یہ بات سنی بہت نفام دیا اور انجام یہ کہ مدینہ کا حاکم اسی کر دیا یہ ابو ہریرہ
 وہ شخص ہے کہ اسنی پاس معاویہ معاویہ معاویہ و سطلی مٹنی حدیث میں کنت سولہ
 فعلی سولہ کے حدیث بنا کر ظاہر کی اور امینی ایمان کو بطبع دنیا خاک میں ملایا چنانچہ
 صحیح مسلم میں انکی ہاں اس سے ایک حدیث ہے جبکہ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ پیغمبر خدام
 نے فرمایا ہے کہ کوئی تم میں سے نہ لگے میرا علم اور میرے لوٹدی اور نہ کہی کوئی غلام ہے اپنے
 آقا کو کہ میرا مولیٰ اسنی کہ تحقیق مولیٰ تمہارا سب کا خدا ہی چنانچہ مشکوٰۃ میں ہے

حدیث موجود ہے جس پر مولوی اسمعیل طرماستے تیغ انکا اپنی تقویۃ الایمان میں
 لکھتا ہے کہ کوئی غلام لوٹنے والی اپنی مولیٰ کو مولیٰ نہ کہی یہ شرک ہے پوچھی کوئی اوس عقل
 کے دشمن کسی کہ بہائی یہ نہ کہی تو بہائیس ہیں کہی یا بیبا بی یا اما باوا اور کتب فقہیہ
 کو جنہیں ہزار ہا جگہ تمہاری خود گرد گھنٹوں نے اس لفظ کا ہزار ہا جگہ استعمال
 آقا وسید و مالک کیا ہے مثل مصحفِ فخرۃ عثمان کے پہونک دیوبندی اور جلال دیوس
 اب خدا کی وہ سلی کو شیخ خیاں کر سکتا ہے صحت کو اس حدیث کی جب کہ حدیث من
 مولیہ فعلی مولیہ نے حد تو اترسی خود انکی مان بھی گذر کر اس درجہ کو شہرت پائے
 ہے کہ وجود سکاد وجود گم و مدینہ زاد ہما اتر شرفا جیسا ظاہر و شکار ہے چنانچہ
 انہیں کے مان کا شیخ عماد الدین ابی کثیر شامی شافعی اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ نبی
 جلد و نمین طے صحیح کتاب صرف در باب طرق حدیث من کنت مولیہ کے دیکھی اور
 ابو المعاصی جو سے لکھتا ہے کہ وہ کہتا ہے میں ایک کتاب دیکھی جو پٹھان مسوین جلد تھی
 صرف اسی حدیث کے طرق میں اور پہر نا تمام بالجلد اگر قصہ تمام اس حدیث کا ملاحظہ
 لکھا جاوے تو مقدمہ بہت طول کہنیتا ہے اور وضع بی محل ظاہر ہے اسلیٰ مختصر اشد
 کافی ہے کہ سننی شیوہ سبک ہائسی کالشمس وسط انہار روسن کہ جب غدیر خم میں
 ہزار آدمی کے سامنی پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جسکامین مولیٰ ہونے سکالی مولیٰ ہے

رو یہ تھا کہ جو شخص جناب حضرت امیر کے برائی اور بظلمی میں حدیثیں بنا تا تھا اسے
 روپیہ اور جاگیر میں دیا تا تھا چنانچہ تفصیل تام ایسی امر دنگی اور شرحِ سامی اوان
 لوگوں کی کتب تاریخ اور احادیث میں انہیں کے مثل استیعاب و جامع الاصول
 اور شرح پنج ابلاغہ وغیر ہم میں بہت شرح ہی جو جاہلی دیکھ لی ظاہر ہو گا کہ
 ہزار ہا آدمی ہی جو احادیث جھوٹی بنا کر درماہ باقی ہی اور کتب رجال دیکھنی سے
 انہیں کے ہویدا ہو گا کہ وہ راوی ہیں انکی صحیح بخاری اور مسلم کے اور بہتر ہیں
 مشہور خواجہ ہیں جو کہ صاف حرب و قتال سے پنجاب امیر پیش آئے اور سعادت
 برآ کہتی ہی جناب امیر کو یعنی عمر و عاص مغیرہ بن شعبہ مروان بن حکم وغیر ہم ہیں
 حتی کہ عمر بن خطاب جسکی کہ قصیدہ تعریف میں ابن بلعین قاتل ہولا مومنین کے لکھا
 اوست کہ راوی ہیں بخاری کے چنانچہ صاحب فتح الباری لکھتا ہے کہ عمران خارجی تھا
 اور عینی شارح بخاری کا بیان ہے کہ امامت خود بخاری کی کرتا ہے اور فی الحقیقت دیکھا جاہلی کہ
 جیسی ملعون کے جو تعریف کرے جب اس تک راوی ہو بخاری کا تو اور خواجہ کے
 روایتوں کا کیا پوچھنا اگرچہ صاحب تحفہ جیسے باجیا ابکا کرتے ہیں روایت مروان
 سے صحیح بخاری کے سوا اور روایات کے لیکن جو شخص جاہلی دیکھنے سے صحیح بخاری
 موجود ہے کہ کتنی جگہ صرف مروان کے حدیثیں موجود ہیں چنانچہ میں نشان دیتا

دیتا ہوں مخفراً کہ ایک تو کتاب الصلوٰۃ میں باب القراءۃ فی المغرب میں اور ایک
 کتاب الحج میں در باب تمتع اور ایک در باب مناقب زبیر بن عوام اور ایک کتاب الجہاد
 میں در باب قولہ تعالیٰ لا یستوی القاعدون اور ایک باب ما یجوز من شعر
 میں ایک باب البصاق و المحاط میں ساتھ مسور بن مخزومہ کے کہ وہ بھی خارجی
 تھا مخالف بنائے میر کا پانچویں بار بھی ہو یا ہو کہ یہ خارجی تھا اور ایک بیچ باب
 من شعر قولہ الہدی کے اور ایک باب اذا ہب شیا بوکیل میں ایک باب من رای الہتہ
 میں ایک کتاب الشرط میں بیچ باب ما یجوز من شعر و طنی فی الاسلام کے ایک باب بشرط
 فی الجہاد میں ایک بیچ باب من قال من الدلیل علی ان الحسن کے ایک بیچ باب غزوہ بدر
 کے ایک پہرہ میں ایک پہرہ میں ابین اور وقت تحریر سے تندرہ مخفراً
 لکھدی ہے کہ اس رسالہ میں گنجائش اس قسم کے بیان زیادہ نازیبا ہے جو شخص چاہی تصدیق
 اسکی کر سکتا ہے مگر اس گلہ سے اتنا ظاہر ہو جاوے کہ اس زمانہ میں علی و س اللہ شہادا
 علماء و کما دروغ باقی میں صرف نہیں جسبند العزیز جیسا مشہور معتمد عالم فاضل انکا سطح کا
 جوہر ضمیمہ لکھتا ہے جو چاہی اسکی کہیم جو بہترین دیکھتے تو انکی اگلی معتمد معتقد
 راویوں کی کاذب بیہوشی طبعیت کو تعجب نہیں چاہیے اور ایسی کذبوں کے قول کا اعتقاد
 نہیں لازمی ظاہر ہے کہ جو خاطر سے مخالفان سلطنت کے معاندانہ سببیں اہل بیت

۱۰۱
معاذ اللہ پیغمبر خدا فی رابعا الصلابة کلیم عدول یعنی اصحاب عدل میں اسب خود و کلان
خو کرین کہ بہر حدت پیچہ بر تو معاویہ جو سترہ بلکہ نوہ لراعی خاص خلیفہ برحق چندین برسے
خلیفہ چہارم تو جانتی ہیں علی رؤس الشہادہ لرا اور انکی عالیترہ ہزاروں آدمیوں میں اونٹ چڑھ کر
کہ نفس رسول سے تعال پیش آئی اور عمر حاضر دان بن حکم پیغمبر بن شہود و بعد اللہ بن ابی سرج
جو اہلبیت مصطفوی کو سترہ معاویہ لکن کہا کہی سترہ میں پی پی تہی نماز شراب پی پی کرسکتے
جو کہ نام کتاب تاریخ سنی کی ہو یا یہی عدل تصور کنی جاوین یہاں یہاں باہ صغیکہ یون چیلے
باؤن کوئی باتوں کو ریح کرین یعنی قطع نظر شراب نہاری وغیرہ کیہ نفس رسول سے مقتدر
کرین منبر و نبی کرین پیغمبر کو ندیان بتلاوین اور بہر حدت الصلابة کلیم عدول بنا کر سر چڑھ
عادل کے عادل حقیقت میں جو جب اولی درانت کے اولی میر و سکو پہی اصلاح شرم چہا نہیں
خود کہتی ہیں کہ خلیفہ سی گنہگار ہونا اور لراخروج و اور دشمنی اور مخالفتِ اہلبیت رسول کو فراد
نفاق چنانچہ خود انکی کتاب میں اس ضمن میں یہی پڑی پڑی میں اور بہر پیدہ تمام خارجی اور منافق
بہر جب حدت موضوع مدکورہ انکی نزدیک عادل کے عادل بلکہ خلیفہ اور جانشین رسول پر اول کو
جانین الامان الامان اعوانہ باقیہ من شتر الشیطان انکو بہتر ہم نہیں آتی کہ کہیں حدت
رسول کو صفت عدل یعنی کسی کہ چوتھ نہیں سکتے اور چنانچہ لائی ہومنین اور جناب سیدہ
اور دونہ صاحبزادہ قطع نظر آہ مسلمانہ و تطہیر وغیرہ اور عمر کے کہ بصفہ صحابہ ہی متصف

تھی در باب مذکور انکی عادل خلیفہ او نہیں عادل نہیں یعنی اونکی درجہ نسبت اور گو اسی نام قابل

کریں اور پھر پہلے او نہیں عادل جانین جا معتبر دایا اولی اللہ بصرہ کیا جان ہی سستی بیچاروں
کے جو دم مار سکین گے اتباع مولا نمونین کے آگے جسی نمونہ ان کلمہ حدیث آیات کا یاد

ہو تو وہ ابن جوزی کے کتاب کو دیکھی حسین احادیث موضوعہ کا حال اور سنی تفصیل لکھا ہے اور

اوسکو طبقاً ایہا ت کیا ہے اور جو د کا سرت نہ ہا تہ لکی تو سفر سعادت فیروز آباد صاحب

قاسوس بر جملہ مل سکتی ہے دیکھی کہ کس قدر حدیثین دریا فضائل ثلثہ وغیرہ اور اکثر با تو کی او سمین

صاف لکھی ہیں تب واضح ہو کہ تحقیق شیخ انکی فیض احادیث موضوعہ سی ہے اور اجر اعمال افعال

مخالف اہلبیت صرف موضع احادیث ہے او سمین صاف لکھا ہے کہ حدیث الاجماع حججہ اور افعیاسر

حجہ اور احادیث فضائل ابو بکر ان تہ تخیلی لو القیمہ تا آخر اور حدیث ما صلب فی صدر

تا آخر اور حدیث کان الرسول اذا اشتاق الی الجنۃ قبل شبہہ اور حدیث انا و ابو بکر کفر سی

اور حدیث ان تہ تعالیٰ لما اختار الارواح اور امثال اسی اکثر ہیں اور موضوع ہیں بالجلد

جس قسم کے حدیثین میں انکی عمدہ کنی تحریر کے موضوع ظاہر اور ثابت ہیں تو پھر ہر روز

ما موضوع ہونا وغیرہ کیا عمل تعجب ہے جو تحقیق چاہی وہ کتب محلوہ کو دیکھہ سے او پھی جوئے کو جو قرآن

میں لکھا ہے کہی نفس الامین جو خوب نظر تعین و انصاف سی غور کیا جاتا تو پھر ہی ظاہر ہوتا ہے کہ

انسیک جناب مولا نمونین لکھا گیا حسن صلیانہ دین معلومی کمال تمام تھا ہستام میں ہم خفین کے

بیان الاموال فی فضیلت

کے سو عمر و معاویہ وغیرہ باشند مخالفین نے اس کے حیرت آمیز کمال اہتمام سے
 کوشش کی اور لوگوں سے مثل مغیرہ بن شعبہ اور ابو ہریرہ وغیرہم کے حدیثیں جو مختصر
 اور صحیحہ کی نام سے بنام نہاد مشاہیرہ اور جماعت کے بنو کر جاری کیں تاکہ لوگ دہوکے
 میں پڑیں مگر جب یہت سہی اوی ہو گئی تو حدیث تو اثر میں شمار کے جاوے بلکہ بعد
 شہادت جناب امیر کے خود ان حضرت کے نام سے بنو کر جاری کیں لیکن پڑھا ہر یہ کہ
 جب خود انہیں کے کتابوں میں انکار حضرت کا کا شمس فی وسط النہار ہویدا ہے اور کتب حقہ
 میں خود ان حضرت سے اور ائمہ ظاہرین سے مانع شرح فضیلت تاکید ہے چنانچہ کتاب
 من لایحضر الفقیہ میں صاف حضرت فرماتے ہیں کہ ہم اہلبیت نہیں سچ کرتے موزون پر
 جو شخص جارے شیعوں میں سے ہو اقتہا ہمارے ساتھ کری تو عاقل نہیں خیال کر
 کہ معاذتہ جناب امیر سے جواز مسیح موزہ کے روایت مسیح ہو گے المتخصر کہ ظہور تو اثر
 حدیث مسیح فضیلت کا ان کی کتابوں سے سبب ظاہر محض بسبب کثیر راویوں کے آنے
 ہاں دیکھ لائی دیتا ہر روز اصل راوی وہی ہے صبیحی مغتری اور بعد اوسکی وہی خارج اور
 دشمنان جناب امیر میں جو معاویہ سے انجام اور حکومتیں پاتے تھے اور مقرب تھے اور چونکہ ائمہ
 اہل انکی طرفہ اور شیعوں میں ہے وہاں مخالفین اہلبیت ظاہرین کے کہتے تھے پڑھا کثرت دیان ہے مسیح موزہ
 ہر نوی دے رہی جیسا ایام مہتمی بموجب الاموال و قانون حکام زمانکی خلاف حدیث و قرآن ہر ائمہ سے کہتے ہیں چنانچہ

بجز مضمون ہر ایت بخونِ حدیثِ الحی لعلو ولا یعلیٰ یہ بات ہی اہلین کے کتابوں ہی ہوید ہے
 کہ امام مالک ہنگا فتویٰ تو مسج موزہ کا دیتا تھا مگر خود نہیں کرتا تھا چنانچہ حال مالک کا
 اور ابو ایوب انصاری کا اوپر گزرا کہ ایک صحابی رسولؐ اور دو سر شیخ و امام مغنی میں سے
 خواہ بفظ و ہیئت جان اور عزت حرمت کے دشمنان اہلیت سے خواہ بفظ مشیت او
 نام امامت کے وسطی جبر اس پر ممنوع کے حسی اپنی خاص نفس کے لئی ہی ممنوع جاتے
 فتویٰ دینی تھی تو بر ظاہری کہ عمل درآمد اور اجر اسکا زمان عمر سی حکومت نبی امیہ اور
 عباسی تک علی الرغم اہلیت نہایت کم و کاوش سی عمل میں آیا اور متاخرین اور
 سنت مستندہ پر بوجہ آیہ انا وجدنا ابائنا علی امة وانا علی
 آثارہم لم یفتدوا اور بمصدق مضمون آیہ واذ قیل لہم تعالوا
 الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا احسبنا ما وجدنا علیہ
 ابائنا اولوکان ابائہم لا یعلمون شیئاً ولا یفتدون کے کرو
 گورائے چلی جاتی ہیں اور مضمون ہر ایت بخون آیت وانی ہدایہ لا تغلوا فی دینکم
 غیر الحق ولا تتبعوا اہواء قوم قد ضلوا من قبل واصلوا کثیرا
 وضلوا عن سواہ السبیل کو صفحہ خاطر سی یا کل محو کر دیا یہ حال ہے
 ابداع مسج موزہ کا جو خیر بیان ہے اور اگر زیادہ لکھا جاوے تو یہ سادہ سبیل ہو تا ہے اور شیخان قلم کو بھی روکنا

فائدہ دوسرا بیچ بیان غسل بیک

بیان

اکثر اوقات بعض سنی کید باز صاحب تہذیب طعن کرتے ہیں اور دہوکا دیتے ہیں اس
 طرح کے بہانے کی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فاضلہ او جو حکم و ایہ حکم الی اللزوق تو یہاں
 حرف الی و اس سہلی تہما ہی غایت کی ہی سو چاہی کہ ہاتھ کا دہوکا دہوکا دہوکا دہوکا دہوکا
 جنتی ہو تو معاذ اللہ شیعہ خلاف اور نکار الفاظ قرآن کرتے ہیں جو کہینہ نسی شیعہ
 کرتے ہیں اور حرف الی کی جگہ معنی حرف مع اور میں کام میں لاتی ہیں یہ زبانی
 ہے قرآن پر واضح ہو کہ یہ دہوکا ان اتباع غری وغیرہ کا خص فی اصل و بہتان
 اور زبانی حرف و سہلی تہما کے نہ چھٹی ہی پر اور فقہ اپنی مقتداؤں کی فضیلت میں لٹنے کے
 لئی ہے کہ وہ اسی طرح ہاتھ کا دہوکا جاری کر گئی ہیں جو کہ یہ دہوکا لٹنے تک سہل کر رہی ہیں اور
 نفس الامین یہ جو خلاف کتاب سنت عمل کر رہی ہیں کہ بے چین اتباع تقفین کو لگائی ہے
 سو جو بات کثیرہ مردود و مطرد ہے اول ہر شخص تو پڑا لکھا آدمی ہی جان سکتا ہے
 کہ حرف الی صرف تہما ہی غایت ہی کی الی خصوصاً جو خصوصاً نہیں بلکہ معنی مع اور عند اور
 کے ہی عند انفریقین استعمال ہو گئے ہیں اور انکا جمل استعمال ہوا کہ الی صرف تہما
 غایت ہی کی الی خصوصاً اور کسی اور طرح استعمال ہونا سبب خواہت اور غیبین خود
 انکی دیکھی پڑی ہیں جو جابی دیکھی لی بسیار شہنہ تا علی خوان تک پڑا ہے

معنوی الی آتی و چنانچه لا تاكلوا اموالکم الی اموالکم میں الی بمعنی مع حیثی مع امر لکم
تعبیر کرتے ہیں اور ایسی فیلا یروی الی میں بمعنی من حیثی معی کہ کا تعبیر کرتے ہیں یہ
ایک ایک مثال ظہور میں کہ نہایت معتد کتابت میں خاص لگی محمد الدین فیروز آبادی
بڑی مروت و معتبر کے ہر خوب تفصیل سے لکھی ہے اور صاف لکھتا ہے کہ الی و اسطی ابتدا کے
یہی ہونے اور خاص چ تفصیر اسی آیت و ضوکی تفصیر صلا میں اینہن کی تفاسیر و
سے موجود کہ الی کو بمعنی مع لکھتا ہے کہ الی المرافق امی معہا کا مینہ استہ یعنی
الی المرافق سے مراد ہے مع المرافق کہ اسی ظاہر کیا ہے قول و فعل رسولؐ نے اور فرزاری
تفسیر میں اسی ایک تیسویں سئلہ میں لکھتا ہے کہ جو کہتے ہیں کہ دہونا ما تہون کا جب
ہے مع مراد ہے کہ حتی کہ شرح ہاتھ عامل میں لکھا ہے کہ الی و اسطی مصاحفہ میں ہے یعنی بمعنی
مع اور قریب ظاہر ہو گا کہ ابن حزمؒ برامحق حدیث نکاح صاف میں کہنے ابتدا کے ہے کہ ظاہر
کرتا ہے تو عنہ منصف خیر غور کر سکتا ہے کہ جو بات انکی خود کر و گنہاں جو اسنت لکھ
جاریں سو وہی شعیان و اتباع سلیمت طاہرہ کہیں اور کہیں تو بہرہی و اسطی ذریعہ عام
کا لانا مع نسبت نفی لغت کتابت کی دین اس صورت میں انکی جو امین بخبر خطابہ ہد
علی الکاذبین کے کیا کہنا چاہی لطف من لایمان لہ لاجیا ولہ فی الحقیقت یہ فریب کاری
انکی بیروی ہی انکو اپنی بیرون کی کیونکہ انکی یہ مقدمہ اون کا یہی یہی حال تھا کہ سلیمت

نہایت صحیح ہے اور میں انصاری الی اس میں بھی لکھتے ہیں اور مع مراد ہے مع المرافق امی معہا کا مینہ استہ یعنی

نہایت صحیح ہے اور میں انصاری الی اس میں بھی لکھتے ہیں اور مع مراد ہے مع المرافق امی معہا کا مینہ استہ یعنی

اہلیت ظاہرہ مصطفویٰ کو نسبت مخالفت کتابت کی معادلتہ دیتی تھی چنانچہ سابقاً
 یہی ظاہر ہے کہ معاویہ و پیادہ و جاگیرین دی دی کر لوگوں کو شہادتیں کروانا تھا کہ وہ
 معادلتہ نسبت یرعت اور حدیث کی جناب امیر کو دیوں اور بیان کریں تاکہ عوام اس سے
 متنفر نہ ہوں اور اس جگہ یہی میں ایک مختصر سیاسی حال انکی سی پیر و شد کا بہترین کتب
 متعددہ سی لکھ دیا ہوں کہ قرار واقعی قلعی اوس پیر اور ان پیروں کی کہل جاوہ صبح ہو کہ
 لطیف لطیف انکی بان کی ٹبری متعدد معتبر کتاب میں ہو بلکہ اور اکثر کتب تاریخ میں یہی
 نہیں کے انکی موجودی جو شخص کہہ ہی نظر اور نصیب تاریخ سی کہتا ہے خوبی جانتا ہے کہ عقیل
 جو کہ بہائی تھی جناب امیر کے وہ معاویہ کے پاس گئے ہو تھے سو بعد چند روز کے انہیں معادلتہ
 نے تکلیف دی اس امر کی کہ نبریر وہ ہی اسی طرح لحن کریں جو کہ مسکی اور مسکی پیروں کی
 عادت تھی تاکہ حقیقت اسکی لوگوں میں ظاہر ہو اور معادلتہ بطلان جناب امیر کا لوگوں کے
 ذہن نشین ہو کیونکہ انکی خاص بہائی جیسا کلمہ کہیں گے تو لوگ کیونکر یہ یقین کر سکیں
 علیٰ خصوص عوام کا لانعام جاہل پیر کے ظاہر ہو کہ بالیقین یقین کریں ہی کریں سو عقیل
 راضی نہ ہوئی انجام کار جب حیت نجد نہا اور رنگ کیا تو وہ منبر پر گئے اور اسطورہ کیس
 مسیبتا و خبر اور بطلان ضمیر کو ادا کیا کہ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے کہ ایسا انسان معاویہ
 حکم کرتا ہے لہذا لحن علی کے لغت اوس پیر ہو جو اسوقت عمر و عاص نے مسکی کا یقین کر

پنج

کہا کہ تو نے سنا اور سچا کہ عقل نے کیا عقل مندی کی کہ یہ پیرت ہوئے اور تون نے
 اسطرح تقریر میں ضمیر سیری کہ وہ معاویہ ہی پر ہوتے معاویہ نے جواب دیا کہ بی شک میں
 لیکن تو اصل مطلب نہیں سمجھتا ہوں گا جو اسی ہے یہ ہر بار کیوں جا رہے صرف یہ صرف
 خبر خفا و غیرہ کو نہیں سمجھتی اپنا مطلب حاصل ہو گیا وہ یہ بھی سمجھی کہ سنی و نہیں ہی کہا
 اور ابی علی بن محمد بن سیف الدہلی کہ اب حدیث میں لکھتا ہے کہ معاویہ نے ہر سال حجت کی اپنے
 عاتون کو حکم دیا تھا کہ معاویہ منبروں پر ایسا ہی چمکادین اور جو کوئی فضیلت
 جناب امیر کی روایت کری تو خون اسکا حلال ہے فوراً مار ڈالو اور ابو جعفر سکا بی غیر
 اسکی اتباع کی تھی سیری واضح ہے کہ وہ معاویہ بن اکلہ الکیا دینے پر غلطی میں نہیں ہو سکتا
 نقل کر کے نہ کہتا تھا کہ یا خدا تو جانتا ہے کہ ابو تراب فی دین میں الحاکم کیا ہے سو
 پر ظاہر ہے کہ خدا عالم اور تمام عالمان عالم جانتی ہیں کہ مولانا مومنین ہیں اور بنیاد
 ہستی دین کی اور قابل ہستی مشترک اور منافقین اور کفرین کی بلکہ خود انکی مان مہتھی سیری
 ہے کہ آنحضرت ایک روز خطبہ پڑھتی تھی اور معاویہ اسکا باپ ابوسفیان ہاتھ پڑی کھڑی ہو
 چلی اور سوقت اپنے ان دونوں لعنت کی اور جمع بین صحیحین میں ابن عمر سے ہے کہ اس
 خود سنا آنحضرت سے کہ فرمایا کہ آتا ہے ایک شخص جو میری طریقہ پر نہیں رہتا اور معاویہ
 نمودار ہوا اور صحاح ستہ میں انکی خود ہے کہ بھی مولانا مومنین ہیں یا کہ علی ساتھ حق ہے

ابو جعفر
 سکا بی غیر
 اسکی اتباع
 کی تھی سیری
 واضح ہے کہ
 وہ معاویہ
 بن اکلہ الکیا
 دینے پر غلطی
 میں نہیں ہو
 سکتا

بیانِ فضیلت

ہیں اور حقِ ساتھ علیؑ کے اور علیؑ ساتھ قرآن کی اور قرآن ساتھ علیؑ کے اور صبح
 سے واضح ہو کہ سعادتِ گلی میں ^{نقطہ} اٹھے ہوئی مرا کر یہ بیان سکا محض واسطی تغیرِ علوم
 کا لانعام کے تھا کہ جب یہ اس طرح خدا کو گواہ پگر کے ایسی نسبت ہے تو وہ عدمِ حقیقت کے نہ ہو
 جان کا یقین کریں الامان الامان یہ حال تھا انکی پیرو نکا سو یہ پیرو ایسی پیروں کا
 اگر عوام کا لانعام کے بہکانی کے اور نفرت دلائی کو نہ رہتے اتباعِ مولاؑ سو منین سی
 ایسی باتیں یعنی نسبتِ مخالفت کناست کی تو محلِ عینین بلکہ عین او استتہر
 اپنی پیرو مرشد کی کیونکہ جب پیرو مرید کو کام کرے تو مرید و نکو اسی لکیر پر چلنا ہے
 اظہارِ اذت پر مبارک باشد بقول شاعر فارس ما فریدان رو بسوی کعبہ چون آرم چون
 رو بسوی خانہ خار دار دیر ما دوسرے خود انکی یا انکی محدث و محقق انکی حرکت ناشائستہ
 محکوس پر دعوتِ ملامت کرتے ہیں کہ اصل مدحیت کو چہ حاجت استلال پر شاد و
 اہلیت ظاہرہ کی بھی نہیں رہی جن کے بموجب شاد و اعمال کے جو کہ عند الفریقین احدیٰ من
 فرقتھما قبل او رعا مل میں سنی چار و نکو کہا جا ہی کہ یہاں ہی جو اہلیت کے تو ارشاد و
 سے تمہیں کیا کام ہو ایسی تم کبستی ہو جبکہ تمہاری بخاری چند جہ توں کو جو کہ بڑی بڑی
 مرشد اور عمدہ تمہاری میں یہاں تک لگا رہتا اھا بیت فرود خاص میرہ اہلیت ظاہرہ کی
 تریکے کسی روئی نو احوال و خواجہ کو نہ شامل کرتے تھے تو انکی روایت تھا کہ وہ عتبار کی

چنانچہ عینی شاعر بخاری صاف لکھتا ہے کہ بخاری تھا امام محمد باقرؑ نہیں رویت کرنا تھا جب تک
 کہ کسی اور کو شامل نہ کر لیتا تھا لیکن ہم ہمارے اہلِ حق و معتمد موثق ابنِ حزم کی کتاب سے نہیں
 تبادلتی ہیں سہمیں چون چر اکثرگی تو اس میں سے بھی جاوے جسے تیار کر رہی ہو کہ یہ وہ خود اسے
 کتابین صاف لکھتا ہے کہ جو لوگ علم عربی سے نصیب پہرہ کہتی ہیں کمال تعجب ہے اور نسبی کہ استدلال
 و جہل کا ابتدائی دوسرا اصحاب تاہم فرق آہ ضویدین بسبب الی کے کرنے ہیں کیونکہ انی بمعنی
 مع اور سوا اسکی مناسب مقام محل کے اکثر آتا ہے بہر تخصیص الی کی بمعنی غایت اس جگہ بغیر کسی
 مخصوص اور قرینہ کی محض حکم سے یعنی دعویٰ دلیل محض نوعی بہان تمام ہوا ترجمہ عبارت مذکور کا
 سجان نہ لے لعدول قدر جاوے الحق و در حق الباطل یہہ ایک نوعی حقیقت نہ حقیقہ کا کہ یہ درگاہ
 عالم انہیں کے گرد گھنٹا لون کی دست و زبانی کی موندہ پر تہہ پر اٹکا دیتا ہے کہ نتائج غالب کل
 عالمگیر اور گھنٹا لال اور گھنٹا لون کی تکلیف ہووے تیسرے نہایت صاف بات ہے شخص جان سکتا ہے
 کہ وضع طبعی اور عادت و جبلت انسان یہہ ہے کہ عضو کو علی طرف سفلی کے دہتا ہے یعنی اوپر
 عضو کے پانی ڈالتا ہے اور نیچے کو بہتا ہے چنانچہ یہہ بات عادت اور جاری ہے جو شخص جانتا ہے کہ مثلاً
 کوئی شخص حکم کرے کہ سیکو کہ تو پاؤں کو دھو تو نوٹک یا ران تک تو دھونی والا رانوا اور در
 شروع کرے گا نہ معلوم کس سوکے دھو دگا اور جو حکم کری کہ جسم کو دھو کر دیک تو نی شک
 گزرتی شروع کرے گا نہ معلوم اور اگر حکم کری کہ ہاتھ کو دھو شانہ تک تو شانہ سے شروع

بیان غزل بہ

کہ گناہ محکوم تو مہی ہی اگر حکم ہو کہ ہاتھ کو دہو کہینو تک تو ہنسی شروع کہینو ہنسی کے گنا
 نہ محکوم کیونکہ عادت نام حرب جرم کے اسطرح جاری اور عادی ہر اور جب کہ قرآن بالا جماع مغایرت
 محاورہ حرب اور عادت نازل ہر تو صاف ظاہر ہر کہ جو طریقی تھا مستعمل اصل مذہب کا ہر موافق
 ارشاد و ہدایت ائمہ اہلبیت عا کہ حد ثقلین اور عارف اور عالم تر ارشاد و اسول ثقلین میں
 کتاب خدا ہی پر نازل ہر چنانچہ ابن حزم وغیرہ انکی مٹھنسی ہی بتائیدین اسکی ظاہر ہونے جو کہ اور
 مذکور ہونے اور آئندہ ہی بیان ہونے مگر ان خاص بیرونی خلاف روق صحت مولانا فتح مکتفی
 نکاس ہو تو عین زبیا اور حربہ ہی شک و گن اگر حکم ہو کہ باؤن دہو ورنو یاران یا گوتی تک
 تو وہ محکوم ہی ہو کہ دہو دین یا دہلو اوین اور چوٹان بیہ ہمال مرضی مجزی ہر تو خدا مبارک
 کریمی ہاتھ میں ہی اگلیوں ہی سی تہ اور اتہا مرفق تک صحت ہی خود انکی ہائے ثابت ہر کہ
 اجماع جمہور کا ہی ہر کہ آنحضرت مرفق کو دہونی میں داخل فرماتی ہی چنانچہ تفسیر جلالین ہی
 وچہ اول میں بیان ہوا اور ہی فخر الدین رازی سی ہوید اسو کہ جمہور اسکی معتقد ہیں کہ مع
 مرفق کے دہونا واجب ہی ہو اگر الی کو بمعنی ہتھ ہی غایت کیوں تو مرفق حکم کے دہونے
 کے خارج ہو جاو کیونکہ غایت معنی میں داخل ہندین ہوتی ہو جب انکی اپنی قرا کے چنانچہ
 ابنین کا نام زفر زور واقعی صاف اتہا اسبات کا کرتا ہی اور مرفق کو دہونی خاصے صحیح
 کہتا ہی اور دلیل میں لکھتا ہی کہ پان الی غایت ذہنایت عمل کے لئی ہر اور غایت ہندین

چرخ

داخل ہوتے مغمیا میں چنانچہ جلال الدین سیوطی اور شراح کثر اور صاحبہ باریہ بہت تفصیل سے
اس مضمون کو لکھتے ہیں اور محمد ازی نے تیسویں مسئلہ میں اس کی تفسیر کہ میں جہو پیر سے
بدلیل و ابرین استلال زرف کو پانی سے بتلاک ہے اور غسل مع المرفق کو ثابت کیا ہے
پانچویں یہ ہے کہ اگر الی کو بالفرض تقدیر محکمہ وسطی انتہای غایت ہی کی ہاں فرار دین تو
پہلی سنون چاروں کو ایک در بری مشکل پیری کی بقول شخصی کے ناز کو روزہ طہی پر لکھو
وضع طبعی اور عادت انسانی ظاہر ہے کہ علای خصوصی غسل شروع کرتے ہیں اور بر ظاہر
کہ انتہہ شانہ سے نکلیوں تک کو مستی ہوتی ہے یعنی سب ٹی جانتا ہے کہ طلاق ہاتھ کا شانہ تک
ہی تو اگر الی کو انتہای غایت کی لئی یہاں فرار دینی ہوتی مرفق کو محل ختم غسل کہ زمین تو جانتے
کہ شانہ سے مرفق تک ہو دین اور سوقت الی وسطی انتہای غایت کی مہر عادت انسانی کی حساب
اور ماسیہ نہیں تو لیساد جو اسے با جہت برد لالت کرنا ہے اور شروع محوی کو فرض کہیل کرنا ہے
چنانچہ خود ابن حزم مرقوم صدر انکا کتاب سطورہ میں جو تصریح مصر صدر لکھتا ہے جس کا ترجمہ
یہ ہے کہ جو لوگ الی کو بعضی انتہای غایت کی آیت میں جتا لکھتے ہیں تو ان کو المین اور ارفق
پہرہ کہ شانہ سے لکھتے تک ہو دین ان کو اسی کہ انتہہ شانہ سے اور ان اصابع تک عضو کو شامل ہے
اور ہونا علای خصوصی طرف سفلی کا وضع طبعی وسطی انسان کے پس جس وقت کہ حکم کیا پروردگار
ایک عضو کے ہوتی کو تو اس کی عکس میں گوہر حکمت اور مصلحت نہیں ہے کہ اوسے حساب

۹

تو پہر ایسی ذہنی بات دین میں کرنے محض بلاعت یعنی ہمیں کرنا ہے جس سے ہمارے نزدیک حق و باطل
یہی ہے جو کہ آیت ولات کرتی ہے اور پہر دہو سے مقدار کے یعنی مرفق سے اس کا بیان کیا گیا ہے

ترجمہ ابن حزم کہ جابہی اب نصف خیر روح صاحب تحفہ کو ان کلمات سے یاد کرے جو کہ
حق تعالیٰ نے کا زمین کے حق میں ارشاد فرمائیں اور کہنا چاہتی ہو سکی پروردگار کہ یہاں

جیو اپنی ابن حزم کے حق میں وہ ہی کلمہ کہو اتہام زیادتی کا قرآن پر جو کہ فرمایا ہے
الی المرافق من المرافق تغیر کرنا ہے علاوہ اس کی ایک جواب جو اب جو عرض و تقصیر اخذ نہیں ہوتا

الی کے ایک اور تقریر ہے شیخ بہا علیہ الرحمہ اور ابن خلدون نے شرح روح اربعین میں در سوا
اکثر علماء توابع سولہ الامویین غالباً بدریہ لصلیٰ علیہ وسلم فی جو کہ لہا اگر جو اہم سہن فی

مشکل سے ایسا کیونکہ وہ حق علمیت کہتا ہے سنی چارہ توابع جاہل کلاذ و اب اس کے علاوہ اس کی
فہم عقل کے دست و پاگم کرتے ہیں تو عوام اور ان پر ہی غریب کیا مجتہدین مکتبہ تینا ہو سکتی ہے

بہت سہل اور سادہ طرح سے لگتا ہے تاکہ سطح کم علم بھی سمجھ سکیں وہ یہ ہے کہ بالفرض
تہجد پر اگر کثرت الی ہوتا ہی علت ہوگی لہذا کہا جاوے تو اس پر ہی حکم مطلب حاصل نہیں ہوتا

یہی شروع کرنا چاہیے اور ختم مرفق تک ہرگز حاصل نہیں جو کہ پرانی عقل کے عمل
میں لایں کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ غلو فعل بافاعل ہو کہ ضمیر ہے اس خطاب طرف مومنین

اور جو کلمہ مضاف ایہ مفعول غلو کا اور یہ صیغہ ایہ کہ ہے اسبب عطف کے
نظائر ایہ ہے کہ ایہ مفعول غلو کا اور یہ صیغہ ایہ کہ ہے اسبب عطف کے

یہی ہے جو کہ آیت ولات کرتی ہے اور پہر دہو سے مقدار کے یعنی مرفق سے اس کا بیان کیا گیا ہے
ترجمہ ابن حزم کہ جابہی اب نصف خیر روح صاحب تحفہ کو ان کلمات سے یاد کرے جو کہ
حق تعالیٰ نے کا زمین کے حق میں ارشاد فرمائیں اور کہنا چاہتی ہو سکی پروردگار کہ یہاں
جیو اپنی ابن حزم کے حق میں وہ ہی کلمہ کہو اتہام زیادتی کا قرآن پر جو کہ فرمایا ہے
الی المرافق من المرافق تغیر کرنا ہے علاوہ اس کی ایک جواب جو اب جو عرض و تقصیر اخذ نہیں ہوتا
الی کے ایک اور تقریر ہے شیخ بہا علیہ الرحمہ اور ابن خلدون نے شرح روح اربعین میں در سوا
اکثر علماء توابع سولہ الامویین غالباً بدریہ لصلیٰ علیہ وسلم فی جو کہ لہا اگر جو اہم سہن فی
مشکل سے ایسا کیونکہ وہ حق علمیت کہتا ہے سنی چارہ توابع جاہل کلاذ و اب اس کے علاوہ اس کی
فہم عقل کے دست و پاگم کرتے ہیں تو عوام اور ان پر ہی غریب کیا مجتہدین مکتبہ تینا ہو سکتی ہے
بہت سہل اور سادہ طرح سے لگتا ہے تاکہ سطح کم علم بھی سمجھ سکیں وہ یہ ہے کہ بالفرض
تہجد پر اگر کثرت الی ہوتا ہی علت ہوگی لہذا کہا جاوے تو اس پر ہی حکم مطلب حاصل نہیں ہوتا
یہی شروع کرنا چاہیے اور ختم مرفق تک ہرگز حاصل نہیں جو کہ پرانی عقل کے عمل
میں لایں کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ غلو فعل بافاعل ہو کہ ضمیر ہے اس خطاب طرف مومنین
اور جو کلمہ مضاف ایہ مفعول غلو کا اور یہ صیغہ ایہ کہ ہے اسبب عطف کے
نظائر ایہ ہے کہ ایہ مفعول غلو کا اور یہ صیغہ ایہ کہ ہے اسبب عطف کے

منقول غلو کا ادراکی لائق جاوے درستی غسلہ اکا کہ طفل شرح یا تعامل خاق کی ہے
 اسی جا میں تو آئی واسطی حد کرنے غسل کے ہوا نہ یہ کہ جو غسل ہو یعنی بس اعضا محکمہ
 غسل تمام ہو اسی آگے پیرج کی اعضا اور اسی شروع ہو اسکی بعد جو اعضا نہ کہ ہیں
 وہ سچ کی ہیں تو عرفی انتہائی غسل ہی نہ انتہائی مغسول یعنی مات اور جب تک علم اس میں
 کو کم سمجھ سکتی ہیں اور کہہ تو نہیں کہ طبیعت اولی اور ذہن اسکی فہم میں متشوش ہوں مگر
 میں ایک ارشال لکھ دیا ہوں جسے باسانی سمجھ سکیں اور ہدایات تابعین قابل حسنا
 کتابت کے علاوہ جیلا سبک نزدیک ہوا مشورہ اور ہر سہل طرح سے شخص پر واضح ہو
 کہ یہ اولی ماہیت پانچ کے محض طاعت اور اہیات دین مصطفویہ میں کی ہے اور اہلی عقدا
 دشمن دین مصطفوی کی انکاختراع و بدعت ہے نہایت ظاہر بات ہے کہ مثلاً اگر کوئی حاکم
 حکم کرے کسی محکم کو کہ گھر کو تادیو اور صدر دالان فرس کر کے یہ جاوے صاف و مصفا
 کرتا تو باصفیکہ عرف انتہائی نایت ہی موجود ہے جس پر ہی کوئی شخص نہیں خیال کر سکتا کہ
 تعبیر حکم جیسی ہے کہ جس جگہ انتہائی نایت جو فہم خرابی یعنی تا حکم حاکم میں مذکور
 ختم جاوے اور اسی جگہ واقع ہوا اور شروع صحت کے دروازہ سے بلا حکوم حیا کے شروع
 رکھا اور جہاں ختم کری گا قمار و مجازی بان جاوے اور صفائی سبب سے حکومہ
 ہر فرد و جگہ ملک صاحب ذہن مسلم اور مستقیم کیفیت اسکی ادھا سکتا ہے کہ اگر وہ
 عرفی انتہائی نایت جو فہم خرابی یعنی تا حکم حاکم میں مذکور

تعمیر کی ہے
 صحت کی ہے
 عرفی انتہائی نایت جو فہم خرابی یعنی تا حکم حاکم میں مذکور
 ہر فرد و جگہ ملک صاحب ذہن مسلم اور مستقیم کیفیت اسکی ادھا سکتا ہے کہ اگر وہ
 عرفی انتہائی نایت جو فہم خرابی یعنی تا حکم حاکم میں مذکور

بیان کرد

سید محمد
بن
سید محمد

دیوار صدر والان سے شروع اور تابعدار وارہ صحنہ خانیہ ختم کر گیا تو تزکیہ و صفا کس
سے بی کہ تصور ہی اور عادی اور زیبا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بیاد لٹی ملک میٹر ہی عقل کے
دشمن فہم اور رک جا رہا ہے صحنہ خانیہ سے شروع کرتے ہوئے مع تمام حس و خاشاک گل و لالہ

وغیرہ کی تابعدار دیوار صدر جاو گئی اللهم خطنا من ووس الشيطان الرجيم و عطا عقلنا و
والذین تسلیم و نعم ما قال الرومی این فسون دیو در دہا کج پیر و در چون کج دریا
کج بالجمہ سید آئے بگوئید بفرص تسلیم قول مخالفین کہ جو کہ اتباع باطنیہ العلم عالم

توضیح

کل غالب ہر رنگ رنگ سی بہن زیر اور انکی دست و پا کم کرتے ہیں و زینہ حقیقت
اس تہہ دہو نیکی مختصر تقریر سی ایس ہی کہ محاورہ عرب و عجم سب میں شامل ہی کہ لفظ تہہ

کا شامل ہی شانہ ملک کو اور وضع طبعی ہسانی ہوید ہی کہ محض کو طرف علی سے طرف
کے دہو و اور عادت ہسانی جاری ہی کہ حرف ہونا تہہ کا بی کسی قید کے یوں تو پوچھی
تک سی دہونا معمول و ہوتا ہی اور جو کہنی یا شانہ وغیرہ کی قید لگا دین تو دانت

چنانچہ تہہ بازہ کی نماز پڑھنے ہی خود اکی اکی احادیث موضوعہ او کتب فقہیہ
سی ہوید ہی کہ جو صرف حدیث ذکر کہنی مطلق سید ہی ماتہ کا اور پوٹی ماتہ کے
بی قید ساعد کی کہتے ہیں تو بند دست یعنی پونہی تک مقصود کہتے ہیں اور علی
کرتے ہیں اور قید ساعد کی ہگانی ہیں وہ او سہل عمل کرتے ہیں چنانچہ سید سعاد

بخش
پانچم

میں تفصیل ان چیزوں کے بہت تشریح سے ایک جگہ مجتمع ہیں جو چاہتی کہ یہاں سو ہی حال
 غور کر لیا جاوے اس جگہ بھی تہی پر بات کہ یہاں یہ مقید ہوتی ہے سو الی از رو لغت اور
 کتب نحو کے مجموعی مع اور میں ہی اور کن خبا اور عمال و حال رسول اہلسنت ظاہرہ سے
 استعمال اور عمل درآمد کا انکی مان بھی ہویدا چنانچہ اوپر ہی توضیح ظاہر ہو گیا اور
 اہلسنت کے ان ظورہ ترکیب و ضمن میں غسل ید مرفق سے مثل عمل مجریہ انکی توضیح و تشریح سے جو
 بلکہ خود شیوخ کی محققین و مفسرین ہر صدر و غیرہ سے پہلی شروع غسل مرفق سے اور بیان عمل
 سنت غسل مع المرافق کا شمس و سطر النہار ظاہر تو یہ ظاہر ہے کہ ان خلاف کتابت
 کے خود سنی ترکیب میں نہ اصل مرتبہ تا باج اہلسنت رسول مقبول اور حاکم فی اور سنت
 و تحریف میں نہ مرتبہ پرخص شیوخ کے جہالت اور بی حیائی اور ادا سنت ہی مقید
 محمد خان دین مبین بھٹوئی کے جسکی توضیح و جہ اول میں ظاہر ہو بات یہ ہے کہ یہ
 صرف سنت اہل قبلی حسب کتابت ہے تا درین و خانین کے پہلی مضمون آیہ لا تغدوا فی
 الارض کے داخل ہوتے ہیں اور روح میلہ کذاب کو اپنی اعمال و افعال سے شام
 و غم کرتے ہیں اور مضمون اطمینو لہدو اطمینو لہدو اطمینو لہدو کو یکم صفحہ خاطر سے
 محو کر کے تہدید مضمون آیہ کہ یرید لغز اعد علی الکاذبین کو طاق شیخانی پر دہر کر کے
 و فریب کو عین مصلحت جانتی ہیں اور اگر اسی میں پڑتے ہیں خدا ہدایت کرتی ہرگز کہ

تاریخ
۱۱۶
۱۱۷

فایده تفسیر اربع بیان ارسال^{۱۱۰} کے

حقیقت ارسال وضع اسمین علی شمال کو جاننا چاہی کہ اصطلاح فقہائین ارسال ہی
 ہائتہ پہلی ہو لگائی ہو نماز پڑھنی اور وضع اسمین علی شمال دانا ہائتہ یعنی ہائتہ
 رکبہ نماز پڑھنے اولاً واضح ہو کہ اکثر مورخین کہ استدلال و تظہاراً بالتصریح خواہ با
 خاص کتاب خدا سی ہی اور اکثر امور میں کہ تصریح و استنباط اونکا ہائتہ نہیں بلکہ قول و فعل
 رسول مقبول اور ایشاد علیت طاہرہ ثابت و حسباً کہ شروع میں اشارہ کیا گیا چنانچہ ایشاد
 نماز چکنا اور سجدتین اور اذکار التوسیدہ وغیرہ اکثر اثبات میں کہ انہی قبیل سی ہیں اور جن
 سی کا شمس فی وسط لہا ہو یہاں کہ خطاب بن خطاب کا حسباً کتاب تہ سر اپنی
 پر چنانچہ مکرر ظاہر ہوا کہ جب کسی مسئلہ مشکل پیش آتا تھا تو جناب علیؑ علیہ السلام ایسی حل فرما
 تے اور سوقت بی تماشای ہی عقل مند بظاہر لعل علیؑ علیہ السلام چلا اٹھتا تھا کیونکہ ایشاد
 و اہل بیت رسولؐ بموجب حکم خدا و رسولؐ عین ایشاد خدا ہی سوشیعان اہل بیت طاہرہ ہوتے
 حدیث مقبولہ و فقہین اہل تارک حکم تعظیم مان مسکتہم بن فضلوا بعدی کتاب تہ و عترتے
 لن یغتر قاصتی بر اعلیٰ الخوض تابع اور متنسک اہل بیت طاہرہ کے بموجب انکی روایات
 و احادیث کی عمل کرتے ہیں اور سنی پر معاویہ اور ثناء وغیرہ مخالفین اہل بیت کے ہیں
 اونکی مطابق کام کرتے ہیں اگرچہ بعض بعض اہل بیت حق آید اذ قبل ہم کفوا ایسے ہم ہیں

سینوں کے جو مخالف اہلیت میں اسپر ہی سنی بدل و جان جو توابع قابل حسبت اللہ
 ثانی اول من قاس من بمقابلہ ارسال حق چون و چرا پیش کرین یا چٹنگ زنی سنی نسبت
 مخالفت کی عقلین سے اتباع نقلیں کو دیوں تو سکر دا دیجی پائی اور بی شرمی کی دینی
 اور اپنی اور اپنی پیروں کے نصیحت کروا کر کہو کہ انکی خود کتب احادیث و فقہ سی صاف
 ہے کہ خود انکی معتد اور امام ارسال کے قابل میں اور جو ہاتھ باندھنی کے قابل میں وہ یہی
 کچھ وجوہ کے قابل نہیں بلکہ جواز و تعمیر اور بعضی سنت و سجا کے اور اسپر ہی بعضی کسی طرح
 بعض کسی طرح عرض مختلف ہی تو نے اور قیاس اور کے کے علو نے چنانچہ ہدایہ سی جو
 جسد کتبی کی ان کی نقد میں واضح ہے کہ ابو حنیفہ جو اہل سنت رکھنا ہاتھ کانچی ناف
 اہل سنت جانتا ہے اور مالک ہاتھ کھلی رکھتا ہے اور شافعی ہی ہاتھ باندھا ہے مگر سینہ پر رکھتا ہے
 اور ہی ابو حنیفہ دلیل میں کہتا ہے کہ ہاتھ نیچی ناف کی رکھنا قریب تر ہے تعظیم کو اور تخلص
 کمترین نہیں کے ہے کہ وضع الیمین علی الشمال سنونات نمازی ہے اور مالک نے کہا ہے کہ
 ارسال ہے اور اذراعی جو طبراعلمای کل سی انکی ہاں ہے وہ قابل تعمیر کامی ہے کہتا ہے
 چاہو ہاتھ باندھ کی طرہ چاہو ہاتھ کھلی طرہ چنانچہ میران شہرانی میں انکی ہاں بہت
 تفصیل سے یہ بات مصرح ہے بلکہ یہ ہی ظاہر ہے کہ ابن مندز زبیر سی روایت کرتا ہے کہ وہ
 ارسال کرتا تھا اور حسن اور ابن سعید میں اور نجی سی ہی ارسال مروی ہے اور شرح

علامہ قاری و مظاہر حق وغیرہما و ترجمہ ہائے مشکوٰۃ نسبت میں ہے کہ امام مالک کے نزدیک
 چوہڑی کہنا ہاتھوں کا ہی بجا اور وضع اور ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کی نیچی مانتہ رکھنا اور فقہ
 کے ان سیزہ کے برابر یعنی ناف ہی اوپر سوا ابو حنیفہ نے وہ بات اختیار کی جو صورتِ ادریس
 معنادہ یعنی ناف کی نیچی ہاتھ رکھنا اور عبدالحق و دہلوی شرح سنن مسعودہ میں لکھتا
 کہ مذہب امام مالک کا ارسال ہے باجواز وضع اوشیح ابن حجر فتح الباری میں بعد عبارت
 طویل کے لکھتا ہے کہ معمول امام مالک کی ان ارسال ہے اگرچہ جواز وضع ہی مروی ہے و اب
 غفیل پیم غور کرے تو مختصر اجاب میں اتباعِ قائل کل بقاس افقہ من عمر حتی المحدثات فی
 المجال کے شیعیان قائل سلونی حضرت ولی حضرت ذوالجلال متعال کو مستفید کافی اور ہیں ہے کہ
 یہاں ہی جو تم نم گن مہنسی اتباعِ بائینہ علم کو مخالفت ثقلین سے منسوب فرماتی ہے جو کہ جسک
 احادیثِ اہلبیت نبوی جو احد ثقلین میں کام فرماتی ہیں اور پھر جبکہ خود تمہاری امام
 مقتدہ اپنی اسی کام کو اختیار کر رہی ہیں تو کون جہت ہے اور شرف ہے کہ تم اس پر اعتراض
 کرتے ہو جو خود تمہاری ان موجود ہے نہایت صاف بات ہے اور بہت مشہور اور تمام کتابوں
 تمہاری ان ہی موجود کہ تمہاری چار اماموں مفروضہ میں کسی کسی ایک کی مذہب کے
 موافق جو شخص کار بند ہو وہ تمہاری ان مثاب ممدوح ہے اور اصلا مطعون و مقذوح
 نہیں صاف دہویا دہلویا سنی مسلمان ہوتا ہے پھر یہ کہ کیا جیاد شرم ہے اور کہنا

کو نساہتہ کی کہ جو انام مالک تمہارا اوہنیں ائیر لوجہ مفروضہ میں کالہ اور سکی میرد
 کرین سو تو ماہر و مدوح اور شیعیان اہلسنت مطاہرہ جو محبت جان شاعر حضرت مصطفویٰ میں
 جنگی لئی خود مشرور و غیرہ تمہاری کتہ بوئین ہی حدیث صحیحہ کی کہ فرمایا میں تجھ مجسنا
 فہو فی ستر لتنا جو وہی کام کرین تو مطون و مقدوح ہو دین اور انہیں نسبت مجسنا
 کے فرماؤ مہر جہاں تعجیل کرتے ہو رسول اہلسنت رسول کے اور خود تعجیل کرنے ہوں
 مجبورون کی محبت نبی جہلا لغد و زنی الارض کے داخل اور کذب ظلم کے شامل ہوں
 اذ قال تعالیٰ انک تعالیٰ عتہ علی کاذبین ولعنتہ علی الظالمین الحق نفس الامرن
 تمہارا طعن کرنا اور ہمارا مطون ہونا ایسی امرین اثر و اثرات وقت اسی دونوں کے
 مقتداؤ نکاحی تمہاری مقتداہاری مولیٰ اولیام کو بدعت و احداث کی نسبت
 جو وضع احادیث کا ذہب کرتے تھی چنانچہ فائدہ اولی میں مذکور ہو اسو سو تم نبی
 ہا تھی اپنی مقتداؤن اہلسنت ہمیسے فرماؤ تو کچھ بی با ت اور محل تعجب نہیں اللہ زور فر
 تا سبب اپنی مادی و عقیدہ کی جسکی حق میں خاص پیغمبر خدا فرماتی ہیں جو انہیں چھو
 تمہارا ان سبب و حکمہ لکھتی ہیں کہ قیامت نزول آیت امانت منذر و کلمہ ہاد و
 آنحضرت کی کہ یا علی امانت ذوات اہل ہاد ہم یہی کہتی ہیں کہ خدا تکوینت نصیب
 اب میں ہوا اس حال پہلی احادیث موضوعہ وضع یسین علی شمال کا اور ہذا ایات

و قیاس انکے تئیں، علمای شیخ طبرکاسیہ نبی امیہ کا یہی لکھ دیتا ہوں کہ طالبان حق
 پر انکی قلبی ہی کلمی اور تصدیق اٹھنی ظاہر ہو اور کاشمیری وسط اسما و وضع ہو کہ نفس الامر
 میں جتنے حدیثیں وضع ہیں علی شمال کی خود انکی مان ہیں وہ سب وضعی ہیں انکی کتب
 رجال میں جو چاہی ان مختصر کلمات قصداً آیات کی تطبیق دی ہوئی کہ اون احادیث میں
 خود یہ وجہ انکی تحقیق کے مجموعہ و مفرد مخالف اہلیت ظاہرہ یعنی مشہور کاذب بعض
 خوارج اور مروی ہیں زیادہ تفصیل حرز اللطیف نسبت ہر ایک کی اس جگہ زائد معلوم
 ہوتی ہے سلی مختصراً اسی اشارہ پر کتب کیا گیا جو بعض تفصیل دیکھنا چاہی تہذیب الکمال
 وغیرہ نہیں کی کتب رجال میں اسامی وارد ہر ایک کا حال دیکھی تو صاف ظاہر ہو جاوے
 کہ اون کہ اونوں فی پاس خاطر غادرین و خائنین آرام طلب کمون کے جوڑ اقرار انبیا
 ہر حتی کہ انکی خود ائمہ مفرضہ میں لاشی ہوئے پر ان احادیث کی بی تکاشا چلا وہی
 میں چنانچہ تخلص شرح کمترین لکھا ہے کہ مالک فی کتب اشرا رسال ہر سوا وسطی کہ وہ شافعی
 زیادہ ہر او پر بدن کے اور وضع ہیں علی شمال وسطی آرام و سحر کی ہر چنانچہ دلا
 کرتا ہے سپر وہ جو مروی ہے براہیم غنی سے کہ تحقیق وہ لوگ نہتہ باندہ تہی تہی نمازین
 وسطی خوف جمع ہو جانے کے اوپر سرد و بخلیوں کے کہ نہتہ نمازین لوگ طول بہت دیتے
 تہی سپر ہر بیہنا زجر تخلص کا اب عقیل ہمیں کہ کہ خود قول سے ان کے سچا دون

بیان ارسال

چادون ایمغورضہ کے ایک گروہ جیوسی کینا بطور جس سے صاف ہو یہ ایسی کہ مثل مسجد موزہ
و اسطی رام دستہ رح کی احادیث موضوع کی اوٹ میں جو اس شخص کام کرتے تھے تھے
ظاہرات ہی کہ اگر احادیث وضع الیمن علی الشمال موضوع بنوین تو یہ امام جو ہوا
کیون ان رسال کو سنت کہتا اور عمل در اداس وضع کا اگر سچ عہد مصطفوی سی ہوتا تو
منذ صحابی رسول مقبول اور علی ہذا القیاس زبیر کہ اوسے عشرہ مشرہ میں آیا دیوں نے

ایسی ہی احادیث موضوع سی بنا کر کہا ہی جو دن رات پانچ وقت آنحضرت کی ساتھ
نماز پڑھتا تھا اور بھی اور ابن سیرین اور حسن وغیرہ اصحاب تابعین خود جنوع انکی اسباب
کرتے خدا کری کہ ان سبکو ایسے تھیو تلو دین جیسے کہ ایسے دباؤ کے وقت صاحب تصدی
تھو جنوں ثعلبی وغیرہ اپنی خاص اسلافوں کو شیو تلو گیا ہی جنین خود اسکا باپ ہی

اصحاب تابعین و صحابہ

نکستی کہتا ہی بالجد مقام غوری کہ نماز کو ی ایسی گاہ بگا کبات بنین دن بہرین
پانچ تو فرض اور سنتین علاوہ ہمیشہ آنحضرت کی ساتھ ادا ہوتی تھین تابعین تو پہلا
ساعت پیکر اصحاب انکہہ کے دیکھی ہوتی اور پہر اسل بیت ہا کہ اس شہورہ اسل
اعرف جانی نسبت ہر من اور باہر سب جگہ دیکھتی تھی اور یہ احد ائین من سوا
قول و فعل تو بالاطاق رہین اور اسل حرص ہوا جو کہین وہ سہرچ ہون ان ہا

تینہ

عجاب فاعبر و یا ادلی الالبصار سستی بیچارو نکا کیا مہنہ ہی جو انکہہ سامنی کرن

بانی اسلام

اور احمد بن حنبل کہ تولد اوسکا سنہ ۱۱۱ ہجری خاص مان عباسیہ سے اوسکو بھی ابوحنیفہ جیسا
 بناوگی چنانچہ فریضت درود میں پچ شہد نماز کے اوپر اوس قسم کی باتو کی موافق شافعی کی عر
 اور یہ تو بہر بلکہ خاصا گرد شید اور اصحاب ابوحنیفہ کے ابو یوسف اور زفر اور محمد بن یحییٰ کا اوس
 خاص عبد عباسیہ میں قاضی مفتی تھا وہ صد ماہانہ میں برخلاف اوسکی پاس کجا قنہ
 دینی لگی چنانچہ انکی خود کتب فقہیہ سی ہو یہاں سے کہ کتنی امر و عین برخلاف اپنی گرو جیو کی ابو
 اور زفر اور محمد بن کام فرمائی ہیں تو اوس میں طبری تریب سے کہ سلطنت نبی امیر کی نہیں
 رہی تھی چنانچہ یہی سبب ہے کہ عبد عباسیہ میں عہدہ قضا سی ابوحنیفہ دم چراتا تھا اور انکی
 اوپر خروج کو برانگیختگی کرتا تھا چنانچہ یافعی وغیرہ انکی ہوا خواہ اوسکی موت میں باطن
 مع کے مسوم ہونا سکا لکن ہتی میں مگر نفس الامریں مقصود اصلی سکا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ
 میں اول اول تو بہت فدائی نبی امیر کا تھا اور انجام دشمنی اہلسنت طاہرہ کی یہ ہیں کہ
 پھر لگے کہ خراج میں شامل ہو گیا جنہو نے زید شہید کو دوستی ظاہر کر کے جہاد کو برانگیختہ
 کیا تھا سو یہ بزرگوار زید شہید کی برانگیختگی میں بھی شامل ہوا اور انجام کار زید شہید کو ہی لگی
 دہر کی درحقیقت بموجب تصریحات انکی کتب سیر کے باعث شہادت او نکلا ہوا چنانچہ واقع میں
 ارتداد بردار اوسنی کہا چاہتی کہ پہلی نواصب میں پھر خراج میں پھر زید میں شامل ہوا اور
 ابراہیم بن عبد بن حسن کو ہی خروج کی ترغیب ہی کرتا تھا چنانچہ یہ قلمی ہی سکی خود

یہاں سے کہ کتنی امر و عین برخلاف اپنی گرو جیو کی ابو
 اور زفر اور محمد بن کام فرمائی ہیں تو اوس میں طبری تریب سے کہ سلطنت نبی امیر کی نہیں
 رہی تھی چنانچہ یہی سبب ہے کہ عبد عباسیہ میں عہدہ قضا سی ابوحنیفہ دم چراتا تھا اور انکی
 اوپر خروج کو برانگیختگی کرتا تھا چنانچہ یافعی وغیرہ انکی ہوا خواہ اوسکی موت میں باطن
 مع کے مسوم ہونا سکا لکن ہتی میں مگر نفس الامریں مقصود اصلی سکا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ
 میں اول اول تو بہت فدائی نبی امیر کا تھا اور انجام دشمنی اہلسنت طاہرہ کی یہ ہیں کہ
 پھر لگے کہ خراج میں شامل ہو گیا جنہو نے زید شہید کو دوستی ظاہر کر کے جہاد کو برانگیختہ
 کیا تھا سو یہ بزرگوار زید شہید کی برانگیختگی میں بھی شامل ہوا اور انجام کار زید شہید کو ہی لگی
 دہر کی درحقیقت بموجب تصریحات انکی کتب سیر کے باعث شہادت او نکلا ہوا چنانچہ واقع میں
 ارتداد بردار اوسنی کہا چاہتی کہ پہلی نواصب میں پھر خراج میں پھر زید میں شامل ہوا اور
 ابراہیم بن عبد بن حسن کو ہی خروج کی ترغیب ہی کرتا تھا چنانچہ یہ قلمی ہی سکی خود

تحریر یافتی سی کہلتی ہی اگرچہ وہ پوشیدہ کر کے کہتا ہی لیکن حقیقت اصلی ظاہری کیونکہ فتویٰ
اسکی سر مخالف ائمہ اہل بیت کی ہمیشہ رہی تو پھر ظاہری کہ اگر دلسی ہو خواہ او تریج اہل
نبوی کا ہوتا تو پھر مخالفت حکام شرعی میں اونسی کیا معنی جو کہ احد ثقلین ہم جنب کتابت
رب اللہ باب بموجب فرمودہ خاص جناب سالت کے ہن شافی وغیرہ ہی صونین بدکر
مسئلونین بر خلاف اہلیت فتویٰ دیتی تھی لیکن نسبت اسکی اسکو ہی وہی نسبت معلوم ہوتی
ہی کیے نسبت جاریہ کی طرف بنی امیہ کی ہنی بالجہ اگرچہ نسبت مخالف کی سفینہ اہلیت مصطفوی
سی فخری مضمون تری وکہ ولعت بہر دو ہلاکت میں بنی امیہ اور مردان عباریہ دو کیسی
ہن لیکن مختصر فرق اتنا ہی کہ بنی امیہ اصلی کفر کی باتو نکو بہت بہ بہانہ احادیث رواج دنیا
مقصود کہتی تھی اور عباسیہ اکثر اصلی یہ مقصود کہتی تھی کہ اہل بیت کی طبع رونق اور زرق
کیا راستی کی طور علم کی غرض کہ عروج نہ پاوین تاکہ استطاعت حصول تخت خلافت کی حاصل
کر سکین اور جہا حکام بموجب فتوای مخالفین کرتی تھی چنانچہ سلی محافل درتیں رسیرو وخی بھی
طریقہ دروہ کی جاری کرتے تھو اور منافعت ہی لوگو کو حضور محفل وخط ودرس ائمہ اہل بیت کے
تاکہ لوگوں پر کی طبع فوہت او کی نہ ظاہر ہو اور اجتماع اونکی پاس نہو جب یہ باتین
طابان حق پر منکشف ہوئین تو اب اصل حقیقت وضع حدیث وضع الیقین کیوں جانا
چاہتی کہ چونکہ در حقیقت کفر ذاتی جہلت میں بنی امیہ طاری اور ساری تھا سو اصل

بیان اصل یہ

اصل دینی امور میں یعنی امور نماز میں یہی مدد چاہتی تھی کہ اصلی اپنی کفر کی ذمہ داری کو میت پہنچا دے
 کہ میں چنانچہ ایک حدیث جامع الاصول میں ہے کہ زین سی اور سند احمد اور سنن ابی داؤد میں
 اور دارقطنی اور ہیثمی یہی معاد آتہ بہ بہتان نام نامی حوالہ معنی کی ہے کہ سنت سے کلمہ علی کلمہ
 ہر تحت السرہ یعنی رکنا کف کا اوپر کف کی نیچے ناف کے جو ظاہر ہے کہ بعینہ میت ذمہ داری کفار
 کی ہے لیکن بعض ذوقون مقرر یوں فی جریہ کیا کہ اس سے سنت اہل اسلام وحشت پرست
 اور تفر کر کے تب اس بات سے پہلے گئی پہلے وضع کیں اور کہہ میں کہ آنحضرت داتا ہا
 باہن ہاتھ کی پشت پر رکھتی تھی اور یہی سنت ہے اور چونکہ وضع مختلف تھی تو کوئی نیچے ہاتھ
 کے کہدیتا تھا کوئی اوپر سینے کے بلکہ ابوحنیفہ کی خود تو جہیہ دلیل پر ظاہر ہوتا ہے کہ قید شدہ
 اور علی الصدر کی ہے بعد وضع ہوئی ہے کیونکہ وہ دلیل میں لانا ہے کہ نیچے ناف کی ہاتھ رکھنا تو
 تعظیم و ادب ہے ہر چند یہ دلیل بھی اسکی اخص الامر میں نہایت پوچھ و پڑھ سے اسکی اور میت سے
 شام اوکی مرشدون و ایان شام کے سامنی دست بستہ اوکی زمانہ میں تعظیم کلمہ ہی رہت
 تھی وہ اوسی میت کو تعظیم پر جانتا ہے جو ظاہر ہے کہ اگر بہ بہانہ حدیث مذکورہ وضع کلمہ
 علی الکف کا رتبہ ہوتا تو پہلے دلیل زیادہ ترجیح ہوتی کہ اس میں خبر و آداب اسکی ہتھیار
 سے زیادہ ترجیح ہوتا العیاذ باللہ فضائل نماز پروردگار ہی گویا ان عقل کے شہسوار نے
 مثل افعال دربار جابرہ و شہر یاران دیار ہمارے گمراہی کے ایسی ہی قیاس و مان ہی نام

میں لانی گئے انفس الامریں جو غویک جاتا ہے تو اسے ہی قیاس کا یہی کچھ ٹھکانا نہیں اور کسی بات میں
 انکی ہندک نہیں کیونکہ قنوت نماز میں جو کہ خود احادیث کثیرہ صحاح ستہ سے اور یہی ائمہ فخریہ میں
 سے انکی ہو یا یہ کہ عمل رسول اور التزام اہلبیت طاہرہ تھا اور شیعیان اہلبیت اسی پر عاملین
 سو تو متروک جواز میں ہو یا یہ کہ کمال غرور و پر دال ہی چنانچہ صحیح ابن ماجہ اور مشکوٰۃ
 وغیرہ سے احادیث کثیرہ انہیں کے ہاں میں بی قید و ترہیح کے اور عمل اہلبیت طاہرہ
 از سنن شہر اور شایع سوا سہر نکا یہ حال ہے کہ قنوت پر شک زنی پر اور مقتدا انکی بھی اس سے
 متفق اور جلتی رہی سوا اصل وجہ تفرانکی مقتداؤں کی یہ ہے کہ بیشتر آنحضرتؐ فی اوکی بڑو کو
 قنوت میں بدد عالمی اور جناب امیر نے ہی قنوت میں معاویہ اور اوکی ہر اسوں کو بدد عالمی
 کی ہے جو کہ انہیں کی کتب صحیحہ صدر سے ہو یا یہ سوا اصل بات اوکی سوخت و کجا ہی چکی قنوت
 سے یہ کجا چاہی کہ اپنی بڑو کی محبت دینی دل سے نہیں گئی خون جوش میں آتا تھا کہ باعث
 موقعی اور عدم اجراء قنوت کی ناز چگانہ میں رہی مقام غرور کا ہے اگر غرور سے کہہیں تو بموجب
 مذاق رائی و قیاس ابو حنیفہ کے تو یہ لازم ہے کہ بہت حال قنوت ہاتھ پسا رہی ہو تا مٹا رہے
 ادا کریں کہ نہایت غرور و تعظم معبود ظاہر ہو کہ ناز خود قنوت ہی عمل کے دشمن رہیں چنانچہ
 کرتے کہ شرایع دینی میں کجی پیشی کو رائی قیاس سے دخل دینا یعنی چہ نہیں دیکھتی احکام
 الہی میں رائی و قیاس کا مہینے سے کتنی بڑے معلم ملکوت اولیٰ من قاسر کا کیا حال ہوا

یعنی اسالیب

ہوا بالحدیث اور انکی امام اور مفتیوں کی قلعی تمام انکی کتابیں دیکھنی سے کہلتی ہیں
جو کوئی نظر غور و بصاف سے انکی سیر کرے اور عقل و ہوش رکھتا ہو تو بجا تھا صدق
دل سے انکی کذب و فریب کو پکارا وہی تماشے کے بائ ہے کہ شہ فی اور احمد جو سینہ پر ہاتھ رکھنی
کی دلیل لاتی ہیں تو حدیث و اہل بن جو لاتی ہیں وہ کہنی ہیں کہ وہ اہل کہتا ہے کہ میں نماز گزار
آنحضرت کی ساتھ تو آنحضرت فی سید ما ہاتھ باہین ہاتھ پر امنی سینہ پر رکھا اور اسطرح تڑکا
نے اپنی صحیح میں قیصہ تلبیب سے لکھنا اور اسکی بھی صحیح میں اسی و اہل بن جو روایت
کرتا ہے تو کہتا ہے کہ و اہل نے کہا کہ پیغمبر صومناز کو کہے ہوتی تھے تو سید ہی ہاتھ سے پکڑتے تھے
ہاتھ ہاتھ کو اور احمد راہی اور اسی و اہل سے جو لکھتے ہیں تو کہتا ہاتھ کا پشت دست
چپ پر بلکہ باغفار سنخ و ساہر ہی لکھتے ہیں اسباق غور ہر ان فضل کے دشمنوں کی کوئی پوچی
کہ اگر و اہل سچا ہے تو یہی خلاف میانان یعنی چہ یا یہ کہ یہ کہنی ہے قابل عتاب و ہین ہر کیف
اپنا انوکھین نہیں گیا و قس علی ہذا یہی حال ہے انکی اور حدیثوں کا اور اولو کا یہ وہ بات
ہی کہ دروغ کو حافظی باشد چو کہ و ضاع حدیث محض جابرہ ہی حدیثی وہی ہے
بتی شغل مغیرہ والو ہریر کے مانند احادیث صحیحین اسکا بھی حال ہے یعنی بالکل حدیث صحیح
الیمین وضعی اور مفترات ہے بلکہ یہ بات اتنی طشت انام ہے کہ خود انکا نام مالک بھی اسکا
ارک ہوا اور اسال کو نہ چہرہ از یادہ کلام یادہ معلوم ہوتا ہے الختمہ کہ شیعان نے نہ لکھا

یہاں اسالیب
یعنی اسالیب
یعنی اسالیب
یعنی اسالیب

بانی جامع العلوم

علوم کچھ نہ خود طعون ہونا ہی سستی چار تہا اپنی بیرون کے بیرون سے منہیں کو چہ پہرہ
 سبباً معوض و ملما ہو قیمن اللہم اهد القوم الضالین
 فایده چوتھا بیچ بیان جمع کرنیکی گھر کو عصر کی سا اور عشا کو
 مغرب کی ساتھ

واضح ہو کہ جمع درمیان بلہر عصر کے اور مغرب عشا کے عند العیقین جائز ہی بموجب اتباع
 نقلین کے سو بعض سستی جو اس بات پر ہی شک زنی اور صاحب تحفہ جیسے بار زبان کم کو بطون
 تحریری اشکارۃ میں محض انکی عیاشی یا خود اپنی انکی کتب حدیث و فقہی سیجات اور جنی نصیبی
 تجاہل ہی عقل کے دشمن اتنا نہیں خیال کرتے کہ جو بات خود انکی مان ہی جائز اور موجود بموجب
 کتاب سنت کی ہی پہرہ ہوسی برطون کرین جو شخص کچھ ہی نظر انکی کتب حدیث و فقہ پر کرتا ہو
 تو جان سکتا ہو کہ خاص انکی ائمہ اربعہ میں سی خود قابل اور عامل میں جمع کے درمیان بلہر عصر
 اور مغرب شکی چنانچہ شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہیہ اور ترجمہ مشکوٰۃ عبدالحق دہلوی وغیرہ
 شرح مشکوٰۃ خود انکی ہانگی بیانگ بلند پکاری میں کہ سبیری امام و علما انکی قابل اور عامل
 رہی میں جو اجماع کے مطلقا یعنی بغیر کسی عذر سفر یا جنسی بیماری یا بارش یا کسی طرح کی
 ڈر کے ازان جملہ شافعی ہو اور مشہور مذہب احمد بن حنبل کا یہی ہی ہو جو کہ صاحب مصنف اور سجادہ
 کہ معاذتہ مقابلہ میں اہلبیت طاہرہ کے انکی زعم فاسد میں امام میں آورا حدیث دہا
 ہنسی

بیان صحیحین بطریق

در باب جواز جمع من الصلوٰۃ اتین کے اس کثرت سے خود انکی صحاح ستہ وغیر مابین میں نقل
 اوکی تمام موشطوات اس سال کی ہر ایک مثنوی نمونہ ازخروازہ ہر طریقی ہدیہ تہذیب نگار ترجمہ بحوالہ
 کنیا پتھر و موثقہ انکی لکھا جاتا، واضح ہو ایک حدیث ہر جمع میں جمع ہر بیابان کہ وہ صحاح ستہ میں
 کی جو دو صحیحین حدیث ہوتی ہر لکھنا ہی سو ابن عباس سے ہے کہ پیغمبرؐ نے ظہر اور عصر اکٹھی اور
 منہر عشا اکٹھی پڑھی ہیں بغیر کسی خوف کی اور بغیر سفر کے اور سبب اسکا ظہر تھا اس امر کا کہ بعد
 آنحضرتؐ کی یہی لوگوں کو حرج بنوے یعنی یہہ سطلی شعار اور ظہر اس بات کی تھا کہ لوگ جمع ان
 دونوں نمازوں میں جائز جانیں اور حج سے بچیں ایک صحیح مسلم میں ہے کہ یہہ دونوں نمازیں اکٹھے
 اکٹھی پڑھیں آنحضرتؐ نے بغیر خوف و خطر کے ایک صحیح بخاری میں ہے حج باب تاخیر الظہر
 الی العصر کے عن عمر بن ابی اشعث عن ابن عباس کہ سات آہہ دفعہ خاص مدینہ منورہ میں پیغمبرؐ
 نے ظہر اور عصر اکٹھی اور منہر عشا اکٹھی پڑھا ایک جگہ بخاری میں ہے حج باب من استطوع
 من المکتوبہ اسی مضمون سے ایک صحیح مسلم میں ہے حج باب جمع من الصلوٰۃ اتین فی السفر والحضر کے
 عن ابی الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کہ پیغمبرؐ نے ظہر عصر خاص مدینہ منورہ میں بغیر خوف
 سفر کے اکٹھی پڑھیں اور وہ میں لکھا ہے کہ حج امت پر نہوے پہر عشاء سے عن ابی جابر
 ایک جگہ اسی میں ہے کہ اکٹھی پڑھی آنحضرتؐ نے ظہر عصر اور منہر عشا پہر ایک جگہ عبد بن شعیب
 سے انکی پڑھے پیر معان ابو ہریرہ کی تصدیق سے ہی مضمون ہے پہر ابن دینار سے

آہدہ دفعہ کے روایت آور و جہ میں اظہار عدم حرج امت کا ایک موطن^۹ میں اور حج طہرانی میں
 ابن عباس^{۱۱} سے ایک طہادی کے مان جا رہا ہے کہ اکہٹی پر ہی آنحضرتؐ فی ظہر عصر اور مغرب
 مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف و غلظت کے وسطی رخصت دینی امت کی نوی سطح بھی رخصت ہو
 کہ پڑ میں ایک خود صاحب تھے کا پدر بزرگوار کرتا ہے مسوی میں احادیث موطن^{۱۲} سے
 بن عباس رخصت کہتا ہے کہ کہا اور ہونے کہ جو کی آنحضرتؐ فی ظہر عصر اور مغرب کو خاص مدینہ منورہ
 میں بلا خوف و سفر ایک کتابت^{۱۳} عنہ الامین تخریج عبدالرزاق ابن جریر سے ماخوذ کی خلیفہ
 یعنی عبدالستہ بن عمر کے زبانی کہ عنہی سے خود اہل کے ساتھ بغیر سفر کے اکہٹی پڑ میں ظہر عصر اور مغرب
 تاکہ امت کی لای حج نہ ہو اور بموجب تخریج طہرانی کے اس سے سی سطح اور رود
 حضرت کی زبانی صاف یہی مضمون ہے کہ سب سبب پوچھا کی حدت سی ہر مایا کہ میں اس
 اس سطح بھی پڑا کہ حج نہ ہو میری امت پر یعنی جمع کر کے دو نمازوں ظہر عصر کو اور مغرب
 کو بھی جائز جانیں اور عل میں لاوین ایک صحیح تندی میں ہے کہ اکہٹی پر ہی آنحضرتؐ فی نماز
 ظہر عصر اور مغرب بغیر خوف اور عذر کے ایک صحیح^{۱۴} میں اس سطح سی اور صحیح ابو داؤد
 وغیرہ میں احادیث کثیرہ متواترہ میں اس سطح صد ماگر یہ چیز حدیثین کہ حرز اعن بطولت
 اس قدر لکھی گئیں واسطی نمونہ کے بس میں اب انکی چٹنگ فی اور طعن کرنوا لوگو اور تو
 کیا کہنا چاہتی اتنا ہی ہزار برابر کہ بنائے جو اب تمہاری سونہ میں مہٹائی دینی چاہتے

چاہتی یا کچھ اور یا تو ان تمام کتب احادیث کو کہ صحیح ستہ میں شمار کرتے ہو یا چوتھی کسی گراؤ یا عوض میں طعن اور شک زنی کے خود اپنی موہند پر تہہ پرے مار جس موہندی طعن کرنے سے اور اگر کچھ یہی حیا ہو تو اسل مذہب حقہ کے سامنی اٹھہ ملا کے پہر بات موہندی نکالو
تعمیر ایک بڑی تعجب کی بات ہے عوام تو بہلا کالانعام ہو کے چھوٹے جاوین گے انکی صاحب
جیسی شہسور محقق کو کیا کہا چاہتی کہ با این ہمہ شہرت علم و فضل و حدیث دانی اسی خلیفہ یا
ہو گے باوجود تخریج اپنی بزرگوں کے کہ یہی کہتا ب موٹا سنی ظاہر ہوئی کجی دم کی باقی ہے کہ با
نیم تحفین وہا ہی بڑی طمطراق سی اس طعن کو لکھتا ہے اور لوگوں کی دہوکا دینی کو آہ فطو
علی الصلوٰۃ و الصلوٰۃ الوسطی ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین تا موقوفہ تا کو بیان کر کے
مثل کرد فرمایا سلطان شام اپنی مقتدا و مرشد کے کہتا ہے کہ شیعہ جو جمع میں اسلو تین جا رہے
ہیں تو خلاف ہی معاذتہ قرآن کا عندہ منصف خیر اس کیدی کا مکر و فریب غور سے
اسکو مقصود یہ ہے کہ عوام صرف لفظ موقوفہ آیت میں دیکھ کر اور سکر دہو کی میں آ جاوین گے اور
اکہٹی ملائی غار بڑی کو خلاف وقت جانیں گے یہ نہیں جانتا کہ اتباع بائینہ علم اسکا
بزرگوں قابل اقلیوں تک کی خبر لینی کو اور قلعی کہو لسی کو موجود اور قائم ہیں واضح ہو کہ
سیاق اس آیه کریمہ مذکور کا واسطی حکم قیام غار و کجی اور ترک تساہل کے پیچ ادا کرنے کے
نہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک غار بڑی کی چنانچہ صریح موجود ہے ہر شخص دیکھتا ہے کہ یہ مضمون

کہا نسی پایا جاتا ہے کہ ایک ایک نماز علیحدہ علیحدہ پڑھو ان عقل کے دشمنوں نے کہا چاہئے
 کہ دشمنانِ دین کہیں قرآن سے یا اپنی ہی نامی کتابوں سے یا چوکی نام سے تہمتا یا نوحہ تہمتا
 بتلا دیتے ہیں کہ ان میں نیچیل کے خیر ابو جہل کے نظریے اپنی کتاب میں بھی نہیں دیکھتی اور
 شرماتی قطع نظر اس قسم کے احادیث اور حال عقاید و عمل انکی عاموں کی کہ متفرق کسی کتاب
 ڈھونڈ ہی سہی معلوم ہو سکتی ہیں ایک کتاب جو سوم نہایت الاغدار فی جوار الجمیع فی الخضر
 خوف و لامطر ابنین کے نام موقوف و معبر موجود ہے اس میں بالاستیعاب تحقیق آئی ہے
 کہ جو کتاب سنت کی بہت تفصیل سے لکھی ہے اور تشریح ہے کہ دلیل جو اجمع و میرا
 دو نماز کے قول حق تعالیٰ کا ہے اقم الصلوٰۃ لعلوک الشمس الا تزلزلوا و الا تضلوا اللیل
 والنهار الا تے اور اقم الصلوٰۃ طم فی النهار زلفا من اللیل الا تے
 اور صاف لکھا ہے کہ دو لوگ شمس یعنی زوال شمس وقت ہے وسطی عصر کے او
 غسق الیل یعنی سیاہی و سکی وقت ہے وسطی عشا میں اور طرف اول وسطی نہار کے
 وقت صبح ہے اور طرف ثانی بعد زوال کے تا غروب وقت ہے وسطی عصر یعنی ظہر و عصر
 کے اور زلفا من الیل وقت ہے وسطی عشا میں کے بالجہد شبانہ روز میں تین وقت
 ہیں کہ جامع میں پانچ وقتوں کو دو تقسیم و تاخیر ظہر و عصر کی اور غروب و عشا کی فعال ظہر
 سے کشف ہو اور سب فرق اسلامی میں جاری ہے اور علاوہ اسکی بہت تفصیل سے

بیان صحیح میں غلو پر مبنی

مضامین طول و طویل میں کہ نقل انکی باعث طوالت ہے اور سوا اسکی شرح و تفسیر وغیرہ کتب مشہورہ و معتبرہ میں انکی صدا جگہ موجود ہے کہ ظہر عصر کو وقت واحد میں اور مغرب کو وقت واحد میں اور فجر الدین رازی تفسیر کبیر میں یہ سچ آیت حافظہ اعلیٰ الصدوق الاوسطی کے صاحب لکھتا ہے چوتھی وجہ میں کہ ظہر عصر جمع ہوتی ہے اور الاوسطی مغرب اور ظہر عصر کو وقت واحد اور مغرب کو وقت واحد لکھتا ہے بالجملہ و الاوسطی منفرات لکنی یہ روان صاحب تفسیر حیدر آبادی اور تہذیب صاحب النصارف کے ہنقد رہی بہت ہے چنانچہ منصف خیر صرف اس ایک لفظ سی غور کر سکتا ہے کہ اتنا اتحاد و تسال وقت ان دو نمازوں کا کہ ہر دو نو ایک نام سی اطلاق کے جائیز چنانچہ اطلاق ظہر میں اور مشامین انکی بان سی ہی ہو یا پڑ درخانہ اگر کسبت یک حرف ہر است اور علاوہ اسکی اعتراض و طعن جو الآیت مجملہ صاحب تفسیر چون پر وارد ہوتا جو وہ نماز کو محدود وقت مخصوصہ کا نہ جانتی حالانکہ کتب فقہ انکی بہر پڑی ہیں اعمال انکی ہے ہیں جو چاہی دیکھئے ظاہر ہے کہ ہر نماز کے دو وقت ہیں ایک فضیلت کا ایک جواز و اہمیت کا یعنی ایک اول وقت ہے سوا وقت پڑھنا افضل ہے اور ایک یہ کہ فضیلت وقت جاتی ہے مگر ابھی جائز ہے اور جو وہ بھی جانتا ہے تو ہمیشہ فوت وقت جانتی ہیں قضا جانتی ہیں مثلاً بعد طلوع آفتاب کے نماز صبح کو کہی اور نہیں کہتی و قس علی ہذا نسبت ہر ایک نماز کے کتب فقہیہ میں یہ باتیں تفصیل موجود ہیں جو چاہی دیکھ سکتا ہے علاوہ اس کے کہ جو کتب

کتب احادیث صحیحہ سے سنی احوال و افعال رسول خدا جمع کرنا نہیں بلکہ ہر عصر اور مرتبہ کی بلا عذر و
 موجود نہیں چکا ارشاد و عمل و وحی ناطق ہے تو پھر اس عمل کو مخالف کلام الہی کے جاننا اور کہنا سراسر
 داکوہ و نفاق کی دینی ہوا اور اسلامی مقابل میں یہ آیت لانی مسیئہ کہنا ایسے ہی سبقت لیجانے
 ہے حقیقت بات با اتباع قابل حسنا کتاب الہی کے یہ مخالفت اور شقاق بر رسول مقبول ہوا اور
 پیغمبر مہموم آیا وہ من یشاقی اللہ و رسولہ کے دخل ہونا ہی ممکن مر جبا با اتباع عمری جبکہ انکی
 اوس پیر و مرشد نے بر و حضورِ ناطق خطاب ان ہوا الوحی لوحی من معاذ اللہ نسبت خطاب
 بذیافہ در گذرنے کی تو یہ پیرا و سکی بعد وفات اوس جناب صلوات اللہ و سلامہ علیہ وآلہ کے
 افعال کو ایسی نسبت دین تو میں ادا سنت اپنی مقتدا و انکی ہوا اور شیعوں کو اوس جناب کے آل
 کے توجہ پر کہیں اوں کو سعادت بموجب سنت اوں کی مقتدا و انکی اور انکو سعادت بموجب
 وراثت انکی مقتدا و انکی ایک اور عیاشی صاحب تحف نے اسی کے ساتھ کہی ہے کہ نہ دہری
 جاوی نہ اوٹھائی جاوے اور اوں کی اتباع و عقائد پر اکثر ستیوں کی زبان زد ہے یعنی معاذ اللہ
 یہ بیٹیاں شیعوں پر لیتی ہیں کہ یہ ہر گز مغرب چاروں نمازین با نظار خروج امام مہدی
 اکبریٰ پر نہا سبب جانتی ہیں اسکی جواب میں جلد نوٹہ اللہ علی انکا زمین کہہ دینا چاہتی
 یہ صرف بیٹیاں ہی تمام کتب مذہبہ موجود ہیں جو چاہی دیکھ سکتا ہے یہ صرف پروردگار
 اوں کو اپنی پیر و مقتداؤں کی جو اوپر ذکر ہوئی ہے کہ وہ جناب لایسوسین کو بھی

بیلان جمع میں لکھو

تعمیر میں لکھو

تعمیر میں لکھو

جیسی نسبت دیتی تھے یہ اونکی اتباع کو دیوین الالغیۃ لہ علی کاذمین تحقیقت میں یہی سی
 ہی گروہ عمری بکری پر ختم کر کیا ڈھسائی ہر اپنی ٹان کی ایمر ایغیہ کو دیکھتی ہیں کہ اونہیں اقصا
 وقت کی قابل نہیں تو زیبا ہر کہ اونکی سطلی کہا جاوی کہ صبح پہلو عصر مغرب کہ یہ کہا گیا
 جائز جانتی ہیں کیونکہ امام مالک ہکاصاف قید کو نوجا نتا ہر بلکہ دنرات میں کیوت
 نماز پڑھنا کافی سمجھتا ہر چنانچہ خود اونکی مان فوج امی مضمون تہم شغل الظالمین بانظالمین انکی اعلا
 میں اسی باب میں خوب جو تیز رہو رہی ہر اور ایک دوسر کی قلعی کہوت ہر ایک ہر کسی کو
 انہیں دنوں میں دہلی سی آیا ہر مینی تمام کال دیکھا وہ تمام اسبخت پر ہر اور حرمت پر اونکی
 اگر یہ سستی ہو کر اونکو کورام کہنا محض اونپن ہر کیونکہ انکی کتب فقہیہ اور فتاویٰ مشی فتاویٰ
 عالم گیری وغیرہ میں حلت اوسکی انکی برون اونخوار وکی اقراسی موجود ہر کہ کف اپنا
 اٹو کہیں نہیں گیا ایک عبارت اوسکی سہنیہ یعنی ضروری اس مقام کے میں لکھدیتا ہوں
 جو انکی برون کی اقراسی ہر جسکی قلعی صاحب شہد کی ہنہان اور پنی لہن اور ونکو گانی کے
 کہلی وہ عبارت یہی ہر نزدیک امام مالک کہ لیسنا اور کوشی والی نے کتا باقوت
 کی تفسیر میں پانچ وقت مینہ کو خاص نہیں کیا ہر بلکہ کہا امام مالک نے کہ نماز پڑھنا کسی وقت میں
 روئسی باہر نہوگا یعنی جسوقت کہ نماز پڑھگادہ وقت ہی ہوگا خالی از وقت نہوگا تو مان وہ
 اداسی اداسی قضا کسلو کہتی ہیں اور حدیث میں لفظ نماز قضا کا ثابت نہیں ہر سچ ہر ہر

ذی ورج و تقاسمی کذب و بہتان نکاہو یاد ہے جو شخص چاہی دیکھ سکتا ہے کہ نماز سنتی
کی ہے کتنی ناکید اور معمول ہے اور پھر جہوٹی کے حق میں وہ کاکہ کہہ سکتا ہے جو کہ قرآن پر
میں کا زمین کی لٹی مصرح ہے یہ نہیں کہا جاتا کہ پہلی ہائسہ زرا اگر زبان میں موندہ تو
انکسین کہو لکر دیکھو خود تمہاری بخاری اور سہ و غیر ہمانی ہوئی کتب صحاح میں احادیث
نماز سنتی عصر کی کس کس تصریح و تفصیل سے موجود ہیں کہ بغیر خدا ہمیشہ صحت عصر کے
پڑھتی تھے یہ کیا معنی اور کیا سبب ہے کہ لقب نوبوحہ مصرع برکاتین ہا نام تکی
کا فور سنت جماعت کہہ چھوڑا ہے اور دعویٰ قیام سنت کا اس طمطراق سے شور و
آسمان تک پاؤں زمین پر نہیں کہتے اور سنت عصر علیٰ ہر غم رسول و اہلبیت
رسول مقبول صرف بنت بدعت اصحاب مرتدین منکر ہے نفس الامین اپنے
مقصود عمل سنت اصحاب دہ پڑھ نہ سنت رسول پر جسکا کہتا رہا سابق ہو چکا
ہے بلکہ لہی کہا جاتا ہے کہ بہا ہی جو کس نے سوتے ہو تمہاری مرشد خلیفہ قابل ہدایت
رسول کردگار کا خود تمہاری کتابوں سے حال ظاہر ہے کہ بعد وفات اولیٰ جو شخص سنت
عصر پڑھتا تھا اور مسجید و ضرب پیش آتا اور مارا کہ یہ سنت قطع کر دانا تھا
جسکا کہ کمال عدلت کا دعویٰ خلاف واقع بیان کرتے پر مختصر کہ خود انکی بان کی جوبالہ
فیروز آبادی سفر سعادت میں صاف لکھا ہے کہ ہمیشہ آنحضرت بعد عصر کے تودو

بیا جیج کا پڑھنا

شائع

پڑھتی تھی اور جناب امیر سی لکھا ہے کہ قبل عصر کے چاکریت پڑھتی تھی اور خود انکی ابن عمر لکھا ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پروردگار عالم رحمت کری اور شخص پر جو کہ قبل از عصر چاکریت پڑھی اور احمد اور ابن جتان اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ سے اس حدیث کو

صحیح کو پونہ پیا ہوا ترمذی اور احمد نے صحیح حدیث کی چاکریت لکھی ہیں

بموجب حدیث جناب امیر کے اور جامع الاصول بخاری اور مسلم اور ابی داؤد اور ترمذی

سی خاص برویت عایشہ ہر اور شرح سفر سعادت میں مصحح ہے کہ یہ فقویہ صدیقہ

انکی فرماتی ہیں کہ دو نمازین آنحضرت انکی کہی سیرا اور علامتہ ترک نہیں کیں کیا سفیر

کیا حضرت میں یعنی دو گتین قبل از صبح اور دو بعد از عصر اور یہ کرتی رہی حضرت

جب تک بچہ اور رحمت الہی وصل ہو الا مان الا مان اسپر غضب الہی کہا چاہتی کہ نظر

حق شریعہ و ترجمہ مشکوٰۃ میں مولوی اسحاق ذریت صاحب تصنیف نہالی خاص شریعہ

لکھتا ہے کہ ہر چند بہت حدیثوں بخاری وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت یہ سنت

عصر کے پڑھتی تھی لیکن عمر ابن الخطاب منع کرتے تھے جو کوئی اس نماز سنت کو

پڑھتا تھا اور یہ ہوا علما ہی اسی پر ہیں کہ نہ پڑھنی چاہی کیونکہ اور حدیثوں سے ثابت

ثابت ہے اور غیر ذرا بادی اور طبی وغیرہ اکثر گروہن سال انکی اس فضیلت عمری کے

جسنا کہ یہ سنت عصر فرض نہیں ہوئی ظاہر کرنے لگی اور اس کے ٹی مکروہ صحیح

اور یہی ابو داؤد فی اسیر المؤمنین سے قبل از عصر پڑھتی اور کبھی نہیں پڑھتی اور

زد و ضرب عمل میں آوے اور پھر دوسرا ڈائی خلیفہ عادل کے عادل آوے اور پھر دوسرا پیرچین کے عزیز
 ضرور ایک تماشہ اور ترکہ با این ہر مخالفت و زد و ضرب صبیح بخاری سی مشکوٰۃ میں صحیح
 تیس باب و اوقات لہنی کے حدیث ہے معاویہ سے جس سے ظاہر ہے کہ معاویہ کے سامنے لوگ علیہ السلام
 عصر پڑھتی تھی لکھا ہے معاویہ سے روایا کہ اس نے لوگوں سے کہا کہ تم پڑھتی ہو اور تحقیق صحت
 میں رہی ہم سنیوں کے اور نہیں دیکھا ہے اور نکو پڑھتی ہیں اور تحقیق سنی کی ہے
 پڑھتی ہیں کہ بسبب خوف حکومت معاویہ کے بیشک بہت لوگ تارک سنتوں عصر کے ہوسے
 اور سبب بعد از پیلون کی سینوین میں بات جاری رہی اور راج ہو گئی چنانچہ شیخ عبد
 دہلوی شرح سفر سعادت میں اسی بحث پر لکھتا ہے کہ امام احمد انکا گہر میں چپ کر پڑھتا تھا جب
 لوگوں نے دیکھ لیا اور پوچھا تو جواب دیا کہ لوگوں کی ڈر سی گہر میں پڑھتا ہوں بالکل یہ
 تھا لوگوں کا اور یہ حال تھا انکی اس امام حموی کا جس سے صاف ارکان تقیہ ہی کا شمس در
 بہار روشن ہے کہ بیہرہ زور و پیرہ مشیر سب سے پہلے طعن سے اتفاقا ظاہر کرتے ہیں اور لطف
 ہے کہ باوجودیکہ معاویہ بالکل بیکار کیا آنحضرت کی بھی پڑھتی سی اور سنت عمری منع ہے
 کو کام کیا ہے خود عبد بن دہلوی شرح مذکورہ میں بوجہ کلام طویل کے سنت اپنی علماء سلف
 کے ظہار میں لکھتا ہے کہ یہ ہر نماز میں بھی آنحضرت کی کہا جاتی اور پھر خود شبہ کر کا
 با جواب چوڑی ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ ابی داؤد سی ہے کہ پیغمبر خدا خود پڑھتی تھی اور اور دیگر

اور ذکر منع کرتے تھے لیکن ایک اور حدیث ابی داؤد میں ہے جو جامع الاصول میں ہے کہ
 ابن عمرؓ جو بچہ لگیا تو اوسنی جوان یا کہ آنحضرتؐ فی رخصت دی بعد عصیٰ سو منافق
 ہی سمین اور اوسین کہ نماز بعد عصر کے خصائص آنحضرتؐ ہی اور آنحضرتؐ ہی نہی کے اور پھر
 اسکا کچھ جواب بزار بالحدیث ان بانو نسیہ ہی کذب بیانی معاویہ کے اور خود اقرار لہ جو ابی انک
 شیخ متقی کا ہو یہاں یہ اتنا کہ یہ معنی جو لکھا ہے تو وسط صحیح کے سب انکی کتابوں میں جو ابی انکی
 کے لکھا ہے کہ خصم پر دلیل اوسی کے ہانسی چاہتی یعنی انکی ہانسی ظاہر ہو جاوے کہ وہ باجنت خود انکی
 ہانسی بقول رسولؐ ثابت اور موجود ہے خود انکی ائمہ مخصوصہ تک جانتی تھی اور جب چاہے کہ او
 کرتے تھے اوسکی لئے انکی ٹبری ابو الائمہ عدت شعار اور معاویہ مانع اور مستعد ضرب غلط
 ہوتی تھی ورنہ درحقیقت سنت عصر کی قبل از عصر فریقین کے ہانسیے ثابت ہے الفرق تعداد
 رکعات میں ہے کہ اصل بیس آٹھ ہیں اور انکی مان چار گزرتی بات ہے کہ یہ ہر دو آٹھ انکی مان
 ہی جناب مولای مومنینؓ سی سی سو اوسپر ہی انہیں ترم نپاؤ گے سوا انبہ سچ ہی پروا
 عمری اور ابن اکثمہ کہا دیکھو کہ اوس سے محترم تر ہیں جو کہ مولا مومنینؓ سے مروی ہو
 المختصر بات یہ ہے کہ اہلبیتؑ ظاہر ہے کہ محی دین نبویؐ میں سوتقطع نظر قبلت اور بعدت
 ان ماجیان دین نبویؐ اور مخالفان اقوال و افعال آل نبیؐ کو سبب بغاوت اور دشمنی
 اوکی زیادہ تر اس سے نکالتا اور سنی چاہے کہ نفس الامریں اوکی اطاعت و سنت پر

بیان کرمہ لفظاً

اور جب کہ انہما شد عنی معلوم تو پڑھا ہر کہ تازمان دفات کا پڑھا خود ہر کہ تہی طہرہ اولیٰ

فایده پانچواں بیجاں سجدہ شکر کے

غلاب
سرموش

چونکہ سجدہ شکر بعد نماز کے بموجب احوال اور احادیث فرود آہل بیت طاہرہ کے نہایت کرم اور علامات مومنین ہی کے اتباع عمری و کبریٰ انہما فیہ اہل طاہرہ کے جو کہ سر اسراجی دین ہیں ہتی چشک زنی اسپر ہی کرتے ہیں اور چونکہ انکی ائمہ فرضہ مستندہ کو مخافت میں فعال علم آ رہ اور گوکہ اہل بیت طاہرہ کا نہایت کرم و کاوش رہی ہے تو اس فعل رسول مقبول آہل بیت

طاہرہ کو ہی سب انصبا و شیخان مسکان سفینہ اہل بیت طاہرہ کی تلفظ کر سبت و حرمت مثل ہدیان عمری خدا و رسول کے حضور میں بلکہ تمام عالم کے نزدیک یہی کتبہ حدیث و کتبہ

ایمانیہ کالاکرتی
میں حالانکہ خود
انکی

واجب ہے کہ بیخود سجدہ شکر کرتے ہی واسطی شکر و توفیق نماز کے بلکہ بعد حصول ہجرت کے سجدہ شکر کرتے ہی اور نماشا اور ہر کہ اس قسم کی اگر کھلو آوی تو کہنتی ہیں کہ عبادت بیخون کے

اسلمی ہم نے ترک کیا چنانچہ صاحب تصحیح جیبہ باجیا ہی قسم نوبت تحریر تک پہنچ گئی ہیں اور کہہ فرم دیا ہمیں چنانچہ در باب شعبہ بیہوشی نام اتباع اہل بیت باجیا حدیث میں

تجدہ کے حواف لکھنا ہی کہ شمار دینے اس لئی اس لقب کو ترک کیا کہ تمہاروں نے خستہ کیا جسکا اشارہ مقدمہ میں بیان ہے اور حال مفصل لقب شیخہ و سنی متفقین لکھا گیا اللہمرا

میں مرقا الوساوس الکھاس ان بعض کے دشمنوں سے کوی پوچھی کہ دشمنان خدا بیہوش

اور یہ کہ حرف بس سبب پیر لکھنہا ہے کہ ایک سجدہ شکر ہی بمقابلہ حصول نعمت یا مدح مجاہد لیا بن
 بیٹے کے کہ ایک تانغی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد سنت ہی الہ ابو حنیفہ اور مالک

سے نہ اور مان بھی احادیث کثیرہ ہر سند احمد حسن ابی داؤد اور جامع ترمذی
 اور بیہقی وغیرہ سے بہت طرح لکھنہا ہے کہ جب کوئی حاجت برآتی تھی تو سونچتا سجدہ شکر کا
 ہی خاتمہ ہوتی ہے باسنا و صحیح ہے کہ حضرت خطیب سب لاما مومنین میں آیا کہ قبیلہ ہمدان او کی تہ

پر ایمان لایا تو آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور تین دفعہ فرمایا سلام علی ہمدان یعنی سلام و پر
 ہمدان کے اور عبد الرحمن بن عوف سے ہے کہ جب شہادت ربانی ہوئی کہ یا معییر جو شخص ایک بار صلوات
 تم پر بھی تو خدا اس قدر صلوات اوس پر بھیجتا ہے حضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور کثر العباد میں بھی ہرگز
 ان محل سجدہ کین جہان تاکید مودت اہل بیت مرقوم ہے نہایت تفصیل سے ثابت ہے اور سید ابوالقاسم

انکا اپنی تاریخ میں پانچ سجدات بلا کوع جہان لکھنہا ہے کہ سجدہ شکر یا س جبریل آئی اور
 کہا کہ خدا دوست رکھنا ہے مکی کو تو آنحضرتؐ نے سجدہ کیا شکر کا اور سزا دہنایا ہے جبریل نے
 کہا کہ خدا دوست رکھنا ہے مکی کو پھر حضرتؐ نے سجدہ کیا اور سزا دہنایا ہے جبریل نے کہا کہ خدا
 دوست رکھنا ہے یہ سجدہ شکر کیا اور سزا دہنایا ہے جبریل نے کہا کہ خدا دوست رکھنا ہے دوستوں کو
 او کی پرانی سجدہ شکر کیا اور سزا دہنایا ہے جبریل نے کہا کہ خدا دوست رکھنا ہے اونکو جب
 ہن او کی دوستوں کی پھر حضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور سزا دہنایا و قس علیٰ ہذا حدیثین

تائید غیبی انجام ملام بحسن و عود حاصل ہوا فشکر الہم شکر الہم التماس ہو

کی خدمت میں کہ جو مومن میں باصفاء و حبیبی دیکھیں یا پیر میں یا مستین تہذیب و معرفت

سولہ کو یاد کرین اور جو بمقتضای بشریت لغو اسکی کہ بیچ نفس شرعی از خطا بنود کہیں ہو

خطا دیکھیں تو بتقاضی العافیین عن الناس واللہ یحب المحسنین

قلم غوسمی جو فراوان اور جو مخالف میں پروردگار نے انہوں کو مضمون نجات بخشوں خاصہ دی

حضرت ایزد متعال لا مظرای من قال و افطر الی ما قال سیرت

بحر بلا خط غیظ و غضب کو کافر اورین بلکہ مضامین مندرجہ بقولہ اور مستنبطہ کو بغور و تامل دیکھیں

اور سوچیں اور جس کتاب کا یہی حوالہ دیا ہے بغیر اسکی تطبیق کے لب طعن نہ ہنسا کرین ہنسن

تو زیادہ تر بیخ برینج اوٹھا دین گے اور زیادہ انہی مقتداؤں کی لمی باعث لعن ہوگی او

جو حق تعالیٰ ہدایت دیوے تو مقولہ انا وجدنا ابائنا علی امۃ و انا

علی انارہم مقدون کے قابل اور عالمین اور راہ سیرت اور طریقہ

خاص اہل بیت نبوی کہ ارشاد نبوی راہ نجات بر بحان و دل خستار کرین ربنا علینا

الابداع اللہم اهد قومنا لا یعقلون بحکمۃ

سیدنا محمد و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین

و علیہم السلام

